در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی یکہ توت پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگارِ حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

الحسن پشاور

رجسٹرڈ نمبر پی ۳۶۹

مدیر اعلیٰ: فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ: سید غلام الحسنین قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۳۶ تا ۱۳۸ — جلد نمبر ۱۲

۱۶ جون تا ۳۱ جولائی سنہ ۱۹۹۸ء مطابق صفر، ربیع الاول

مدیر اعلیٰ فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرکے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
۱	شذرہ	سید نور الحسنین گیلانی	۲
۲	نعت شریف	عبد الصمد صارم	۴
۳	تفسیر القرآن الحسنیہ	مُدیر اعلیٰ	۵
۴	انوار علی کرم اللہ وجہہ	مُدیر اعلیٰ	۷
۵	استفتاء (نماز کی نیت)	مُفتی خلیل الرحمان	۱۰
۶	مجلس میلاد النبی پشاور	سید محمد انور شاہ	۱۵
	باب اول (تعارف)		〃
	باب دوم (تیاری واہتمام)		۲۸
	باب سوم (جلوس وجلسہ)		۵۲
	باب چہارم (اثرات)		۷۳

شذرہ

ذکرِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

سیّد نُور الحسنین قادری گیلانی

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے پیارے محبُوب، ہادیٔ برحق، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ

(اور ہم نے آپ کے لئے آپ کا ذکر بلند فرمایا)

اگر غور فرمائیں تو ہر روز دن میں پانچ مرتبہ بڑے واضح انداز و الفاظ میں اس آیۂ کریمہ کی تفسیر ہمارے سامنے آتی ہے اور اسلام کا کوئی بھی مکتبۂ فکر اس کی حقانیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ مختلف ایام میں ذکرِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس سلسلے میں وسعت اور اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ماہِ ربیع الاول میں یہ اپنے عُروج کو پہنچ جاتا ہے۔ گھر گھر، گلی گلی، قصبہ قصبہ، شہر شہر، مُلک مُلک بلکہ پُوری دُنیا میں اس ذکرِ مُبارک کا اُجالا ہر سُو پھیل جاتا ہے، جشنِ عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے ہوتے ہیں، جلوس نکلتے ہیں، نعت خوانی کی محافل کا انعقاد ہوتا ہے، اخبارات و رسائل خصُوصی ایڈیشن شائع کرتے ہیں جبکہ ریڈیو اور ٹی وی پر بھی حُضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے حوالے سے پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔ ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یہ گونا گوں صورتیں انداز و اطوار اور طریقے دراصل وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ کی صداقت و سچائی کی ناقابل تردید حقیقتیں ہیں۔

پشاور میں ذکرِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم خصوصاً آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر جلوس کے آغاز کا سہرا "مجلس میلادالنبی پشاور" کے سر ہے۔ اس تنظیم کے پلیٹ فارم سے یہاں پر یہ مُبارک سلسلہ شروع ہوا جو ۱۹۴۳ء سے شروع ہو کر ۱۹۵۴ء تک جاری رہا۔ جشنِ عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب سے شروع ہوتا اور پشاور شہر کے مُختلف بازاروں سے گزرتا ہوا واپس چوک مُنڈی بیری میں ختم ہو جاتا۔ رات کے وقت بعد از نماز عشاء یہاں پر ہی ایک عظیم الشان

یہاں پر ہی ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوتا جس سے مقامی و بیرونی عُلمائے کرام خطاب فرماتے اور ملک کے معروف نعت خوان بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں گلہائے عقیدت پیش کرتے، یہ سلسلہ بارہ سال تک جاری رہا۔

برادرم سیّد محمد انور شاہ صاحب قادری نے اس موضوع پر ایک تحقیقی مقالہ قلم بند کیا ہے جو "الحسن" کے زیرِ نظر شمارے میں پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ چار ابواب پر مشتمل ہے، پہلا باب "مجلس میلاد النبی" کے تاریخی پس منظر اور تعارف پر مبنی ہے دوسرے باب میں اس تنظیم کی طرف سے جلوس و جلسہ سے قبل کئے جانے والے انتظامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ تیسرے باب میں جلوس و جلسہ کے متعلق تفصیلات مہیا کی گئی ہیں جبکہ چوتھے باب میں پشاور کی سماجی و معاشرتی، علمی و ادبی اور دینی و رُوحانی تاریخ پر مجلس میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جو اثرات مرتب ہوئے ان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس ضمن میں ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور، انجمن محبّان اولیاء وڈپگہ اور میلاد کمیٹی مردان کے حالات بھی جمع کیے گئے ہیں نیز اس ارادہ کا بھی اظہار کیا گیا ہے کہ صُوبہ سرحد کے دیگر شہروں میں جشنِ عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ مرتب کرنے کے لئے متعلقہ افراد کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ شاہ صاحب کو ان نیک ارادوں میں کامیابی نصیب فرمائے۔

آمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمْ

بقیہ : استفتاء

امام کو موذن کو، مُعلمِ دین کو تنخواہ لینا جائز نہیں اور ان لوگوں کے لئے دُنیا بھی جائز نہیں کیونکہ مُتقدمین عُلماء کے نزدیک ایسی اُجرت لینا جائز نہیں۔

افتئمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض

واللہ اعلم بالصواب---- ھذا ما نقلیت من الکتاب

نعت سرور عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت علامہ قاضی عبدالصمد صارم الازہری

دِلم قربان رُخسار و جبینش
فدا جانم بچشمِ ز نگینش

ثنائے اُو زِ انسان چوں آید
کہ شُد مداح ربِّ العالمینش

بوصفِ روئے اُو والشمس آمد
شُدہ واللیل زُلفِ عنبرینش

کشم سُرمہ زِ خاکِ پاکِ طیبہ
کہ آمد بر فلک فضلِ زمینش

گذشتہ سے پیوستہ

تفسیر القرآن الحسنیہ

مدیر اعلیٰ

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ (۱۳۸) قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا
فِي اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ (۱۳۹)
اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ
نَصٰرٰي قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ وَمَا اللّٰهُ
بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ (۱۴۰) تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا
تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۱۴۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا رنگ ہے (بلاکیف) اور کون سا رنگ خوبصورت اللہ تعالیٰ کے رنگ سے ہے اور ہم تو اسی کی عبادت کرنے والے ہیں (۱۳۸) فرما دیجئے اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کیا تم ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کی توحید کے بارے میں جھگڑتے ہو حالانکہ وہ ہمارا اور تمہارا (دونوں کا) رب تعالیٰ ہے۔ ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں اور ہم اسی کے لئے خالص عبادت کرنے والے ہیں (۱۳۹) یا تم کہتے ہو کہ بلاشبہ ابراہیم اور اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام اور اُن کی اولاد یہودی اور عیسائی تھے۔ فرما دیں اے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ تبارک و تعالیٰ؟ اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جو گواہی کو چُھپائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور اللہ تعالیٰ جو کچھ تم عمل کرتے ہو اس سے بے خبر نہیں ہے (۱۴۰) یہ ایک اُمت ہے جو کہ گذر گئی ان کے لئے وہی ہے جو انہوں نے کمایا۔ اور تمہارے لئے وہ ہے جو تم نے کمایا اور جو وہ کرتے تھے ان کے بارے میں تم سے اے مُخاطب کوئی پُوچھ گچھ نہ ہو گی (۱۴۱)

حل لغت: صِبْغَةَ: رنگ۔ اَحْسَنُ: افعل التفضیل کا صیغہ ہے جس کے معنی میں مُبالغہ (بڑھوتری) پایا جاتا ہے، بہت زیادہ خوبصورت، بہت زیادہ بہتر، حسن اس کا مصدر ہے، بہتر ہونا،

خوبصورت ہونا۔ اَتُحَاجُوْنَنَا: ہمزہ استفہام کا ہے جس کے معنی ہیں "کیا؟"۔ تُحَاجُوْنَ: تم جھگڑتے ہو، نا ہمارے ساتھ تُحَاجُوْنَ جمع مذکر فعل مُضارع کا صیغہ ہے، نا متکلم کے لئے ہے، حُجّۃ اس کا مصدر ہے جس کے معنی ہیں جھگڑنا، دلیل بنانا۔ کَتَمَ: اس نے چُھپایا، واحد مُذکر غائب کا صیغہ ہے، فعل ماضی معروف ہے، اس کا مصدر کِتمان ہے عموماً سچائی کو چُھپانے کے معنی میں آتا ہے۔

تفسیر: عیسائیوں کے ہاں رسمی طور پر اولاد کو بپتسمہ کہا جاتا تھا یعنی وہ پانی جو ان کے ہاں مُتبرک ہوتا ہے اس کے ساتھ نومُولود بچے کو چھینٹے مار کر کہہ دیتے کہ عیسائیت کے رنگ میں رنگ دیا گیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس قسم کی رسمی باتوں سے اجتناب کا حکم دیا اور فرمایا کہ درحقیقت انسان کو انسانیت کاملہ کے ساتھ رنگنا ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ ملتِ ابراہیمی کی اتباع اور پیروی مکمل طور پر کرنی ہے اور اس وقت اس کا عملی نمونہ زندگی پاک جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صُورت میں جلوہ گر ہے۔ لہٰذا اگر تم نے اپنے آپ کو نیکی کا نمونہ اور مظہر بنانا ہے تو ایسی رسمی باتوں سے نہیں ہو سکتے بلکہ اپنے آباء و اجداد، انبیاء کرام کے نقشِ قدم پر چلنے سے یہ خوبیاں اور حسن پیدا ہو گا۔ اللہ جل جلالہٗ نے جو وحی الٰہی تمہیں عطا کی ہے اور اس کے حضور میں تم خُود ان کو تسلیم کر کے گواہ بن چکے ہو پھر ہرگز ہرگز تمہیں یہ مُناسب نہیں کہ تم ان تعلیمات کو جو ان انبیاء کرام کی وساطت سے تمہیں پہنچی ہیں جن میں نبی آخرالزمان حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی تمام علامتیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تمام صفاتِ حسنہ اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تمام صفتیں موجود ہیں تو پھر کس طرح تم لوگ انہیں چُھپاتے ہو اور ان کا انکار کرتے ہو جبکہ تم خود ان پر گواہ ہو۔ لہٰذا ان تعلیمات پر عمل کر کے نیکیوں کے مُستحق ٹھہرو گے ورنہ یاد رکھو ہمارے اعمال ہمارے ساتھ ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے اعمال کے بارے میں ہم سے کوئی باز پُرس نہ ہو گی۔ توحید و رسالت کو قبول کر کے نیک عملی اختیار کرو گے تو اجر پاؤ گے ورنہ بدی کا انجام سزا کی صُورت میں ملے گا (جاری ہے)

گذشتہ سے پیوستہ

اَنوارِ علیؑ کرم اللہ وجہہُ الکریم

مُدیرِ اعلیٰ

۲/۱۴۴ انبانا ابراھیم بن یعقوب الجوزجاني قال حدثنا وھب بن جریران اباہ حَدَّثَہٗ قَالَ سَمِعتُ محمد بن عبداللہ بن ابي یعقوب عن ابن ابي نعم قَالَ کُنتُ عِندَ ابنِ عُمَرَ فَاَتَاہُ رَجُلٌ یَسْاَلُہٗ عَنْ دَمِ الْبَعُوْضِ یَکُوْنُ فِي ثَوْبِہٖ وَیُصَلِّيْ فِیْہِ فَقَالَ ابنِ عُمَرَ مِمَّنْ اَنتَ قَالَ مِنْ اَھلِ العِرَاقِ قَالَ مَنْ یَعذِرُني مِنْ ھٰذَا ایَسْاَلُنِيْ عَنْ دَمِ البَعُوْضِ وَ قَدْ قَتَلُوْا ابن رَسُوْلِ اللّٰہ صَلَّي اللّٰہُ عَلَیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ ھُمَا رَیْحَانَتَيَ مِنَ الدُّنْیَا۔

ترجمہ: ابن ابی نعم سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں ابنِ عُمر کے پاس تھا کہ ایک شخص ان کے پاس آیا۔ اس نے جس کپڑے پر مچھر کا خُون لگا ہوا ہو اس میں نماز پڑھنے کے کا حکم پوچھا تو ابن عمرؓ نے پوچھا تُو کہاں سے آیا ہے؟ اُس نے کہا کہ میں عراق ہوں، فرمایا کہ مجھے اس مسئلہ میں معذور رکھے کہ وہ مُجھ سے مچھر کے خُون کے مُتعلق دریافت کرتا ہے حالانکہ انہوں نے جنابِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بیٹا قتل کیا ہے اور میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سُنا ہے کہ اُنھوں نے فرمایا کے حسن اور حسُین (علیہما السلام) یہ دونوں اس دُنیا کے میرے دو پھُول ہیں۔

حل لغت: اَلْبَعُوْضُ: مچھر

تشریح: ارشاد ہے " اُس نے جس کپڑے پر مچھر کا خُون لگا ہوا ہو اس میں نماز پڑھنے کا حُکم پُوچھا " یعنی کیا ایسے کپڑے میں نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ ارشاد ہے " تُو کہاں سے آیا ہے؟ " یعنی کن لوگوں سے ہے۔ ارشاد ہے " میں عراقی ہوں " یعنی مُلک عراق کا رہنے والا ہوں۔ ارشاد ہے " کہ حسن اور حسُین (علیہما السلام) یہ دونوں اس دنیا کے میرے پھول ہیں " یعنی یہ دونوں میری خُوشبو ہیں، میں ان سے محظوظ ہوتا ہُوں، یا دنیا میں میری روزی ہیں، میرا چین

ہیں ، میری راحت ہیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں ۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جناب علیؑ المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ارشاد فرمایا

اوصيك بريحانتي خيرًا في الدنيا قبل ان تنهد رُكناك

" اے علی ! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ تم میرے ان دونوں پھولوں سے اچھی طرح دُنیا میں پیش آؤ اس سے پہلے کہ تیرے دونوں ستون گر جائیں " ۔ جب آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے وصال فرمایا تو جناب علیؑ المرتضیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک ستون آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے ، اور پھر جب جنابہ سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا وصال ہُوا تو فرمایا کہ یہ دُوسرا ستون تھا ۔

حدیث نمبر: ۱/۱۴۵ اخبرني زكريا بن يحيي قَالَ حَدَّثَنَا ابن ابي عمر قَال حَدَّثَنَا سفيان عن ابن ابي نجيح عن ابيه عن رجل قَالَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًا عَلَي الْمِنْبَرِ بِالْكُوفَةِ يَقُولُ خَطَبْتُ اِلَي رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ فَزَوَّجَنِيْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَيْكَ اَمْ هِيَ فَقَالَ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْكَ وَاَنْتَ اَعَزُّ اِلَيَّ مِنْهَا ۔

ترجمہ: ایک صاحب سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سُنا جب کہ وہ کُوفہ میں منبر پر فرما رہے تھے ۔ میں نے جنابہ فاطمہ علیہا السلام کا نکاح کا پیغام جنابِ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بھیجا تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نکاح مجھ سے کر دیا تو میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کے نزدیک میں محبُوب ہُوں یا فاطمہ (الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا) تو ارشاد فرمایا " وہ تجھ سے محبُوب ہے اور تو مُجھ کو اس سے عزیز تر ہے ۔ "

حدیث نمبر: ۱/۱۴۶ انبانا عبد الاعلي بن واصل قال حدثنا علي بن ثابت قال حدثنا منصور بن ابي اسود عن يزيد بن ابي زياد عن سليمان بن ابي عبد الله بن الحارث عن جده عن عليّ قَالَ مَرِضْتُ فَعَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّي اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ وَاَنَا مُضْطَجِعٌ فَاتَّكَيءَ اِلَي جَنْبِيْ ثُمَّ سَجَّانِيْ بِثَوْبِهٖ فَلَمَّا

رَايَ قَدْ هَدَيتَ قَامَ اِلَي الْمَسْجِدِ يُصَلِّي فَلَمَّا قَضَي صَلوٰتَه جَآءَ فَرَفَعَ الثَّوْبَ عَنِّيْ وَ قَالَ قُمْ يَا عَلِيُّ (فقد برات فقمت كان) كَمْ اُشْتَكِ شَيْئًا قَبْلَ ذَالِكَ فَقَالَ مَا سَئَلْتُ رَبِّي شَيْئًا فِي صَلَاتِي اِلَّا اَعْطَانِيْ وَمَا سَئَلْتُ لِنَفْسِي شَيْئًا اِلَّا قَدْ سَئَلْتُه لَكَ۔

ترجمہ: جنابِ علیُ المرتضیٰ علیہ السلام سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں بیمار ہُوا تو حضور رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے اور اندر آ گئے۔ در آنحالیکہ میں لیٹا ہُوا تھا۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے میرے پہلو سے تکیہ لگایا۔ پھر اپنے کپڑے کے ساتھ مجھے ڈھانپ دیا۔ پس جب دیکھا کہ مجھے سکون آیا تو مسجد کو تشریف لے گئے تاکہ نماز پڑھیں۔ جب نماز ادا کر چکے، تشریف لائے، پھر مجھ پر سے (وہ) کپڑا ہٹایا۔ اور ارشاد فرمایا "اے علی! اُٹھ کھڑا ہو، میں کھڑا ہوا اس حال میں کہ تندرست تھا۔ گویا مجھے کوئی بیماری اس سے پیشتر تھی ہی نہیں۔ پس ارشاد فرمایا میں نے جب بھی اپنے رب تعالیٰ سے نماز میں کوئی چیز مانگی تو اس جل جلالہٗ نے مجھے عطا فرمائی اور (اے علی) میں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر وہ چیز میں نے تیرے لئے بھی مانگی۔

حل لغت: ضَطَجِعَ: زمین پر پہلو لگانا، ڈوبنے کے قریب ہونا۔ تَسجِيَة: ڈھانپنا۔ هَدَاَ: يهدآهدآ وهُدُوِيَ: سکون ہونا، آرام پانا۔

تشریح: ارشاد ہے "پھر اپنے کپڑے کے ساتھ مجھے ڈھانپ دیا" یعنی اپنی چادر مبارک مجھے اوڑھا دی جس سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آرام آگیا۔ ارشاد ہے "(اے علی) میں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز نہیں مانگی مگر وہ چیز میں نے تیرے لئے بھی مانگی" یعنی یہ کتنی عظیم فضیلت اور بزرگی ہے کہ جو چیز پیغمبر اسلام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے لئے اللہ تبارک و تعالیٰ سے طلب فرماتے وہی شے جناب سیدنا علیُ المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے لئے بھی طلب فرماتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جناب علیُ المرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ انتہائی محبت کا اظہار ہو رہا ہے

قال عبدالرحمٰن خالفه جعفرالاحمر فقال عن يزيد بن ابي زياد عن عبدالله

ابن الحرب عن عما

اِستفتاء

(نماز کی نیت)

مُفتی خلیل الرحمان نقشبندی

مہتمم دارالعلوم شیر ربانی حاجی آباد شکرپورہ روڈ پشاور

کیا فرماتے ہیں عُلمائے حق اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج کل کئی لوگوں نے زبان سے نماز کی نیت کو بدعت قرار دیا ہے اور کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین کے زمانہ میں زبان سے نماز کی نیت نہیں تھی۔ نیز نہ روایت صحیح سے نہ روایت ضعیف سے ثابت ہے اور وجہ یہ بتاتے ہیں کہ زبان سے نیت کرنے سے قلبی غفلت اور توجہ کا احتمال ہے۔ آگے یہ اضافہ بھی کرتے ہیں کہ فقہ بالکل خاموش ہے بلکہ فقہ ہی نے زبان سے نماز کی نیت کرنے پر شرعی پابندی لگائی ہے۔

مندرجہ بالا تمام نکات صرف فصاحت کے لئے مسطور کئے ہیں۔ آپ سے صرف یہ اِلتماس ہے کہ صرف ایک ایک سند حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین کے زمانے سے مرحمت فرمائیں اور کیا واقعی ایسا فقہ ہے جس نے زبان سے نیت پر پابندی لگائی ہو؟ شکریہ۔ بہت ہی مختصر جواب کی درخواست ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو زندگی دراز عطا فرمائے برائے خدمت دین۔ آمین

المستفتی: پروفیسر صاحبزادہ لطیفُ الرحمان قادری افغان کالونی

الجواب

تمہیدی طور پر کُچھ وضاحت ضروری ہے وہ یہ کہ جو لوگ اس پُرفتن زمانہ میں اس قسم کے مسائل عوامُ الناس (جو اکثر بے علم ہیں) ہیں، پھیلاتے ہیں جو نیت نماز تو کیا صحیح وضو کرنے پر قادر نہیں اِلّا ماشاء اللہ پھر نماز کے فرائض واجبات اور سُنن کو تو چھوڑیئے اس قسم کے لوگ اسلام اور مُسلمانوں کے کٹر دشمن ہیں اس قسم کے حربوں کو استعمال کر کے اپنے ناپاک عزائم کو تکمیل تک پہنچانے کے درپے ہیں۔ ان بدبختوں کو یہ تو سوجھتا ہی نہیں کہ آج کل مُسلمانوں کا مُعاشرہ کتنا گندہ ہے اور مُسلمانوں کے اندر کتنی بُرائیاں سرایت کر چکی ہیں

اکثر مُسلمانوں میں حرام و حلال کی تمیز نہیں امیر ہو یا غریب حرام مال سے شکم پروری میں مصروف ہیں جوا، سود، دروغ گوئی، قتلِ ناحق، اغوا، زنا، رقص و سرود، فحاشی، عریانی، بے حیائی، شراب و کباب کی محفلیں رہزنی، ڈکیتی، حسد، کینہ، دوسرے کو اذیت دینا کافرانہ لباس اور شکل و صورت بنانا بڑوں کا عدم احترام ذوی القربیٰ اور پڑوسیوں کے حقوق ادا نہ کرنا، یتیم، مسکین، نادار سے عدم تعاون، نام و نمود کے لئے ہزاروں روپیہ خرچ کرنا، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے خرچ کرنے کے موقع پر گریہ مسکین بن جانا وغیرہ وغیرہ۔

جس مُعاشرہ کی یہ حالت ہو اور اس پر کاربند دعویٰ اسلام بھی کریں اور نمازیں بھی پڑھیں اور شرارت کے لئے اِختلافی مسائل کُریدتے رہیں کہ نماز کے لئے کوئی نیت یا ایسی ہے اور ویسی ہے یا یہ بدعت ہے اور وہ بدعت ہے تو ایسے لوگ جس بھی نیت سے نمازیں پڑھیں کیا عنداللہ مقبول ہوں گی حاشا و کلا

چہ حاصل زیں نمازِ پنجگانہ | زبان در ذکر دل در فکرِ خانہ

لہٰذا ہر مُسلمان کو سوچنا چاہیئے کہ ــ شریعتِ اسلامی کے معیار کے مطابق میں مُسلمان ہوں یا کہ مجھ میں کمی ہے اگر کوئی صحیح مُسلمان بن جائے تو وہ مُسلمانوں میں اس قسم کے انتشار و اختلافات ہرگز پیدا نہ کرے گا۔

استفتاء میں یہ نُقطہ کہ حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم صحابۂ کرام اور تابعین کے زمانہ میں زبان سے نیت نہ تھی تو اس کے بارے میں یہ کہنا ضُروری ہے کہ کیا حُضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ یا صحابہ یا تابعین کے زمانہ میں مُسلمانوں کا مُعاشرہ ایسا ہی تھا یا ان مُسلمانوں میں یہ جُملہ اُمور بھی تھے جو ہم میں ہیں جواب میں کہنا پڑے گا کہ ان کے مُعاشرہ میں یہ سب اُمور نہ تھے اور ان سے پاک تھے تو پھر یہ تعجب یا حماقت کی بات نہیں کہ پندرھویں صدی کے مُسلمان اٹھ کر خیر القرون کے مُسلمانوں کے ساتھ ہمسری کریں اور ان کے کسی قول و فعل کو استدلال بنا کر مُسلمانوں میں فتنہ برپا کریں جبکہ دوسری طرف خود سر تا پا معاصی اور بُرائیوں میں آلودہ ہوں۔

چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک | کُجا مہدی کجا بُوجہلِ ناپاک

مولانا رومی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خُوب فرمایا ہے

نیک و بد در دیدہ شان یکساں نمود | اشقیا را دیدۂ بینا نبود

ہمسری با انبیاء برداشتند اولیاء را ہمچو خود پنداشتند

کاش یہ لوگ اُن کی طرح شرعی معیار پر پورے اترتے تو پھر اس قسم کی باتوں پر عمل درآمد کرنے میں حق بجانب ہوتے۔ نیت نماز کا جہاں تک نماز سے تعلق ہے تو یہ بالکل واضح ہے اس میں کسی قسم کی پیچیدگی نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے

وعن عمر ابن الخطاب رضي الله عنہ قال قال رسول الله صلي الله عليه وسلم انما الاعمال باالنيات وانما لامري مانوي الحديث۔ متفق عليه

اس حدیث شریف کو بخاری شریف اور مسلم نے روایت کیا (صفحہ ۱۱ مشکوٰۃ شریف)

"روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، فرماتے ہیں، فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی نیت کرے الی الآخرہ۔ اس حدیث شریف پر حاشیہ نمبر ۲ میں ہے کہ نیت ارادہ عمل کو بھی کہتے ہیں اور اخلاص کو بھی یعنی اعمال کا ثواب اخلاص سے ہے۔ یہ حدیث شریف اپنے عموم پر ہے کوئی عمل اخلاص کے بغیر ثواب کا باعث نہیں خواہ عبادات محضہ ہوں جیسے کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یا عبادات غیر مقصودہ جیسے وضو، غسل، کپڑا، جگہ، بدن کا پاک کرنا وغیرہ کہ ان پر ثواب اخلاص ہی سے ملے گا۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ اخلاص اور نیت خیر ایسی نعمتیں ہیں کہ ان کے بغیر عبادتیں محض عادتیں بن جاتی ہیں۔ احناف کا مسلک یہ ہے کہ دل سے ارادہ بمعہ اخلاص کرے اور زبان سے نیت کے الفاظ کہے۔ (مرآۃ المناجیح ص ۲۲ ج: ۱)

اور اسی حدیث شریف میں اشارہ ہے قول باری تعالیٰ کی طرف فادعوہ مخلصین لہ الدین یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے فادعوہ کے معنی واعبدوہ کے ہیں (تفسیر ضیاء القرآن ص ۲۱۸ ج: ۴)

یہ حدیث شریف اصول دین میں سے ہے جو بھی نیک عمل کرنا چاہے دل سے خلوص کے ساتھ اس کا ارادہ کرے اور زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرام، تابعین حضرات کے دل تو عشق الٰہی سے منور تھے اور محبت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے لبریز تھے۔ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ و رسول نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی حاصل کرنے کے سوا دوسرا کوئی خیال نہیں ہوا کرتا تھا۔ وہ جب بھی کسی عبادت کا ارادہ فرماتے ان کے لئے دل ہی میں نیت کر لینا کافی تھا۔ فافہم

ونیت بنا بر قول رسول علیہ الصلوہ والسلام کہ انما الاعمال بالنیات است یعنی نیت از شروط نماز است ونیت اینسیت کہ قصد در آمدن در نماز کند بشرط آنکہ داند کہ کدام نماز گذارد الی آخرہ (کور میری ص ۶۰)

ترجمہ: شروط نماز میں سے ایک نیت ہے اس لئے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ اعمال نیتوں پر ہیں اور نیت یہ ہے کہ نماز پڑھنے کا ارادہ کر لے لیکن اس شرط پر کہ وہ جانتا ہو کہ میں کونسی نماز ادا کرتا ہوں اور کس وقت کی۔ علماءِ احناف نے اس نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے کے لئے حکم فرمایا ہے تاکہ ہمارے دلوں میں مُتعدد کاموں کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے جو ارادے اور نیتیں ہوتی ہیں تو اس ارادہ قلب اور الفاظ کو زبان سے ادا کرنے پر نماز ادا کرنے کی نیت ممیز ہو جاتی ہے۔ اسی لئے "شرح الوقایہ" میں فرمایا

ویصل قصد قلبہ صلاتہ بتحریمتها والقصد مع لفظہ افضل (شرح الوقایہ ص ۱۵۹، ج: ۱)

ترجمہ: یہاں صاف صاف فرمایا کہ نمازی جب نماز پڑھنے کا ارادہ کر لے تو دل کی نیت کو تحریمہ کے ساتھ مُتصل کرے اور اس نیت قلبی کو الفاظ میں ادا کرنا افضل ہے۔ اس عبادت سے معلوم ہوا کہ صرف دل میں نماز کا ارادہ کر لینے سے اگر نیت کے الفاظ پر تکلم بھی کیا جائے تو یہ افضل ہے۔

والذي استقر عليه اصحابنا استحباب النطق مع القصد ليسهل و تعقل معني النية واستحضارها (چلپی ص ۱۳۲)

ترجمہ: اور وہ امر جس پر اتفاق فرمایا ہمارے علماء نے تو وہ یہ ہے کہ دل سے نماز کا ارادہ کرنے کے ساتھ زبان سے بھی الفاظ کو ادا کرے تاکہ نیت کے معنی سمجھ میں آجائیں آسانی سے۔

ثم تفسير النية هي الارادة وشرطه ان يعلم بقلبه اي صلوٰة يصلي

ترجمہ: یعنی نیت کی تفسیر یہ ہے کہ ارادہ ہے دل میں مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس کو یہ بھی علم ہو کہ کون سی نماز کس وقت کی پڑھتا ہُوں۔

حاشیہ نمبر ۴ پر تحریر ہے

واما الذكر باللسان فلا معتبر بداى في كونه شرط صحة الشروع و يحسن

الذکر باللسان مع قصد القلب لان فیہ الجمع

ترجمہ: نیت کا زبان سے ذکر کرنا اس لئے نہیں کہ نماز شروع کرنے کے لئے شرط ہے بلکہ ذکر کرنا نیت کا زبان سے، ساتھ ساتھ ارادہ قلبی کے اس لئے ہے کہ دونوں میں جمع ہو جائے (مستخلص الحقائق ج: ۱، ص: ۱۵۸)

وفی شرح الطحاوی الافضل ان یشغل قلبہ بالنیۃ ولسانہ بالذکر ویدہ بالرفع کفایہ شرح طحاوی، مستخلص ص ۱۵۸)

ترجمہ: شرح طحاوی میں ہے کہ افضل یہ ہے کہ دل کو نیت کے ساتھ مشغول کرے اور زبان کو تلفظِ نیت کے ساتھ اور ہاتھوں کو اٹھانے کے ساتھ۔

ابتداء اسلام میں مُسلمانوں کے دل کدورات اور دنیاوی آلودگیوں سے پاک تھے۔ اس لئے نماز کے لئے وہ حضرات دھیان کو جما کر دل سے ارادہ کر لیا کرتے تھے اور ان کے لئے الفاظ نیت کو ادا کرنا ضروری نہ تھا لیکن گردش زمانہ کی وجہ سے جب لوگوں میں سُستی اور دین سے عدم دلچسپی اور غُربت اسلام کے آثار نمودار ہوئے تو بہت سے مسائل میں عُلماء مُتاخرین نے ترامیم کیں جیسے کہ امامت میں اُجرت لینا، اذان پر اُجرت، تعلیم قرآن پر اُجرت لینا، حالانکہ مُتقدمین علماء کرام کے نزدیک یہ بالکل ناجائز ہیں۔ اسی طرح ان عُلماء مُتاخرین حضرات نے نیت نماز پر زبان سے تکلم کرنا جائز رکھا نہ صرف جائز بلکہ مستحسن فرمایا اور افضل فرمایا (ایضاح الاصباح علی نور الایضاح ص: ۵۴)

ان عبارات سے بخوبی علم ہوا کہ نیت نماز کے لئے شرط ہے جس کا تعلق دل سے ہے اور الفاظ نیت زبان سے ادا کرنا افضل و مستحسن ہے خصوصاً اس زمانہ میں۔ اور عُلماء مُتاخرین کا اس پر اتفاق ہے اس صُورت میں زبان سے الفاظ ذکر کرنا بدعت حسنہ ہے اور روایت نیت صحیح حدیث شریف سے ثابت ہے۔ زبان سے نیت کرنا، اس سے قلبی غفلت واقع نہیں ہوتی بلکہ دل میں ارادہ اور زبان سے الفاظ کا ذکر بہت ضروری ہے تاکہ اقرار باللسان اور تصدیق بالقلب پر عمل ہو جائے۔ حنفی فقہ تو اس بارے میں خاموش نہیں ہے بلکہ گویا ہے کہ الفاظ نیت زبان سے ذکر کرنا افضل مستحسن ہے۔ فقہ حنفی نے نیت باللسان پر پابندی نہیں لگائی بلکہ افضل اور بہتر کہا ہے۔ اگر یہ لوگ مُتاخرین عُلماء کرام کے اقوال پر عمل نہیں کرتے حالانکہ وہ امور دین اور مسائلِ شرعی کے نباض تھے تو پھر اس ایک مسئلہ نیت کی کیا تخصیص ہے۔

باقی صفحہ ۳ پر مُلاحظہ فرمائیں

"مجلسِ میلاد النبی پشاور"

سیّد محمد انور شاہ قادری

بابِ اوّل

تعارف

ہر عصر معترف ہے اُسی عصر ساز کا
ہر عصر کی جبیں پہ محمد کا نام ہے

اس جہان رنگ و بُو میں یہ عام مشاہدہ و معمول ہے کہ جب صدر، وزیر اعظم، وزیر اعلیٰ یا گورنر صاحب کسی علاقے کا دورہ کرتے ہیں تو اس کی آمد کے موقع پر وہاں کے حالات میں فوراً تبدیلی آجاتی ہے اور تمام ماحول یک دم بدل جاتا ہے۔ سڑکیں اور راہیں صاف کر دی جاتی ہیں اور جس طرف سے اس نے گزرنا ہوتا ہے اس راستے کے دونوں طرف جھنڈے نصب کر دیئے جاتے ہیں، تمام راستے کو آرائشی محرابوں سے سجا دیا جاتا ہے، اندھیرے کو دور کرنے کے لئے روشنی کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے۔ یوں ویرانے منّور اور سنسان و غیر آباد مقامات آباد ہو کر جنگل میں منگل کا سماں پیش کرنے لگتے ہیں۔ نیز اس علاقے کے لوگ جمع ہو کر استقبال کے لئے نکلتے ہیں اور جلوس کی شکل میں نعرے لگاتے ہوئے اپنے مہمان کو لاتے ہیں۔ اس کے اعزاز میں جلسے کا اہتمام کرتے ہیں اور اختتام پر اس کی پُر تکلف دعوت بھی کی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ تہذیب و تمدن اور دنیوی رسم و رواج کے عین مطابق سمجھا جاتا ہے۔ کوئی بھی شخص اس پر اعتراض نہیں کرتا اور نہ ہی اسے خلاف عقل قرار دیتا ہے۔

چنانچہ اِسی طرح خالقِ کائنات نے بھی اپنے محبوب رحمۃ اللعالمین جنابِ احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی دُنیا میں تشریف آوری پر اپنی شان کے مُناسب اس دُنیا کے روایتی ماحول میں خصوصی تغیر فرماتے ہوئے بزمِ کائنات کو سجایا۔ حیرت انگیز واقعات اور انوار و تجلیات کا ایک انقلاب برپا فرمایا اور تمام ارض و سما کو بقعۂ نور بنا دیا تاکہ حضور سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی عظمت و رفعت، انفرادیت، شانِ نبوت اور مقامِ محبوبیت سے دنیا والے آگاہ ہو جائیں اور میلادِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کی

خوشی سنت رب العالمین قرار پائے۔ اس ماحولیاتی تبدیلی کی تفصیلات احادیث اور سیرت طیبہ کی کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہیں۔ یہاں پر صرف ان کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) ولادتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وقت ستاروں کو نیچے اُتار کر دُنیا میں چراغاں کیا گیا۔

(۲) مشرق و مغرب تک پوری زمین بقعۂ نُور بنادی گئی حتیٰ کہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے شام کے محلات دیکھ لئے۔

(۳) آسمان اور جنت کے سب دروازے کھول کر عالمِ بالا کو خوشبوؤں سے مہکا دیا گیا۔

(۴) مشرق و مغرب اور کعبہ کی چھت پر پرچم لہرا دیئے گئے۔

(۵) ستر (۷۰) ہزار حُوران بہشت کو استقبال کے لئے فضا میں نیچے اتارا گیا اور ان میں سے کئی حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر مامور کی گئیں۔

(۶) ہزارہا فرشتوں کو بھی استقبال پر مامور کر دیا گیا۔

(۷) جنتی پرندے بھی استقبال کے لئے اتار دیئے گئے۔

(۸) بوقتِ ولادت حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو جنتی مشروب پلایا گیا۔

(۹) شب ولادت مکہ کے سب جانوروں کو بھی میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی کے اظہار کے لئے زبان دے دی گئی۔

(۱۰) شب ولادت تمام ملائکہ امر الٰہی سے نیچے اُتر کر ایک دوسرے کو مُبارک باد دینے لگے۔

(۱۱) یومِ میلاد سُورج کو بھی غیر معمولی نور سے نوازا گیا۔

(۱۲) وقت ولادت پہاڑوں، دریاؤں اور سمندروں نے بھی اپنے اپنے حال (کیفیت) میں خوشیاں منائیں، پہاڑوں کی چوٹیاں معمول سے زیادہ بلند ہو گئیں۔ دریاؤں اور سمندروں کی سطح تموج کے ساتھ خاص اونچی ہو گئیں اور سمندری مخلوق نے بھی ایک دوسرے کو مُبارک باد دی۔

(۱۳) ولادتِ محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خُوشی میں باری تعالیٰ نے سال بھر عرب کی عورتوں کو بیٹے عطا فرمائے تاکہ اس سال جاہل عرب کے ظالمانہ دستور کے مُطابق کوئی بیٹی ناحق قتل نہ ہو۔

(۱۴) میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خُوشی میں عرب کے درخت پھلوں سے لاد دیئے گئے، سُوکھے ہوئے کھیت ہرے بھرے ہو گئے اور قحط کو ہریالی و شادابی سے بدل دیا گیا۔

(۱۵) شبِ میلاد آسمانوں پر زبرجد اور یاقوت کے مینار بنا کر روشن کئے گئے جو شبِ معراج حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو دکھائے گئے اور بتایا گیا کہ یہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی رات سے روشن ہیں۔

(۱۶) شبِ میلاد جنت میں نہرِ کوثر کے کناروں پر ستر ہزار عطر بیز درخت اُگائے گئے اور انہیں پھلوں سے لاد دیا گیا۔

الغرض باری تعالیٰ نے عالم کون ومکان میں اپنی شان قدرت کے لائق جشن میلاد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منایا اور اس عمل کو اپنی سنت قرار دیا ۱۔ چنانچہ اس سُنت الہیہ کو قائم رکھنے کے لئے اُمت اسلامیہ ماہ ربیعُ الاول شریف میں آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جشنِ ولادت باسعادت کا اہتمام کرتی ہے۔ ڈاکٹر سیّد حامد حسن صاحب بلگرامی سابق وائس چانسلر اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

> "اہل عرب اس حکومت (خاندان سعود) سے قبل اسی تاریخ کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دولت کدہ پر حاضری دیتے تھے اور نذرانہ صلوٰۃ وسلام پیش کرتے تھے۔ مصر میں اسی روز بڑی شان سے جشن میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منایا جاتا ہے جس کا ذکر حضرت شیخ محمد رضا سابق مُدیر مکتبہ جامعہ قاہرہ نے اپنی کتاب "محمدٌ رسول اللہ" میں تفصیل سے کیا ہے ۲۔

پس منظر

لیکن ہمارے ہاں برِ صغیر پاک وہند میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے موقع پر جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بجائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے غم میں سوگ منایا جاتا تھا اور ان مُقدس ایام کو "بارہ وفات" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ سرحد کے بابائے صحافت اللہ بخش یوسفی صاحب اس صورت حال پر تبصرہ کرتے ہوئے رقم طراز ہیں۔

۱:۔ محمد طاہرالقادری، سیرت الرسول، منہاج القرآن پبلیکیشنز لاہور ۱۹۹۳ ج:۲ ص ۲۱۰-۲۱۱

۲:۔ ڈاکٹر حامد حسن بلگرامی، نور مبین، حسن اختر ایسوسی ایٹس کراچی، ۱۹۹۳ ص:۱۸۲۔

"خدا جانے کن وجوہات یا اثرات کے تحت حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی کو نظر انداز کرتے ہوئے مسلمانوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے رنج میں ماتم کناں رہنا شروع کر دیا تھا اور گو عشرہ محرم کی طرح کوئی فرقہ گریہ وزاری اور سینہ کوبی تو نہ کرتا تھا پھر بھی خوشی ومسرت کی تمام تقریبات بیک قلم بند کر دی جاتی تھیں۔ بعد میں چل کر احساس ہوا اور انہیں یقین ہو گیا کہ مسلمانوں کے لئے ان ایام کو "ایامِ غم" میں تبدیل کرنے کا کام کسی درپردہ ہاتھ کی کارستانی تھی تو انہوں نے ہندوستان کی مجلسِ قانون ساز میں تجویز پیش کرتے ہوئے "بارہ وفات" کو جشنِ عید میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے بدل دیا۔ سرکاری کاغذات میں بھی اس تبدیلی کا اندراج ہوا۔ رفتہ رفتہ اس دن مسلمان صاف ستھرے کپڑے پہننے لگے، قوالیاں شروع ہوئیں، جلوس نکالے جانے لگے، چراغاں کا اہتمام ہوا اور اس وقت تو پورے پاکستان اور ہندوستان میں اس مبارک دن کو عید میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور اسی شان سے منایا جاتا ہے۔ خود حکومت پاکستان بھی بڑے احترام ومسرت سے تقریبات انجام دیتی ہے۔ جگہ جگہ قوالی اور مجلس وعظ جمی نظر آتی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ صوبہ سرحد ابھی تک ماتم کناں ہے گو اب عید میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے پشاور میں ایک جلوس نکالنے کا اہتمام ہوتا ہے۔" [1]

پشاور میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مبارک سلسلہ مبلغ اسلام علامۂ دوراں، شیخ الحدیث، فقیہ اعظم، رئیسُ الواعظین، صوفی باصفا حضرت علامہ صاحبزادہ حافظ علی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۰۱ھ - ۱۳۷۶ھ) نے شروع فرمایا اور اس مقصد کے لئے "سیرت النبی" کے نام سے پشاور میں ایک تنظیم قائم فرمائی جس کے پلیٹ فارم سے ربیع الاول شریف میں میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے شروع ہوئے یہ جلسے عموماً اسلامیہ ہائی سکول (گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول نمبر ۳ پشاور شہر) میں منعقد ہوتے۔ بعد میں جب اہل حدیث مکتبہ فکر اور ان کے ہم خیال لوگوں نے اس تنظیم پر قبضہ جما لیا اور اپنے مخصوص عقائد کی اشاعت کے لئے اس تنظیم کے سٹیج کو استعمال کیا جانے لگا تو حافظ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس تنظیم سے علیحدگی اختیار کر لی۔ [2]

۱: اللہ بخش یوسفی، سرحد اور جدوجہد ..، نفیس اکیڈمی کراچی، ۱۹۸۹ء ص ۱۴۴ - ۱۴۵۔

۲: سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی، تذکرہ علماء ومشائخ سرحد، ۱۹۷۳ء ج ۱ ص ۵۶

قیام:

اس موقع پر حافظ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ایک ایسی تنظیم کی ضرورت محسوس فرمائی جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شایان شان جشن عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کر سکے ۱؎۔ تو آپ کے ایک قابل فخر اور ہونہار شاگرد خانوادہ عالیہ قادریہ گیلانیہ پشاور کے چشم و چراغ، حضرت ابوالبرکات سیّد حسن قادری گیلانی کے سجادہ نشین اور مسلم لیگ پشاور کے نائب صدر حضرت حافظ سیّد محمد زمان شاہ قادری گیلانی کے فرزند ارجمند حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی المعروف قبلہ مولوی جی صاحب نے آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے "مجلسِ میلادُ النبی پشاور" کی بُنیاد رکھی اور اس تنظیم کے زیرِ اہتمام جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر پہلی مرتبہ پشاور میں جلوس کا آغاز کیا اور جلوس کے اختتام پر جلسہ منعقد کیا جانے لگا۔ روزنامہ "شہباز" پشاور اپنی ۸ اکتوبر ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں جشن عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے لکھتا ہے۔

"پشاور میں اس نیک رسم کی افتتاح کا سہرا علاقہ یکہ توت والے جواں بخت و جواں سال سیّد زادہ مولانا سیّد امیر شاہ صاحب فانی ۲؎ کے سر ہے
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

"تذکرۂ سرحد" کے مصنف پرفیسر محمد شفیع صابر تحریر کرتے ہیں۔

"آغہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب ہی وہ پہلے دینی پیشوا ہیں جن کی قیادت میں عید میلادُالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس اور جلسے شروع کئے گئے۔ کئی سالوں تک یہ جلوس پابندی اور تواتر سے نکلتے رہے ۳؎۔

حضرت علامہ مُفتی راشد علوی صاحب اپنی کتاب "قافلہ آزادی" میں آنجناب مدظلہ العالی کی شخصیت اور خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں

۱؎:انٹرویو سید محمد امیر شاہ قادری الگیلانی۔

۲؎: یاد رہے کہ اُستادِ کامل، مُرشدِ اکمل حضرت علامہ محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی ابتداء میں اپنے اسمِ گرامی کے ساتھ "فانی" لکھا کرتے تھے جبکہ بعد میں فانی کی بجائے "فقیر" لکھنا شروع فرمایا جو اب تک لکھ رہے ہیں۔

۳؎: محمد شفیع صابر، شخصیاتِ سرحد، یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور، ص ۔۔

سیّد امیر شاہ ہیں وہ قادری بزرگ
اک ذی شعور عالم دین و ذکی بُزرگ
قُرآن اور حدیث سے ہی واسطہ ہے بس
یہ مقصدِ حیات یہی نظریہ ہے بس
دینی اُمور ہی کی ہے تلقین سے غرض
صوم و صلوٰۃ و امر و نہی دین سے غرض
مذہب سے والہانہ عقیدت ہے بس انہیں
اسلام ہی سے گہری محبت ہے بس انہیں
احیائے دین و خدمتِ خلق ہی شعار ہے
منظور ان کو قوم کا عزّ و وقار ہے
ڈالی بنائے مجلس میلاد نبی ہے
ہوتا ہے جس میں ذکرِ رسول مدنی ہے
میلاد کا نکالتے ہر سال ہیں جلوس
ہوتے ہیں شامل اس میں یہاں سینکڑوں نفوس
رگ رگ میں ان کے عشق رسول انام ہے
حُب نبی کی مے سے جو لبریز جام ہے
کی لیگ میں اُنہوں نے خدمات بے مثال
تحریکِ پاک میں بھی رہے قوم کی یہ ڈھال ۱؎

"ادارہ تبلیغ اسلام" پشاور کے سیکرٹری جنرل جناب حاجی محمد صدیق صاحب لکھتے ہیں

"ادارہ تبلیغ الاسلام کے زیر اہتمام عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں نکلنے والے جلوس تاریخی اہمیت اختیار کر گئے اور اس میں اہالیان پشاور کا ذوق و شوق دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ اس سے پہلے یہ جلوس "مجلسِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کے زیرِ اہتمام چوک یکہ توت سے جناب آغا سیّد محمد امیر شاہ گیلانی مدظلہ العالی کی زیر قیادت نکلا کرتے تھے جبکہ آپ کے والدِ بزرگوار جناب حضرت پیر آغا سیّد زمان شاہ صاحب گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس مجلس کے سرپرست تھے۔ ۲؎

الغرض حضور سرور عالم و عالمیان مُعینِ بے کساں، امامُ الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت پر جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منانے اور تمام اہالیان پشاور کو اجتماعی طور پر اس میں شمولیت کے شرف سے نوازنے کے لئے ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء میں اُستادِ کامل، مُرشد اکمل، مُفسر قرآن، شارحِ حدیث، جامعِ شریعت و طریقت، مُحقق، مورخ، قُطبُ الارشاد، امیرُ الثقلین حضرت عُلامہ سیّد محمد

۱؎: مفتی راشد علوی، قافلہ آزادی، بزمِ دانشوران پاکستان یکہ توت پشاور بار اول ۱۹۸۹، ص ۱۷۵۔

۲؎: روزنامہ "مشرق" پشاور، ۸ اگست ۱۹۹۵ء۔

امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کی کوششوں سے "مجلس میلاد النبی پشاور"[1] کا قیام عمل میں آیا۔ اس سلسلے میں آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور میں آپ کے زیرِ صدارت اہالیان پشاور کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی جس میں اس کی باقاعدہ تنظیم قائم کی گئی اور اس میٹنگ میں درج ذیل حضرات پر مشتمل ایک مجلس مشاورت قائم کی گئی۔ نیز ہر سال ماہ محرم الحرام میں اس مجلس مشاورت کی تنظیمِ نو کے لئے اجلاس طلب کیا جاتا اور جشن میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تیاری شروع کر دی جاتی۔[1]

مجلسِ مشاورت

(۱) حافظ سیّد محمد زمان شاہ قادری گیلانی سجادہ نشین ابُوالبرکات سیّد حسن قادری گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) سیّد نور احمد شاہ صاحب گیلانی بن حافظ سیّد محمد زمان شاہ قادری گیلانی (۳) سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی بن حافظ سیّد مُحمد زمان شاہ قادری گیلانی (۴) مُشتاق احمد صدیقی (۵) ماسٹر غلام ربانی (۶) محمد ایوب (۷) نصیر الدین (۸) سردار علی خان (۹) شیخ اللہ بخش (۱۰) منظورُ الحسن (۱۱) ملک محمد شریف (۱۲) محمد اشرف (زرگر)۔

دوسرے سال ۱۳۶۳ھ/۱۹۴۴ء میں محرم الحرام کے ماہِ مُبارک میں دوبارہ آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب پر "مجلس میلادُ النبی" کی ایک میٹنگ حضرت علامہ سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کی زیر صدارت مُنعقد ہوئی جس میں اس تنظیم کے صدر اور جنرل سیکرٹری کا چناؤ عمل میں آیا اور مجلسِ عاملہ میں دو افراد کا اضافہ کیا گیا اور تنظیم کا ڈھانچہ یوں قائم ہوا۔[2]

صدر: حافظ سیّد محمد زمان شاہ قادری گیلانی

سیکرٹری: ماسٹر غلام ربانی

ممبران مجلسِ عاملہ:

(۱) سیّد نور احمد شاہ قادری (۲) سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی (۳) سیّد قمرُالزمان شاہ صاحب گیلانی (۴) فضل رحیم (۵) مُشتاق احمد صدیقی (۶) محمد ایوب (۹) سردار علی خان (۸) شیخ اللہ بخش (۹) نصیرُالدین (۱۰) منظورُ الحسن (۱۱) ملک مُحمد شریف (۱۲) مُحمد اشرف (زرگر)

---

[1]: انٹرویو سیّد محمد امیر شاہ قادری گیلانی۔ [2]: ایضاً

اس دوسرے سال سے "مجلسِ میلادالنبی" کے پروگرام میں یہ تبدیلی کی گئی کہ جلوس بعد نمازِ ظہر دن کو نکالا گیا جس کا اختتام گھنٹی بیری چوک یکہ توت میں ہوا۔ رات کو جلسہ بھی اسی مقام پر ہوا اور آنے والے سالوں میں بھی اس پر عمل ہوتا رہا۔

مجلس مشاورت میں توسیع:

تیسرے سال محرم ۱۳۶۴ھ / یکم جنوری ۱۹۴۵ء کو "مجلسِ میلادالنبی پشاور" کا ایک خصوصی اجلاس حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کی زیرِ صدارت بعد نمازِ مغرب منعقد ہوا اور اس میں مجلسِ عاملہ کو وسعت دیتے ہوئے اراکین مجلسِ عاملہ کی تعداد میں اضافہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا بعد از نمازِ مغرب اس مقصد کے لئے ۲۵ جنوری ۱۹۴۵ء کو اہلیانِ پشاور کی ایک دوسری میٹنگ آستانہ عالیہ قادریہ پر بلائی گئی اور اس میں درج ذیل حضرات پر مشتمل مجلس عاملہ کا قیام عمل میں آیا۔[۱]

(۱) حافظ سیّد محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی (۲) حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی (۳) سیّد نور احمد شاہ صاحب گیلانی (۴) محمد ایوب جان صاحب (۵) نصیرالدین خان (۶) فضل رحیم خان (۷) نورالٰہی خان وکیل (۸) مسٹر پیر بخش خان وکیل گنج (۹) اقبال دین یکہ توت (۱۰) آغا محمد خان فروٹ مرچنٹ (۱۱) سیّد گوہر علی شاہ صاحب (۱۲) سیّد باسط شاہ صاحب گیلانی (۱۳) ڈپٹی غلام احمد صاحب سوداگر چوب (۱۴) عبدالرحمان (۱۵) مستری میر احمد ۱۶) مسٹر عبدالرحیم ٹھیکیدار (۱۷) میاں کریم جان المعروف امی (۱۸) مرزا احمد یوسف (میونسپل آفس) (۱۹) مسٹر میراں بخش (۲۰) فضل احمد ٹھیکیدار (۲۱) ڈاکٹر نور محمد گولڑوی (۲۲) سیّد مبارک شاہ ۲۳) جناب گل (۲۴) اقبال ... (۲۵) میر ... (۲۶) بابو نصراللہ جان (۲۷) طلا محمد ٹھیکیدار (۲۸) آغا سیّد میر احمد شاہ (... وال) (۲۹) میر احمد بک بائنڈر بازار یکہ توت (۳۰) میاں قدر دین (۳۱) تاج محمد (صدر نانبائیان) (۳۲) مظفر شاہ (میونسپل کمشنر) (۳۳) محمد اشرف زرگر (۳۴) حافظ عبدالرشید گنڈہ پور (۳۵) غلام سرور ماسٹر (۳۶) سردار گل (ڈرائیور) (۳۷) غلام محمد (محلہ دار) (۳۸) ملک شاہ محمد خان (۳۹) غلام

۱: "مجلس میلادالنبی پشاور فائل ۱۹۴۵ء

رسول (۴۰) حکیم عبدُاللطیف (۴۱) محمد اسد جان (۴۲) محمد علی خان (۴۳) سیّد سکندر شاہ (۴۴) حافظ اللہ بخش صراف (۴۵) میاں غلام حسین (ایم ایل اے) (۴۶) حافظ غلام قادر (۴۷) حکیم عبدُاللطیف (۴۸) حکیم دانشمند (۴۹) شیخ عبدالحمید زرگر محلہ کلغان (۵۰) سیّد مقبول شاہ صاحب (۵۱) سیّد منور شاہ صاحب (۵۲) میاں طلا محمد (۵۳) میاں قدر گل ملک (۵۴) پیر مانی تیلی گنج بازار (۵۵) میاں طلا محمد نسواری (۵۶) میاں افتخار الدین (۵۷) سردار گل ٹھیکیدار (۵۸) حسین بخش کوثر (۵۹) غلام نقشبند ماسٹر (۶۰) عبدُالحکیم انجم (۶۱) آغا محمد (۶۲) حکیم عبدُالجلیل ندوی (۶۳) حافظ وزیر محمد (۶۴) میاں محمد ٹھیکیدار (۶۵) میاں جیون بخش (۶۶) محمد دین منا (۶۷) بلاور دین (۶۸) میاں کریم بخش (۶۹) صفدر علی ٹھیکیدار (۷۰) میاں رحیم بخش مصور (۷۱) حسین بخش (نابائی) (۷۲) سردار عاشق حسین (۷۳) میاں محمد مبین (۷۴) فضل رازق (۷۵) عبداللہ (۷۶) سردار گل (۷۷) سیّد غیاث (۷۸) یٰسین شاہ (۷۹) دوست محمد ٹھیکیدار (۸۰) تاج محمد دکاندار (۸۱) قاضی محمد گل (۸۲) باروز محمد

اس موقع پر جلوس و جلسہ کے ضمن میں درج ذیل فیصلے بھی کئے گئے۔

(۱) قرار پایا کہ حسبِ سابق کیلنڈری اشتہارات، ہینڈ بل اور پروگرام متعلقہ جلسہ و جلوس شائع کئے جاویں۔

(۲) قرار پایا کہ مولانا محمد بخش مسلم کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے گفت و شنید کی جائے اور نتیجہ سے آئندہ جلسہ میں اطلاع دی جاوے۔

(۳) قرار پایا کہ جلوس اسی راہ سے گزرے گا جو اس کے لئے گذشتہ سال تجویز کیا گیا تھا۔

(۴) قرار پایا کہ آل انڈیا ریڈیو کے ذریعہ ص . . . نشریت کی جاویں۔

(۵) قرار پایا کہ حسبِ سابق لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا جاوے۔

اس کاروائی کے نیچے غلام ربانی صاحب کے دستخط انگریزی میں ثبت ہیں ۔ مختلف اوقات میں "مجلس مشاورت" میں رد و بدل بھی کیا جاتا رہا جس کے متعلق ۲۱ دسمبر ۱۹۴۸ء کی ایک میٹنگ سے پتہ چلتا ہے اور اس میں درج ذیل حضرات کو مشاورت کے لئے طلب کیا گیا۔

(۱) آغا سیّد محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی (۲) سیّد نور احمد شاہ (۳) نصیر الدین (۴) لالہ محمد ایوب جان (۵) سیّد سعادت شاہ (۶) ڈاکٹر مختیار احمد (۷) مسٹر فضل رحیم (۸) محمد ابراہیم

ا ۔ ۱: مجلس میلاد النبی پشاور فائل ۱۹۴۵ء

(خاطر غزنوی) (۹) سردار علی خان (۱۰) (فانی) مُحمد امیر شاہ (۱۱) شیخ اللہ بخش (۱۲) مُشتاق احمد (۱۳) منظورُ الحسن (۱۴) قمرالزمان (۱۵) سالار آغہ محمّد (۱۶) غُلام حسُین بابے (۱۷) حاجی فضل محمود (۱۸) ملک تاج محُمد ۱۹) ملک محمّد شریف (۲۰) باوا تاج محُمد (۲۱) مُحمد اشرف خان (۲۲) آغہ ولایت علی شاہ (۲۳) قادر بخش (۲۴) میاں مُحمد (۲۵) سردار فتح علی خان (۲۶) آغہ اکبر علی شاہ (۲۷) حافظ جی صاحب عبدالقیوم (۲۸) قاری فضل احمد (۲۹) فضل الٰہی (۳۰) آغہ میر بادشاہ (۳۱) زاہد قسیم (۳۲) مُحمد اسماعیل (۳۳) اقبال دین (۳۴) حاجی مُحمد محلہ دار ۳۵) میاں گلُ محمّد

• حضرت حافظ سیّد محمّد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے وصالِ حق ۱۱ ستمبر ۱۹۵۰ کے بعد "مجلس میلاد النبی پشاور" کی تنظیم نو کی گئی اور درج ذیل افراد پر مُشتمل مُنتظمہ کمیٹی کا قیام عمل میں آیا۔ ۷

تنظیم نو:

صدر : آغہ سیّد نور احمد شاہ صاحب گیلانی خلف الرشید حافظ سیّد محمّد زمان شاہ قادری گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

نائب صدر : سردار فتح علی خان

سیکرٹری : سیّد سعادت شاہ

پروپیگنڈہ سیکرٹری: میاں تاج محمّد مظہر صدیقی

خزانچی:سردار علی خان

پھر ۱۹۵۲ء/ ۱۳۷۲ھ میں "مجلس میلاد پشاور" کی ایک میٹنگ ۱۹ اکتوبر ۱۹۵۲ء کو ۶ بجے شام آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور میں زیر صدارت آغہ سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی منعقد ہوئی ۔ جس میں نئے سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداروں کا انتخاب عمل میں آیا ۔

صدر : آغہ سیّد نُور احمد شاہ (بی اے ایل ایل بی)

نائب صدر: سردار فتح علی خان

۷: انٹرویو سیّد مُحمد امیر شاہ قادری گیلانی

سیکرٹری: آغہ سیّد سعادت شاہ صاحب گیلانی

پروپیگنڈہ سیکرٹری: میاں تاج حسین (میاں تاج محمد مظہر صدیقی)

خزانچی: سردار علی خان[1]

مجلسِ مشاورت کی تنظیمِ نو:

نیز اس اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ "مجلس میلاد النبی" کی مجلس مشاورت کا بھی نیا انتخاب کیا جائے۔ چنانچہ ۲۲ اکتوبر کو ۶ بجے ایک اور میٹنگ بلائی گی جس میں درج ذیل حضرات کو مجلس عاملہ کا ممبر منتخب کیا گیا[2]

(۱) حاجی سیّد محمد باسط شاہ صاحب محلہ مقرب خان (۲) سیّد گوہر علی شاہ صاحب یکہ توت (۳) حاجی سیّد سخاوت شاہ صاحب علاقہ سبز پیر محلہ عیسیٰ نعلبند (۴) حاجی میاں برہان الدین خان وکیل گنج (۵) مولانا مولوی فضل الرحمان صاحب (آسیا) خطیب جامع مسجد قوت الاسلام پشاور (۶) سیّد بہادر شاہ صاحب ڈبگری دروازہ (۷) شیخ اللہ بخش صاحب محلہ کشمیری (۸) نصیر الدین صاحب محلہ شیخ الاسلام (۹) غلام ربانی خان صاحب محلہ کشمیری (۱۰) پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سیٹھی محلہ ڈھلان (۱۱) میاں محمد اسماعیل صاحب سوداگر پیزار محلہ فضل حق صاحبزادہ (۱۲) میاں عبدالکریم سوداگر پیزار موچی لڑہ (۱۳) حاجی طلا محمد صاحب محلہ دار محلہ جوگیان (۱۴) خان خاطر غزنوی ہشتنگری دروازہ (۱۵) ماسٹر عبدالقیوم خان صاحب سرکی دروازہ ہیڈ ماسٹر لوئر مڈل سکول آسیا (۱۶) بشیر احمد خان صاحب محلہ جوگن شاہ (۱۷) سیّد عمر دراز شاہ صاحب خضیر کوٹلہ سلطان خان ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول گنج منڈی (۱۸) سردار گل خان صاحب کوٹلہ سلطان خان (۱۹) محمد ایوب خان صاحب مسگر قصہ خوانی (۲۰) ماسٹر سعد اللہ جان صاحب اسسٹنٹ ٹیچر گنج گیٹ سکول (۲۱) حافظ قاری فضل احمد صاحب بھانہ ماڑی (۲۲) مسٹر علی احمد جان صاحب محلہ مقرب خان سوداگر چوب عمارتی (۲۳) مسٹر محمد ایوب جان صاحب مسجد حاجیان (۲۴) مسٹر صلاح الدین صاحب کراکری والا قصہ خوانی (۲۵) فقیر حسین عرب جنرل مرچنٹ (۲۶) لالہ آغہ محمد صاحب آڑھتی نمک

ے: ترجمان افغان پشاور ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۲ء۔

ے۲: "شہباز" پشاور ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۲ء۔

منڈی (۲۷) پیر بخش خان صاحب سیاس گنج منڈی سکول ۔ (۲۸) ڈاکٹر نور محمد خان صاحب بازار کلاں (۲۹) تاج محمد صاحب صدر انجمن نانبایان محلہ کوٹلہ فیل بانان (۳۰) مولانا مشتاق احمد صاحب گورنمنٹ ہائی سکول نمبر (۳۱) ڈاکٹر ابرار حسین صاحب آسیہ (۳۲) حاجی فضل محمود صاحب بزاز محلہ شاہ معصوم[1]

تنظیمی ڈھانچے میں تبدیلی :

بعد ازاں جب آغا سید نور احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ملازمتی مصروفیات بڑھ گئیں ۔ انہیں صوبائی اسمبلی آفس کے شعبہ مالیات کے ساتھ ساتھ ایڈمنسٹریشن کا اضافی چارج بھی سنبھالنا پڑا نیز قانونی موشگافیوں سے کماحقہ عہدہ بر آ ہونے کے لئے انہوں نے ایل ایل بی میں داخلہ بھی لے لیا تو مجلس میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے امور کی نگرانی کے لئے اپنے بھائی اور مجلس ہذا کے بانی و روح رواں حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کا اسم گرامی صدارت کے لئے پیش کیا جس پر تمام اراکین مشاورت متفق ہو گئے اور اتفاق رائے سے درج ذیل منتظمہ کمیٹی منتخب کی گئی ۔

سرپرست : سید نور احمد شاہ صاحب گیلانی (مرحوم)

صدر : سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

نائب صدر اول : سردار فتح علی خان

نائب صدر دوم : مسٹر نصیر الدین

سیکرٹری : سید سعادت شاہ صاحب گیلانی

نائب سیکرٹری : سید سردار علی شاہ

پروپیگنڈہ سیکرٹری : میاں تاج محمد مظہر صدیقی

خزانچی : سردار علی خان

نائب خزانچی : سید ولایت علی شاہ[2]

یہی منتظمہ کمیٹی معمولی رد و بدل کے ساتھ ۱۹۵۵ء تک کام کرتی رہے[3]

۱: روزنامہ "ترجمان افغان" پشاور ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۲ء

۲: "مجلس میلاد النبی پشاور" فائل ۱۹۵۱-۱۹۵۵

۳: ایضاً

اغراض و مقاصد:

"مجلسِ میلاد النبی پشاور" ہر قسم کے اختلافات سے بالاتر رہتے ہوئے درج ذیل مقاصد کے لئے سرگرم عمل رہی۔

(۱) احیاءِ دینِ اسلام

(۲) اشاعت قرآن و سنت

(۳) فروغِ عشق رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام

(۴) اجراء سنت الٰہیہ یعنی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

مذکورہ بالا مقاصد کے لئے "مجلسِ میلادالنبی پشاور" اپنے قیام ۱۹۴۳ء - ۱۹۵۵ تک نہایت اخلاص اور للّٰہیت سے کام کرتی رہی[1] اور اس کے جو اثرات پشاور کے دینی و روحانی، علمی و ادبی اور سیاسی و معاشرتی زندگی پر مرتب ہوئے ان کا ذکر باب چہارم میں کیا جائے گا۔ یہاں پر "ادارہ تبلیغ الاسلام" کا ذکر دلچسپی سے خالی نہیں ہو گا کہ آغا سیّد ظفر علی شاہ صاحب نے جب یہ ادارہ قائم کیا تو پشاور شہر اور کینٹ کے مختلف علاقوں میں محرم الحرام کے دوران "شہدائے کربلا" اور ربیع الاول شریف میں میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلسوں کا انعقاد شروع کیا نیز ۱۲ ربیع الاول کو جلوس نکالنے ابتداء کی تو ۱۹۵۵ء میں "مجلس میلادالنبی پشاور" کے صدر حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی نے انتہائی وسیع القلبی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنا پروگرام بسلسلہ جشن عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ترک فرماتے ہوئے اپنے تمام اراکین اور ارادتمندوں کو "ادارہ تبلیغ الاسلام" سے تعاون کرنے کا حکم فرمایا۔ یوں تمام کارکُن، مجلس مشاورت کے ممبران اور شمعِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دیگر پروانے آنجناب مدظلہ العالی کی ہدایت کے مطابق ادارہ کے جلسوں اور جلوس میں شامل ہونے لگے[2] اور یہ جلوس اب بھی "ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور" کے زیرِ اہتمام نہایت ہی مذہبی جوش و جذبہ سے نکلتا ہے۔ "ادارہ تبلیغ الاسلام" کے متعلق دیگر تفصیلات باب چہارم میں مُلاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے | دہر میں اسمِ محمدؐ سے اُجالا کر دے

ے: ۱ مجلس عید میلادالنبی ریکارڈ

ے: ۲ انٹرویو حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

باب دوم

تیاری و اہتمام

نشاطِ روحِ شمہ مُرسلاں سے ملتی ہے
متاع نُور اسی آستاں سے ملتی ہے
بھٹک رہے ہو کہاں ، آؤ مصطفٰی کے حضور
سکونِ قلب کی دولت یہاں سے ملتی ہے

جیسا کہ آپ گُذشتہ صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ ہر اسلامی سال کے آغاز پر ماہ محرّم الحرام میں آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور میں "مجلس میلاد النبی پشاور" کا اجلاس حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کی صدارت میں مُنعقد ہوتا جس میں اس کی تنظیم نو کی جاتی اور جشنِ عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم منانے کے سلسلے میں صلاح و مشورہ کیا جاتا نیز درج ذیل اُمور پر غور و خوض کرنے کے بعد تیاری شروع کر دی جاتی۔

(۱) عُلماء کرام اور ثناء خوان حضرات سے رابطہ کرنا۔

(۲) جشنِ عید میلادالنبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے پروگرام یعنی جلوس و جلسہ کا اشتہار شائع کرنا۔

(۳) اس پروگرام کا ریڈیو پر اعلان کروانا اور اسے اخبارات میں شائع کروانا۔

(۴) پشاور اور مضافات کے حضرات ساداتِ کرام ، مشائخِ عظام ، ان کے خُلفاء ، عُلماء کرام اور پشاور شہر کی مساجد کے ائمہ کرام کو دعوت دینا۔

(۵) پشاور شہر اور چھاؤنی کی تمام تجارتی تنظیموں کے سربراہوں کو دعوت دینا۔

(۶) میونسپل کمیٹی پشاور کی حدود میں قائم تمام تعلیمی اداروں کے تدریسی عملہ اور طلبہ کو دعوت دینا۔

(۷) میونسپل کمیٹی پشاور کے ہر علاقہ کا دورہ کر کے عامہ مسلمین کو دعوت دینا

(۸) جلوس و جلسہ کے لئے اجازت لینا اور روٹ پرمٹ حاصل کرنا

(۹) جلسہ گاہ میں بجلی کی سپلائی کے لئے متعلقہ حکام سے رابطہ کرنا

(۱۰) لاؤڈ سپیکر کا حصول ، جلسہ گاہ میں سٹیج سجانا ،خیمہ ، قناتیں لگانا اور حاضرین کے لئے نشست گاہ تیار کرنا

(۱۱) مالیات کا اہتمام کرنا

اب ان مندرجہ بالا امور کی زورو شور سے کی جانے والی تیاریوں کی تفصیلات ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) علماء کرام سے رابطہ :

یہ اہم اور مشکل ترین کام "مجلس میلادُ النبی پشاور" کے بانی اور روح رواں حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کے سپرد کیا جاتا تھا۔ آپ اس سلسلے میں سرحد کے علاوہ پنجاب کے جید ترین علمائے اہلسنت اور چوٹی کے نعت خوانوں سے رابطہ قائم کر کے انہیں مدعو فرماتے ۔ پہلے عموماً خط لکھ کر ان کو مطلع فرماتے پھر خود بنفس نفیس پشاور سے چل کر ان کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں "مجلس میلادُ النبی" کے پروگرام میں شمولیت کی دعوت دیتے ۔ مختلف اوقات میں جن جلیل القدر علماء کرام اور ثناخوان حضرات نے "مجلس میلاد النبی پشاور" کے پروگراموں کو رونق بخشی اور آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور گلہائے عقیدت پیش کئے اور حاضرین جلسہ کو اپنے مواعظ حسنہ سے مستفیض فرمایا ان کے اسمائے گرامی تیسرے باب میں "پروگرام مجلس میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم" کے تحت پیش کئے جائیں گے۔ البتہ یہاں پر بعض حضرات کے مکتوبات گرامی پیش کئے جاتے ہیں جن کے ساتھ بذریعہ خط و کتابت آنجنات مدظلہ العالی رابطہ فرمایا کرتے تھے

مکتوب گرامی حضرت علامہ سیّد عارف اللہ شاہ صاحب ،خطیب جامع مسجد راولپنڈی۔

حضرت محترم زید لطفہ

سلام مسنون ! محبت نامہ موصول ہوا، یاد فرمائی کا شکریہ ۔ میں انشاء اللہ المولیٰ الکریم ۹ ربیع الاول شریف ، ۱۷ نومبر ۱۹۵۳ء آپ کے یہاں جلسہ اور جلوس میں بشرطِ صحت و زندگی شرکت کروں گا ،احباب سے سلام فرمائیے ۔ میرے یہاں سے پہنچنے کو جو تجویز ہوا اس سے ضرور مطلع

فرمائیے گا۔

دُعا گو محمد عارف اللہ خطیب جامع مسجد راولپنڈی ؎

۲۵ ستمبر ۱۹۵۴ء

اسی طرح مشہور و معروف نعت گو شاعر جناب اعظم چشتی صاحب کے چند مکتوبات ملاحظہ ہوں ۔

(۱) مخدومی ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خط آپ کا ملا ، آغا قمر کی جُدائی کی خبر نے دل کو بے جان سا کر دیا ہے ، طبیعت از حد علیل ہے ۔ آپ تحریر فرمائیں کہ جلسہ عید میلادُ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہو رہا ہے یا نہیں ، انجمن کی رائے سے آگاہ کریں ۔

اعظم چشتی لاہور ۔ حال مقیم لیاقت پور ریاست بہاولپور ؎

۲۹ اکتوبر ۱۹۵۴ء

(۲) مخدومی السلام علیکم

حسب الارشاد مولوی صاحب ۵ نومبر کو رات میل (ریل گاڑی) پر سوار ہوں گے اور ۶ نومبر کی صبح کو آپ کے ہاں پہنچیں گے یہ معلوم نہیں کہ وہ سٹی (سٹیشن) پر اتریں گے یا صدر اور بندہ انشاء اللہ ہری پور سے بذریعہ لاری ۶ کو حاضر خدمت ہو جائے گا ، مطمئن رہیں ۔ جملہ احباب کو سلام

آپ کا اعظم چشتی ؎

(۳) مخلصی ! السلام علیکم

ہری پور کا پروگرام ملتوی ہو گیا ہے لہٰذا مولانا صاحب میرے ہمراہ انشاء اللہ آ رہے ہیں ۔ ہم لوگ ۵ نومبر کو رات میل پر سوار ہوں گے اور صبح پشاور ۶ نومبر کو پہنچ جائیں گے ۔ آپ ہمیں سٹیشن پر لینے تشریف لے آئیں ۔ جملہ بزرگان کو السلام علیکم

آپ کا اعظم چشتی لاہور ؎

یکم نومبر ۱۹۵۴ء

۱۰-۲ . م " مجلس میلادالنبی " ریکارڈ ۱۹۵۴ء

حضرت خواجہ نواب الدین صاحب سجادہ نشین موہری شریف ہر سال اپنے مُریدین کے ساتھ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس میں تشریف لاتے رہے اور جلسہ بھی اکثر آپ کی صدارت میں مُنعقد ہوتا رہا۔ آپ کا ایک گرامی نامہ ملاحظہ فرمائیں۔

موہری

۱۵ نومبر ۱۹۵۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُجسم مُخلصم مُحترم حضرت سیّد امیر شاہ صاحب و علیکم السلام

خط آپ کا مل کر کاشفِ حال ہوا۔ دُعا ہے اور کی جاتی ہے کہ اللہ کریم آپ کو اپنے برگزیدہ بندگان کے زُمرے میں علی عرفہ درجات نصیب فرماوے آمین۔ فقیر انشاء اللہ میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب سعید پر بڑی خوشی سے حاضر ہو گا اور وہ فقیر کا اپنا کام ہے اور سعادت مندی ہے۔ دیگر سب طرح کی خیریت۔ آپ کے سب جلسہ میں حاضری اور شرکت کرنے والے احباب کو نام بنام السلام علیکم قبول ہو۔

فقط دعاگو

فقیر از موہری ۱؎

قارئین کی دلچسپی کے لئے "مجلس میلادُ النبی پشاور" کے بانی و روح رواں حضرت علامہ سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کا ایک خط بھی پیش کیا جارہا ہے جو آپ نے عُلماء کرام سے رابطے کے سلسلے میں لاہور سے "مجلس میلادُ النبی" کے سیکرٹری کے نام تحریر فرمایا۔ اس سے ان تکالیف و مُشکلات کا بھی اندازہ ہوتا ہے جو عُلماء کرام سے رابطہ کرنے، ان سے وقت لینے کے سلسلے میں پیش آتی تھیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت جناب آغا سعادت شاہ / آغا سیّد ولایت شاہ صاحب

السلام علیکم مزاج شریف! میں پشاور سے ساڑھے چھ بجے روانہ ہو کر ساڑھے گیارہ بجے راولپنڈی پہنچا۔ راولپنڈی میں جناب الحاج عارف اللہ شاہ صاحب سے ملاقات کی۔ ریل کے سفر سے وہ

۱؎ "مجلس میلادُ النبی" ریکارڈ ۱۹۵۳ء

غیر مطمئن تھے اور بس کے وقت تک وہ نماز (جمعہ) سے فارغ نہیں ہو سکتے تھے اس لئے ان کا آنا محال ہے، موٹر ہمارے پاس نہیں جو اُن کو لائے۔ خیر وہاں سے ایک بجے روانہ ہو کر پانچ بجے شام گجرات پہنچا، عیدگاہ گیا، شام کی نماز ہو گئی تھی، قاری صاحب کا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ گھر پر ہیں۔ بہت مُشکل کے بعد ان کے گھر کا پتہ چلا۔ دروازہ پر دستک دی، ایک جوان لڑکا آیا اس کو میں نے اپنا کام بتایا پھر ایک لڑکا آیا۔ اس نے کہا کہ قاری صاحب نہیں ہیں۔ آج وہ لالہ موسیٰ میں تقریر کریں گے، کل کھاریاں میں اور پرسوں آئیں گے۔ میں وہاں سے نکلا تو عشاء کی نماز ہو چکی تھی۔ سڑک پر ایک بس مل گئی اس میں بیٹھ کر سیدھا رات کو دس ساڑھے دس بجے لاہور پہنچا۔ تھوڑا آرام کیا پھر صبح مُحمّد عمر صاحب سے ملا مگر وہ جُمعہ کو نہیں آسکتے، کوئی خطیب بھی جُمعہ کو نہیں آتا۔ آخر بہت منت کے بعد جناب مولانا مولوی مُحمّد بخش صاحب مُسلم بی اے کو راضی کیا اور وہ آئیں گے۔ آپ کام شروع کر دیں، پوسٹر وغیرہ تقسیم کریں، میں ایک خُوبصورت پوسٹر بنوا رہا ہوں ساتھ لاؤں گا۔ انشاء اللہ پھر بھی گجُرات اتر کر قاری صاحب کو ملوں گا اگر نہ آیا تو رقم کا مُطالبہ کروں گا مگر ان کے مُتعلق ایسا ہی مشہور ہے کہ وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔ حکیم صاحب راضی و خوش ہیں، کرامت اور سجاد بھی ملے، اچھے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ٹانگ کو شفا دیوے، باقی خیریت ہے۔ سردار علی خان، فتح علی خان، مسٹر نصیرالدین صاحب، غُلام ربانی، آغہ گُل سب کو سلام مسنون، ڈیوڑھی میں سب کو دُعا و سلام

بروز بدھ

(فانی) مُحمّد امیر بقلم خود

سگ درگاہ عالیہ قادریہ سید حسن پشاور ۱؎

اشتہار کی اشاعت

"مجلس میلادُ النبی پشاور" کے زیر اہتمام جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پروگرام میں جلوس و جلسہ کا باقاعدہ اشتہار اردو پشتو میں شائع کیا جاتا ہے اس سلسلے میں چند اشتہارات جو مجلس میلادُ النبی پشاور کے ریکارڈ سے دستیاب ہوئے ہیں مُلاحظہ فرمائیں۔

ح: ۱ "مجلس میلادالنبی" ریکارڈ ۱۹۵۲ء

جشنِ عید میلادُ النبی
صلی اللہ علیہ و سلم

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسمِ محمد سے اُجالا کر دے

حضور سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، مالک جزو کل، فخرِ رسل، سید المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، احمد مجتبےٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم کے میلاد مبارک پر سال گذشتہ کی طرح امسال بھی چوک یکہ توت سے ۵ مارچ ۱۹۴۴ء بمطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ بروز اتوار تین بجے بعد از نماز ظہر ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا اور بعد از نماز عشاء چوک مُنڈی بیری علاقہ یکہ توت میں جلسہ منعقد ہوگا۔

اس جلسہ میں مقامی اور بیرونی جید عُلماء کرام سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم کی ولادتِ با سعادت اور سیرتِ مطہرہ بیان فرماویں گے۔ اس کے علاوہ جناب مائل صاحب صدیقی، آغا سید چمن شاہ صاحب حیدری قلندر اور آغا سید ضیاء صاحب جعفری اپنی غیر مطبوعہ نعتیہ کلام سنائیں گے۔

تمام مُسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس جلوس اور جلسہ میں جوق در جوق شامل ہوں اور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ و آلہٖ و اصحابہ وسلم کے ساتھ اپنی دلی محبت کا ثبوت دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

درِ دل مسلم مقام مصطفےٰ است
آبروئے ما ز نام مصطفےٰ است

الداعی

مُعتمد مجلسِ عید میلاد یکہ توت

عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

حضور سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، مالکِ جزو کل فخرِ رسل، سیّد المرسلین، خاتم النبیین، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے میلاد مبارک کی تقریب سعید پر سالہائے گذشتہ کی طرح امسال بھی چوک یکہ توت سے مورخہ **۲۲ جنوری ۱۹۴۸ء بروز جمعرات بمطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ** (پنجشنبہ) ۲ بجہ بعد از نماز ظہر

ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا

اور اسی روز بعد از نماز عشاء **چوک منڈی بیری علاقہ یکہ توت میں**

جلسہ

منعقد ہوگا جس میں **مولانا محمد بخش صاحب مسلم بی اے** (جو خاص طور پر لاہور سے تشریف لا رہے ہیں اور نیز پنجاب کے نامی گرامی نعت خواں محمد اعظم صاحب لاہوری بھی تشریف لا رہے ہیں) سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت اور سیرتِ مطہرہ کے متعلق تقریر فرماوینگے۔

تمام مسلمانانِ پشاور سے استدعا ہے کہ وہ جلوس اور جلسہ میں جوق در جوق شامل ہو کر سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اپنی دلی محبت کا ثبوت دیں۔

الداعی

معتمد مجلسِ میلاد پشاور شہر

عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر مُسلم نیشنل گارڈ کی طرف سے ۱۹۴۹ء میں ایک اشتہار درج ذیل مضمون پر مُشتمل شائع کیا گیا۔

عید میلادُالنبی اور اہالیان پشاور کا فرض

دو چشم نرگسینش را کہ مازاغ البصر خوانند   دو زلفِ عنبرینش را کہ واللیل اذا یغشیٰ

موجودہ پر آشوب دور میں جبکہ تمام دُنیا جنگ و جدل میں مبتلا ہے ہمیں اپنے محبوب ترین پیشوائے اعظم سرورِ کائنات علیہ التحیۃ والسلام کے اخلاق و خصائل عوام النّاس تک پہنچانے چاہئیں۔ قوم اور عُلماء کے بے حس ہو کر بیٹھ رہنے سے ہادیٔ اعظم کے اسوہ حسنہ کا پرچار نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ ۹ ربیع الاول ۱۳۶۸ھ / ۹ جنوری ۱۹۴۹ء بروز اتوار دو بجے دوپہر چوک یکہ توت سے ایک جلوس نکالا جائے اور رات کو آٹھ بجے مُنڈی بیری میں ایک جلسہ عام منعقد ہو گا جس میں اطراف و جوانب کے عُلماء صاحبان اور نعت خوانان شکر زبان حصہ لیں گے۔

ہم عامۃ المسلمین کی خدمت میں اپیل کرتے ہیں کہ جوق در جوق جلسہ و جلوس میں شامل ہو کر ثوابِ دارین حاصل کریں ثابت کریں کہ واقعی اہل پشاور حضور علیہ السلام کے جانثار اور شیدائی ہیں۔ نیز سٹی مسلم لیگ پشاور اور مُسلم نیشنل گارڈ سے پرزور درخواست کرتے ہیں کہ جلسہ و جلوس میں بحیثیت جماعت حصہ لیں اور جلوس کو کامیاب کر کے اپنے فرائض کو پورا کریں۔

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

(۱) حاجی فضل محمود سالار مرکز مُسلم نیشنل گارڈ۔

(۲) حافظ قاری فضل احمد سالار مُنتخب مُسلم نیشنل گارڈ پشاور شہر (۳) غُلام حُسین بائے سالار محلہ بازار کلاں مُسلم نیشنل گارڈ (۴) خواجہ محمد ایوب اختر سالار محلہ کریم پورہ پشاور (۵) آغہ محمد سالار محلہ ریتی پشاور (۶) سیٹھ قمرالزمان نائب سالار اعلیٰ مُسلم نیشنل گارڈ پشاور (۷) بابو محمد شریف سالار محلہ چڑیکوبان (۸) بابو محمد یونس مُجاہد مُسلم نیشنل گارڈ (۹) خواجہ عبدالعزیز (۱۰) میر لطف [illegible] مُجاہد [illegible] گارڈ پشاور۔

اخبارات اور ریڈیو پر اعلانات

اردو انگریزی کے مختلف اخبارات میں بھی یہ پروگرام شائع ہوتا تھا۔ روزنامہ زمیندار لاہور، روزنامہ انقلاب، روزنامہ مظلوم دُنیا، روزنامہ احسان، ترجمان افغان پشاور، روزنامہ شہباز پشاور اور خیبر میل پشاور اپنے صفحات میں اس بابرکت تقریب کی خبریں و اشتہارات شامل کرتے تھے۔ "انقلاب" ۲۸ جنوری ۱۹۴۵ء میں اور "زمیندار" لاہور ۲۱ فروری ۱۹۴۵ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"سرورِ کائنات، فخرِ موجودات، افضل الرسل، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے موقع پر مُسلمانان پشاور تقریباً تین سال سے جلوس اور جلسہ کا انتظام کرتے ہیں حسبِ سابق امسال بھی ۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ بروز جمعہ بمطابق ۲۳ فروری ۱۹۴۵ء بعد از نماز جُمعہ مسجد خضر ولی بابا صاحب چوک یکہ توت پشاور شہر سے جلوس مُبارک نکالا جائے گا بعد از نماز عشاء میدان مُنڈی بیری میں محفلِ میلاد مُنعقد ہو گا۔ تمام مُسلمانان پشاور کو چاہیئے کہ اپنے عشق و محبت کا ثبوت دے کر جلوس اور جلسہ میں شامل ہوں۔"

یہی اشتہار روزنامہ "زمیندار" لاہور نے ۸ فروری ۱۹۴۵ء کو بھی شائع کیا جس کے نیچے یہ شعر بھی لکھا ہوا ہے

در دلِ مُسلم مقامِ مصطفیٰ است
آبروئے ما زِ نامِ مُصطفیٰ است

نیز "مظلوم دُنیا" ۱۸ فروری ۱۹۴۵ء اور "احسان" ۲ فروری ۱۹۴۵ء میں بھی یہ شائع ہوا۔ اخبارات اکثر و بیشتر اپنی طرف سے بھی لوگوں کے دلوں میں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جذبات ابھارنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ "ترجمان افغان" اپنی ۱۱ نومبر ۱۹۵۳ء کی اشاعت میں لکھتا ہے

"گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ۱۶ نومبر کو چوک یکہ توت سے مولانا آغا سیّد امیر شاہ صاحب کی رہنمائی میں عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس پوری شان و شوکت سے نکلے گا۔ تفصیلی پروگرام اخبارات

میں آچکا ہے۔ اس جلوس کی کامیابی کے ساتھ ساتھ مُسلمانانِ پشاور کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اس تقریبِ سعید کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عقیدت کے طور پر ہر جگہ مجلس میلاد مُنعقد کریں۔ ویسے سیاسی تقاریب منانے میں تو بہت سے حضرات ایک دوسرے سے سبقت لے جانے میں پیش پیش رہتے ہیں۔ سینکڑوں اور ہزاروں روپے سیاسی شخصیتوں کے اعزاز پر خرچ کئے جاتے ہیں۔ لیکن اس بلند پایہ شخصیت جن کے حضور میں اس دنیا کا بلند سے بلند ترین شخص بھی گدا کی حیثیت رکھتا ہے اسے ہمیں فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ ہمیں اس کا اعتراف ہے کہ مُسلمانانِ پشاور کے دلوں میں سرور کونین (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت کا پورا جذبہ موجود ہے۔ لہٰذا اس موقع پر ہم درخواست کریں گے کہ عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مُبارک تقریب سعید کو شاندار طور پر منایا جائے اور شہر و چھاؤنی کے ہر علاقہ میں مجلس میلاد مُنعقد ہو"

اسی طرح روزنامہ "شہباز" اپنی ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں رقم طراز ہے۔

"۹ ربیع الاول مطابق ۲۷ نومبر کو سالہائے گزشتہ کی طرح "مجلس میلاد النبی" کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ و جلوس کا انتظام ہو رہا ہے۔ پشاور شہر میں اس نیک رسم کے افتتاح کا سہرا علاقہ یکہ توت والے جواں بخت و جواں سال سیّد زادہ مولانا امیر شاہ (فانی) کے سر ہے۔

خُدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

پشاور شہر کے لوگ جلسے اور جلوسوں کی رونق بڑھانے اور ان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کے لئے عرصہ دراز سے مشہور چلے آتے ہیں اور اس لئے اس مُبارک روز جسے تاجدارِ مدینہ، سرورِ عالم احمد مجتبےٰ حضرت مُحمّد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مُبارک و مُقدس سے براہ راست نسبت ہو تو اہل پشاور پر فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ سرکارِ کون و مکاں نبی آخر الزمان (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ والہانہ عقیدت کا ثبوت پیش کریں۔ انہیں

چاہیئے کہ وہ نہ صرف جلوس میں شامل ہوں بلکہ جلوس کے تمام راستوں کو خوبصورت دروازوں اور محرابوں کے ساتھ ایسا سجائیں کہ پچھلے سالوں میں بھی اس کی نظیر نہ مل سکے۔ رات کے وقت چراغاں اور پھر جلسہ کو کامیاب بنایا جائے

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

پروگرام کے مطابق جلوس یکہ توت چوک سے نکل کر گنج چوک سے ہوتا ہوا گور گھٹری، بازار کلاں، چوک یادگار، بزازان اور قصہ خوانی کی طرف حرکت کرے گا جلسہ میں عارف اللہ شاہ صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی شمولیت فرمائیں گے۔ پنجاب کے نامور شاعر و نعت خواں اعظم چشتی صاحب بھی تشریف لا رہے ہیں۔

روزنامہ "ترجمان افغان" پشاور نے اپنی ۴ نومبر ۱۹۵۴ء کی اشاعت میں درج ذیل اشتہار شائع کیا۔

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تیرہواں جلوس ۶ نومبر ۱۹۵۴ء مطابق ۹ ربیع الاول بروز ہفتہ ایک بجے نماز ظہر چوک یکہ توت سے نکلے گا اور جلسہ بعد نماز عشاء ۸ بجے شب بمقام چوک منڈی بیری یکہ توت منعقد ہوگا۔ جس میں علامہ مولانا مولوی غلام الدین صاحب خطیب جامع مسجد لوکوشیڈ لاہور نائب صدر جمعیت علماء پنجاب، خان پیر بخش خان ایم اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ پشاور اور جناب مولانا مولوی فضل الرحمان صاحب خطیب جامع مسجد قوۃ الاسلام پشاور حضور فخر دو عالم محبوب رب العالمین، عالم ماکان و مایکون سیّد العرب والعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مطہرہ پر تقریر فرمائیں گے اور صوبہ پنجاب کے مشہور و معروف شاعر و نعت خوان جناب محمد اعظم چشتی بھی اپنے لحنِ داودی سے مسرور فرمائیں گے لہٰذا تمام مسلمانان سے استدعا ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعی
معتمد مجلس میلادالنبی پشاور

ہفت روزہ خیبر میل پشاور (انگلش) اپنی ۲۲ جوری ۴۷ء کی اشاعت میں PROPHETS BIRTHDAY کے عنوان کے تحت لکھتا ہے

In order to commorate the birthday of the Holy Prophet(PBUH)the Majlis-e-Muntazim-e-Millad.Chowk Yadgar Peshawar has decided to take out a procession at 2 pm on Saturday, the 1st of February 1947.The procession will pass through the main streets of the city starting from Chowk Yakatoot and terminating to Mundi Beri(C.Division). As usual Naat Khawani & Zikar-e-Ilahi will be the prominant features. A public meeting will be held at the same night after Isha(khuftan) prayer, at Mundi Beri,prominant ulema will address the meeting .All muslims are requested to participate in the procession and attend the meeting.

اخبارات کے علاوہ ریڈیو پر بھی اس پروگرام کا اعلان نشر کیا جاتا تھا۔ اس مقصد کے لئے مُتعلقہ حُکام کو باقاعدہ لکھا جاتا تھا۔ ”مجلس میلاد النبی پشاور“ کے سیکرٹری غلام ربانی کی طرف سے ۲۶ جنوری ۱۹۴۶ء کو لکھے گئے خط کا نمونہ مُلاحظہ فرمائیں۔

From:The secretary Majlis-e-Milad ,Chowk Ekkatut Peshawar.

To

The Secretary to Govt NWFP Home & information Deptts.

sir,

I have the honour to inform you that a procession of the Muslims of Peshawar will be taken out from Chowk Ekkatut,on the 9th of Rabiul-Awal(12th of February 1946 at 2 P.m.in commemoration of the birthday of the Holy Prophet of Islam (Peace be upon him).A public meeting will be held later at night at Chowk Mundi

سہ ۔ ۱۹۴۷ء

Beri, and leading ulema including Maulana Muhammad Bukhsh Muslim of Lahore will enlighten the audience as to the life and message of the Holy Prophet(Peace be upon him).

It is respectfully requested that the above fact may kindly be brought to the notice of the general public through the All India Radio Peshawar.

The Majlis-e-Muntazima record their deep appreciation of help rendered by you in this behalf last year and hope that you will oblige them and earn the gratitude of the Muslim masses by extending your co-operation this year Thanking you in anticipation.

Dated: 26 January 1946 — Mr Ghulam Rabbani

Secretary Majlis-e-Milad

Chowk Yakatoot Peshawar.

چونکہ یہ خط قیام پاکستان سے قبل لکھا گیا تھا اس لئے متن میں آل انڈیا ریڈیو پشاور تحریر کیا گیا ہے بعد میں اس قسم کا خط اسٹیشن ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان کے نام لکھا جاتا رہا اور متن میں بھی آل انڈیا ریڈیو کی بجائے "ریڈیو پاکستان" لکھا جاتا۔

دعوت خواص

مجلس میلاد النبی کا ایک وفد حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی کی سربراہی میں تیار کیا جاتا جو پشاور کے تمام مشائخ عظام، ساداتِ کرام، پشاور میں مختلف مشائخ عظام کے خلفاء، علماءِ کرام، ائمہ مساجد اور مذہبی تنظیموں کے سربراہوں کو دعوت دیتا کہ وہ "مجلس میلاد النبی" کے زیر اہتمام عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوس و جلسہ میں شمولیت فرمائیں۔ اس سلسلے میں چند اہم حضرات کے اسماء گرامی یہ ہیں جنہیں دعوت دی جاتی تھی [1]

---

[1] ے: مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۴۴ء - ۱۹۵۴ء

(۱) حضرت شیخ المشائخ سیّد عبد الستار شاہ باوشاہ صاحب ترمذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (ڈگری)
(۲) مفتی سرحد حضرت علامہ سیّد حبیب شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، ڈسٹرکٹ خطیب پشاور
(۳) حضرت آغہ سیّد تجمل حُسین شاہ صاحب گیلانی چشتی
(۴) حضرت آغہ سیّد شریف حسین صاحب شاکر گیلانی بغدادی
(۵) عارف باللہ حضرت سیّد غلام دستگیر شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(۶) آغہ سیّد سکندر شاہ صاحب صدر انجمن سادات پشاور
(۷) حضرت علامہ حافظ علی احمد جان صاحب خلیفہ پیر جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(۸) حضرت علامہ مولانا گل فقیر احمد صاحب خلیفہ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی
(۹) آغہ سیّد چمن شاہ صاحب حیدری قلندر
(۱۰) جناب میاں محمّد صاحب خلیفہ میرہ شریف
(۱۱) جناب غلام احمد صاحب خلیفہ گڑھی شریف
(۱۲) جناب حاجی عبد المجید و امیر محمّد، نذیر محمّد خلفاء اکوڑہ شریف
(۱۳) شیخ رحیم بخش صاحب خلیفہ تونسہ شریف
(۱۴) خلیفہ شیر محمد صاحب خلیفہ عطاء محمّد صاحب خلیفہ عبد المجید صاحب خلفاء نوشاہیہ
(۱۵) غلام زیدی سیکریٹری بزم نیازیہ پشاور (یہ حضرت شاہ نیاز احمد صاحب کے ارادت مندوں کی تنظیم تھی)
(۱۶) خواجہ محمّد عارف صاحب سیکریٹری خُدام الصوفیاء پشاور (یہ نقشبندیہ حضرات کی تنظیم تھی اور موصوف حکیم واسع صاحب کے والد تھے)۔
(۱۷) علاوہ ازیں سادات وڈپگہ اور سادات موضع گگرہ کو بھی خصوصی دعوت دی جاتی تھی۔

تجارتی تنظیموں کو دعوت:

پشاور شہر اور چھاؤنی کی اس وقت کی درج ذیل تجارتی تنظیموں کے سربراہوں کو بھی دعوت دی جاتی تھی۔ ۱؎

(۱) انجمن بنجاران پیپل منڈی پشاور شہر، جناب مرزا محمّد سرور صاحب صدر

۱؎: مجلس میلاد النبی فائل ۱۹۵۱ء۔۱۹۵۵

(۱) انجمن سوداگران غلہ پیپل منڈی، جناب گل محمد خان صاحب صدر

(۲) مُسلم کلاتھ ایسوسی ایشن ڈھکی بازار، جناب عبداللہ جان صاحب سیکرٹری

(۴) انجمن ابریشم فروشاں کٹڑہ ابریشم گراں جناب عبدالحنان صاحب

(۵) ٹمبر مرچنٹ ایسو سی ایشن چوک ناصر خان، جناب حاجی عبدالمجید صاحب

(۶) ڈرائی فروٹ ایسوی ایشن پشاور شہر، جناب حاجی محمد عمر صاحب صدر کٹڑہ محبت خان پشاور

(۷) فریش (تازہ) فروٹ مرچنٹ ایسو سی ایشن، جناب فضل الٰہی صاحب صدر پُل پختہ

(۸) انجمن سراجان چوک یادگار، جناب حاجی محمد سراج صاحب صدر

(۹) انجمن کلاہ فروشان پل پختہ گھنٹہ گھر، جناب سید حیدر شاہ صاحب صدر

(۱۰) پیس گڈس ایسو سی ایشن بازار کریم پورہ، جناب تاج محمد صاحب صدر

(۱۱) گڑ منڈی ایسو سی ایشن متصل چارسدہ روڈ شاہی باغ پشاور شہر، جناب غلام حیدر صاحب سیکریٹری

(۱۲) مرچنٹ ایسو سی ایشن قصہ خوانی پشاور، جناب حاجی ملک شوکی صاحب صدر

(۱۳) گلاس وئیر مرچنٹ، جناب لعل محمد صدیقی سیکرٹری مالک چائنا ہاؤس

(۱۴) انجمن صرافان و زرگراں اندر شہر، جناب حمیداللہ صاحب جنرل سیکرٹری

(۱۵) چپل میکر ایسو سی ایشن موچی لڑہ، جناب محمد ریحان صاحب صدر

(۱۶) لنگی کلاہ مرچنٹس ایسو سی ایشن قصہ خوانی، جناب خواجہ صفدر علی محمد صاحب صدر

(۱۷) بوٹ مرچنٹس ایسو سی ایشن، جناب کریم جان صاحب متصل مسجد قاسم علی خان صاحب

(۱۸) شوز اینڈ چپل مرچنٹس ایسو سی ایشن موچی لڑہ، جناب میاں محمد صاحب صدر

(۱۹) ٹی مرچنٹس ایسو سی ایشن پشاور شہر، جناب حاجی عبدالصمد صاحب سیکریٹری

(۲۰) پیس گڈس ایسو سی ایشن پیپل منڈی، جناب حاجی کرم الٰہی صاحب صدر

(۲۱) کلاتھ مرچنٹ ایسو سی ایشن کابلی دروازہ، جناب حاجی مولیٰ بخش سیکریٹری

(۲۲) کلاتھ مرچنٹ ایسو سی ایشن پشاور کینٹ، جناب محمد رفیق صاحب صدر جناح سٹریٹ پشاور صدر

(۲۳) صدر ایوان صنعت و تجارت، جناب میاں غلام حسین صاحب سابق ایم ایل اے۔

(۲۵) صدر نانبایان، جناب تاج محمد صاحب

(۲۶) فضل محمود قریشی جنرل سیکریٹری ایوان تجارت سرحد

تعلیمی ادروں کو دعوت:

بلدیہ پشاور کی حدود میں قائم تمام تعلیمی اداروں کو باقاعدہ دعوت دی جاتی تھی۔ سال ۱۹۴۴ء میں درج ذیل دعوت نامہ مدارس کو بھیجا گیا۔

مُبارک ہو کہ ختمُ المرسلیں تشریف لے آئے
جناب رحمۃُ اللعالمیں تشریف لے آئے

یوم ولادت حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس اور جلسہ

بخدمت جناب ماسٹر صاحبان میونسپل بورڈ مدارس پشاور شہر

السلام علیکم! مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ / ۵ مارچ ۱۹۴۴ء بروزِ اتوار بوقت تین بجے بعد از نمازِ ظہر چوک یکہ توت پشاور سے ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا جو شہر کے مختلف بازاروں سے گزر کر چوک منڈی بیری (علاقہ یکہ توت) میں ختم ہو گا۔ نیز رات کو جلسہ منعقد ہو گا جس میں علمائے کرام کے ماسوا شعرا صاحبان اپنا اپنا منظوم کلام پڑھ کر سنائیں گے۔ لہذا استدعا ہے کہ جلسہ اور جلوس میں شمولیت کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

غُلام ربانی نیاز
سیکرٹری بزم جلوس یکہ توت پشاور شہر

نام مُدرس — دستخط مُدرس ،نائب مُدرس ،مُدرس دینیات

ایم بی سکول لاہوری
ایم بی مدرسہ کریم پورہ
ایم بی مدرسہ بازار کریم پورہ
ایم بی مدرسہ تکیہ سنگاں
ایم بی مدرسہ نانک پورہ
ایم بی مدرسہ جوگی واڑہ
ایم بی مدرسہ گنج گیٹ
ایم بی مدرسہ گنج منڈی
ایم بی مدرسہ یکہ توت
ایم بی مدرسہ مچھی ہٹہ

ایم بی مدرسہ ریتی
ایم بی مدرسہ محلہ خُداداد
ایم بی مدرسہ اندر شہر
ایم بی مدرسہ جہانگیر پورہ
ایم بی مدرسہ سرکی گیٹ
ایم بی مدرسہ ڈیگری
ایم بی مدرسہ آسیا
ایم بی مدرسہ بھانہ ۔

یاد رہے کہ ایم بی سے م . . . پن بورڈ ہے اور قیام پاکستان سے قبل پشاور شہر کے تمام پرائمری مدارس میونسپل بورڈ کی نگرانی میں بدیہ پشاور کے زیر اہتمام کام کرتے تھے جبکہ پاکستان بننے کے بعد یہ محکمہ تعلیمات (سکولز) صوبہ سرحد کے سپرد کر دیے گئے تو اس عرصہ میں ایک درخواست انسپیکٹر آف سکولز پشاور کے نام لکھی جاتی جس میں ان سے یہ استدعا کی جاتی کہ پشاور بلدیہ حدود میں قائم مدارس کے عملہ و طالب علموں کو جلوس و جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں شامل ہونے کی اجازت دی جائے اور بعد ازاں حسب معمول تمام مدارس کو دعوت ارسال کی جاتی ۔ سال ۱۹۴۹ء/ ۱۳۶۸ھ کو جو دعوت ان تعلیمی اداروں کو بھیجی گئی اس میں مذکورہ بالا مدارس کے علاوہ پشاور شہر کے درج ذیل مدارس کے نام بھی شامل ہیں ۔

(۱) مدرسہ نشتر آباد (۲) مدرسہ مسجد قاسم علی خان (۳) مدرسہ مسجد مہابت خان (۴) مدرسہ مسجد دلاور خان (۵) مدرسہ مسجد گنج علی خان (۶) مدرسہ لاہوری گیٹ [۱]

دعوت عام :

اگرچہ اشتہارات ، ہینڈبل ، اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ عامہ مسلمین کو "مجلس میلاد النبی" کے پروگرام سے مُطلع کر دیا جاتا تھا لیکن علاوہ ازیں پورے شہر کا دورہ کر کے لوگوں کو اس جلوس و جلسہ میں شمولیت کے لئے ایک خصوصی دعوت دی جاتی تھی ۔ یہ فریضہ "مجلس میلاد النبی پشاور" کے پروپیگنڈہ سیکریٹری جناب مولانا میاں تاج محمد مظہر صدیقی قادری صابری

۱: مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۴۹ء

مدظلہ العالی انجام دیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ اس کارِ خیر میں حصہ لینے والے اراکین میں باز محمد نوشاہی، عبداللطیف صاحب، ملک عبدالجلیل قادری مرحوم یکہ توت، محمد بخشیش سبزی منڈی، محمد بخشیش تور نوشاہی محلہ میرپورہ، عاشق بھٹو زمیندار اور ملک عبدالخالق وغیرہ کے نام شامل ہیں۔[1]

"مجلس میلاد النبی پشاور" کے یہ غلامانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جناب مولانا میاں تاج محمد مظہر صدیقی کی رہنمائی میں یکم ربیع الاول سے ۷ ربیع الاول تک روزانہ بعد نماز عشاء ۸ بجے سے ساڑھے دس بجے تک شہر کے مختلف علاقوں میں جلوس و جلسہ کی منادی کرتے[2]۔ یہ ایک کرسی یا سٹول اپنے ساتھ رکھتے، جناب مظہر صاحب سٹول پر کھڑے ہو جاتے اور یہ نعرے لگاتے جبکہ ان کے ساتھی ان نعروں کا جواب دیتے نعرہ تکبیر: اللہ اکبر، نعرہ رسالت: یا رسول اللہ۔ لوگ یہ نعرے سن کر متوجہ ہو جاتے تو پھر مظہر صاحب اور ان کے ساتھی بلند آواز سے یہ اشعار پڑھتے

مبارک ہو کہ ختمُ المرسلیں تشریف لے آئے
جنابِ رحمۃُ اللعالمیں تشریف لے آئے

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا، لوح و قلم تیرے ہیں

محمد سرِ قدرت ہے کوئی رمز اس کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے[3]

یہ اشعار سن کر تمام لوگ پوری طرح ہمہ تن گوش ہو جاتے جس کے بعد مظہر صاحب یوں اعلان فرماتے "حضرات السلام علیکم! امسال بھی ہر سال کی طرح حضور پُر نور، سرورِ کائنات، فخر موجودات، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، احمد مجتبیٰ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادتِ باسعادت کے سلسلے میں ۹ ربیع الاول شریف کو آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور سے ایک عظیم الشان جلوس نکالا جائے گا اور رات کو بعد از

۱: انٹرویو مولانا تاج محمد مظہر صدیقی

۲: مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۵۴ء

۳: انٹرویو مولانا تاج محمد مظہر صدیقی

نماز عشاء چوک خواجہ شہید مرد منڈی بیری یکہ توت میں جلسہ عام منعقد ہو گا جس سے فلاں (مولوی صاحب کا نام لیا جاتا) صاحب تقریر کریں گے اور محمد اعظم چشتی لاہوری آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے حضور گلہائے عقیدت پیش کریں گے۔ آپ تمام حضرات جلوس اور جلسہ میں شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں " ۱

نیز ۸ ربیع الاول کو دن کے ساڑھے دس بجہ ایک تانگہ کرایہ پر حاصل کیا جاتا اور اس میں لاؤڈ سپیکر رکھ کر پورے پشاور شہر، چھاونی اور نوتھیہ کے علاقہ میں بھی اعلان کیا جاتا تھا۔ اعلان ہذا کے دوران جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم گرامی لیا جاتا تو مظہر صاحب اپنے دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں سے لگاتے، دوسرے لوگ اور دکاندار بھی اس موقع پر اپنے اپنے انگوٹھوں کو بوسے دیتے ہوئے آنکھوں سے لگا لیتے۔ اکثر دکاندار یہ اعلان کرنے والے حضرات پر گلاب چھڑکتے، گلپاشی کرتے اور ان کی تواضع مختلف قسم کے مشروبات سے کرتے۔ اکثر حضرات تو جوں ہی نعرے سنتے تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے اور جب تک اعلان جاری رہتا وہ ہر قسم کی کاروباری مصروفیات ترک کر کے بڑے ادب و احترام اور توجہ سے اعلان سماعت فرماتے۔ ۲

روٹ پرمٹ لائسنس

عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس جلوس کے لئے ڈپٹی کمشنر سے روٹ پرمٹ حاصل کیا جاتا تھا۔ نیز بلدیہ پشاور کے مختلف علاقوں کے دورے اور جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلوس و جلسہ کے اعلانات اور محفل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے انعقاد کے لئے بھی باقاعدہ اجازت لی جاتی تھی۔ اس ضمن میں ڈپٹی کمشنر پشاور کے نام ۱۹۴۴ء کی درخواست کا نمونہ پیش خدمت ہے۔ ۲

To

The Deputy Commissioner Pesh

Sir,

۱۔ ۱۰۳: انٹرویو مولانا تاج محمد مظہر صدیقی

۲۔ ۲: مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۴۴ء

It is respectfully submitted that as usual the Muslims of Illaqa Yakatoot propose to take out a procession at 3p.m on Sunday the March 5th 1944;In order to commomorate the birthday of the Holy Prophet(Peace be upon him)and subsequently hold the meeting: later in the evening at Mundi Beri(Mohallah Ekkatoot the further.Propose to us loud speaker at the foresaid meeting It is respectfully requested that the necessary permission may be granted.

I beg to remain sir,

Sig:Zaheer ul Hassan

for secretary Majlis-e-Milad

sanctioned:

sd.Iskandar Mirza

D.C.Peshawar

Dated:24-2-44

اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۴۴ء میں سکندر مرزا صاحب یہاں کے ڈپٹی کمشنر تھے۔ بعد میں روٹ پرمٹ لائسنس اور جلوس و جلسہ کے لئے پولیس سے رجوع کیا جاتا تھا چنانچہ ۱۹۵۴ء میں پولیس سپرنٹنڈنٹ کے نام لکھی جانے والی درخواست ملاحظہ فرمائیں جو اردو میں تحریر کی گئی ہے۔

بحضور جناب اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب سٹی پولیس پشاور

جناب عالی

گذارش آنکہ "مجلس میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" یکہ توت پشاور کے زیر اہتمام تیرہواں سالانہ جلوس و جلسہ بتقریبِ سعید یوم ولادتِ باسعادت سیّدنا حضور رحمت اللعالمین احمد

ے:۱ مجلس میلادُالنبی ریکارڈ ۱۹۵۴ء

مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بالسائے گذشتہ کی طرح ۹ ربیع الاول ۱۳۷۴ھ/ ۶ نومبر ۱۹۵۴ء بروز ہفتہ بوقت ایک بجے ظہر نکلے گا اور رات کو آٹھ بجے چوک منڈی بیری جلسہ عام منعقد ہو گا۔ جلوس کی مشتہری کے لئے ہمیشہ یکم تا ۸ ربیع الاول ہر رات کو آٹھ بجے تا ساڑھے نو بجے شب روزمرہ شہر کے مختلف علاقوں میں ہماری مجلس کا مختصر جلوس ۹ ربیع الاول کے مبارک دن منانے اور جلوس و جلسہ میں عوام کو شرکت کرنے کے لئے منادی کے طور پر گشت کرتا ہے جس میں صرف نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پڑھی جاتی ہے اور موزوں مقامات پر جلوس و جلسہ کا اعلان کیا جاتا ہے ملتمس ہوں کہ ہمیں اجازت عطا فرمائی جائے کہ ہم اپنے پروگرام کو باضابطہ شروع کریں۔

نیز یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارا یہ جلسہ و جلوس خالص مذہبی ہے اس کو سیاسیات سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

سیّد سعادت شاہ

سیکرٹری "مجلس میلاد النبی پشاور" ۳۰ اکتوبر ۱۹۵۴ء

بجلی کا اہتمام:

جلسہ گاہ یعنی چوک منڈی بیری میں روشنی، سجاوٹ اور لاؤڈ سپیکر وغیرہ کے لئے بجلی کے عارضی کنکشن کی ضرورت پڑتی تھی۔ اس مقصد کے لئے شعبہ برقیات کے سیکرٹری سے رجوع کیا جاتا کیونکہ اس زمانے میں واپڈا کا وجود نہیں تھا۔ ایک ایسی ہی درخواست کے جواب میں بجلی کے کنکشن کے لئے جاری کیا گیا اجازت نامہ ان الفاظ میں موجود ہے۔ [1]

No: 706-07

To

The Peshawar Electric supply Co, Peshawar.

Subject: Control over supply of electric energy

Memorandum.

Government have no objection to you giving a temporary

---

[1]: مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۳۶ء

onnection to the secretary , Majlis Milad, Yakatut, Peshawar, for the nights between 12-13and 13-14 February.1946 at Chowk Mundi Beri ,Illaqa Yakatut Peshawar.

dication on form B should please be obtained and forwarded to this office for record.

Deputy Secretary to Govt,NWFP.
Electricity Department.

Copy to the Secretary Majlis Milad, Yakatut Peshawar for information with reference to his application.

Dated: 31-1-46

لاؤڈ سپیکر کے لئے ایمپلی فائر "پشاور ریڈیو کارپوریشن صدر روڈ پشاور" سے حاصل کیا جاتا تھا۔ سال ۱۹۴۴ء کی ایک رسید "مجلس میلاد النبیؐ" کے ریکارڈ میں موجود ہے جس کے مطابق اس کا کرایہ مبلغ ۲۲ روپیہ بنتا تھا۔ [1]

جلسہ گاہ کی سجاوٹ و نشست گاہ:

چوک مُنڈی بیری میں جناب اللہ بخش صاحب کے مکان کے پیچھے سٹیج لگایا جاتا تھا۔ اس مقصد کے لئے بڑے بڑے تخت رکھے جاتے تھے ان پر قالین بچھائے جاتے، دو کُرسیاں رکھی جاتیں، ایک مُقرر کے لئے اور دوسری صدرِ جلسہ کے لئے۔ ان کے آگے ایک میز رکھی جاتی تھی جس پر گُلدان پڑے ہوتے جو تازہ پھولوں کے گُلدستوں سے مُزین ہوتے نیز تمام سٹیج کو چاروں طرف پھُولوں سے آراستہ کیا جاتا۔ جبکہ تمام مُنڈی بیری چوک، سڑک یکہ توت گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کے آخر سرے تک اور دوسری طرف لکڑی منڈی تک اور تیسری طرف محلہ مقرب خان کی مسجد تک تمام میدان پنڈال کے طور پر استعمال ہوتا اس میں حاضرین کے بیٹھنے کے لئے دریاں اور پھوہڑ بچھائے جاتے جبکہ سڑک کے کناروں اور پنڈال کے آخری کونوں پر چارپائیاں بچھا دی جاتیں اور قناتیں لگا دی جاتیں نیز لوگوں کی آمد کے لئے جو

ے: ۱ مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۴۴ء

راستے چھوڑے جاتے وہاں خوبصورت آرائشی محرابیں بنا دی جاتیں جن سے گزر کر لوگ پنڈال میں داخل ہوتے اور جلسہ گاہ کے چاروں طرف روشنی کے لئے بڑے بڑے بلب لگا دیئے جاتے اور آرائش کے لئے رنگ برنگے قمقمے لگائے جاتے تھے۔ [1]

مالیات کا اہتمام

جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس تمام پروگرام کے اخراجات پورے کرنے کے لئے عوام سے کوئی چندہ وغیرہ نہیں لیا جاتا تھا اور اس کا باقاعدہ اخبارات میں اعلان بھی کیا جاتا تھا۔ چنانچہ ۴ نومبر ۱۹۵۴ء کے ترجمان افغان میں "مجلس میلاد النبی" کیطرف سے ایک خبر ان الفاظ میں شائع کی گئی۔

> "گذشتہ تیرہ برس سے "مجلس میلاد النبی" ، عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر ۹ ربیع الاول کے دن جلوس اور جلسہ کا اہتمام کرتی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس اجلاس اور جلسہ کے تمام اخراجات مجلس مذکورہ خود برداشت کرتی ہے کسی سے کوئی چندہ وغیرہ نہیں لیا جاتا۔
>
> لہٰذا اب پھر اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی "مجلس میلاد النبی" یکہ توت پشاور کے نام پر چندہ وغیرہ مانگے تو قطعاً نہ دیں" [2]

اس مقصد کے لئے ایک مالیاتی کمیٹی بنائی گئی تھی جو درج ذیل حضرات پر مشتمل تھی [3]۔

(۱) سید نور احمد شاہ صاحب گیلانی (۲) سردار فتح علی خان صاحب (۳) سید سعادت شاہ صاحب گیلانی (۴) (فقیر) سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی (۵) سید ولایت علی شاہ صاحب (۶) سردار علی خان صاحب (۷) سید سردار علی شاہ صاحب (۸) مسٹر نصیر الدین صاحب (۹) مسٹر غلام ربانی صاحب (۱۰) مسٹر شیخ اللہ بخش صاحب (۱۱) ملک محمد امین جان صاحب قادری (۱۲) حکیم سید احمد حسین گیلانی صاحب (۱۳) سید قمر الزمان شاہ صاحب گیلانی (۱۴) لالہ محمد ایوب جان صاحب (۱۵) ڈاکٹر مختار احمد صاحب (۱۶) مسٹر ظہور الحسن صاحب (۱۷) پہلوان محمد امیر صاحب (۱۸) میاں جی صاحب (مولانا تاج محمد مظہر صدیقی) (۱۹) مسٹر غلام صابر حسین

۱: انٹرویو علاء الدین صاحب

۲: مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۵۴ء

۳: ایضاً ۱۹۵۱ء - ۱۹۵۴ء

(۲۰)حاجی محمد اشرف صاحب (۲۱) مسٹر بشیر احمد صاحب (۲۲) مسٹر فضل کریم صاحب۔

یہ تمام حضرات "مجلس میلاد النبی پشاور" کے بانی و روح رواں حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب کے اپنے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے یا پھر آپ کے حلقۂ درس قرآن یا حلقۂ طریقت کے تلامذہ و عقیدت مندوں میں سے تھے جو ماہانہ چندہ دیتے تھے اور اس طرح سال بھر جو چندہ جمع ہوتا اس میں سے تمام اخراجات پورے کئے جاتے تھے۔ مجلس میلاد کے ریکارڈ کے مطابق سال ۱۹۵۴ء میں ۲۴۸ روپیہ جمع ہوا جبکہ ۲۳۴ روپے خرچ ہوئے اس طرح بقیہ ۱۴ روپے اگلے سال کے فنڈ میں جمع کر دیئے گئے۔[1]

کارکن

جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پروگرام کی تیاری و اہتمام کے لئے یوں تو بانی مجلس کے جملہ عقیدت مند خدمات انجام دیا کرتے تھے لیکن یکم سے ۹ ربیع الاول تک والہانہ وارفتگی کے ساتھ شبانہ و روز کام کرنے اور پروگرام کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے جن حضرات نے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں ان میں سے چند کارکنوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) سید قمرالزمان شاہ صاحب گیلانی (۲) فضل حق نظامی (۳) عاشق حسین سبزی فروش (۵) آغا سید ولایت علی شاہ صاحب (۶) علاؤالدین عرف ملا (۷) میاں تاج محمد مظہر صدیقی (۸) بخشیش تور (۹) عبدالجلیل قادری مرحوم (۱۰) میاں محمد نعت خوان (۱۱) خلیفہ تاج محمد (۱۲) خلیفہ سلطان بخش (۱۳) حاجی محمد حسین زرگر (۱۴) پہلوان امیر (۱۵) حاجی محمد اشرف قادری (زرگر) (۱۶) حاجی فضل محمود سالار نیشنل گارڈ وغیرہ۔[2]

میم سے حق نے بنایا یوم میلادُ النبی
ح سے حرفِ کُن فکاں کی کُل حقیقت کھول دی
میم ثانی سے جہاں کی مُنعقد محفل ہوئی
دال سے پھر دلبری کی آپ کو دولت ملی
یوں میرے آقا و مولیٰ کا محمد نام ہے

---

[1] مجلس میلادالنبی ریکارڈ ۱۹۵۱ء - ۱۹۵۴ء

[2] انٹرویو حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

بابِ سوم

پروگرام (جلوس و جلسہ)

آج آرائش کا دن ہے آج زیبائش کا دن
آج ہے اس محسنِ عالم کی پیدائش کا دن
رحمتِ عالم فدا ہوں جس پہ امی و ابی
آج ہے دنیا میں یومِ عید میلادالنبی

ربّ عالمین جل جلالہٗ و عم نوالہٗ و عز اسمہٗ و جل مجدہٗ نے اپنے محبوب رحمۃ اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا میں تشریف آوری کے موقع پر جس بے پایاں مسرت و شادمانی کا اظہار فرمایا اس کا خلاصہ باب اول میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اس روز اللہ تبارک و تعالیٰ کی نُورانی مخلوق یعنی ملائکہ ٹولیوں کی شکل میں کاشانۂ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر تشریف لائے اور ایک دوسرے کو مُبارک باد دی گویا ولادت پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے میلاد پر جلوس نکالنا سُنت ملائکہ ہے۔ نیز سرورِ کون و مکاں جناب احمدِ مجتبیٰ حضرت محمّد مُصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ طیبہ تشریف لائے تو مدینہ منورہ کے صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری پر ایک عظیم الشان جلوس نکالا جس میں وہ یہ نعرے لگا رہے تھے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ قَدْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَاءَ مُحَمَّدٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَاءَ مُحَمَّدٌ اَللّٰہُ اَکْبَرُ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ[1]

اس موقع پر اہل مدینہ کا جوش و خروش قابلِ دید تھا۔ بچے، جوان اور بوڑھے سب کے سب اپنے گھروں سے باہر نکل آئے۔ گلی کوچے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ تل دھرنے کی جگہ نہ تھی، مستورات مکانات کی چھتوں پر سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کر رہی تھیں۔ تمام فضائے مدینہ مذکورہ بالا نعروں سے گونج رہی تھی جبکہ قبیلہ اوس و خزرج

۱: محمد کرم شاہ الازہری، ضیاء النبی ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور ۱۴۲۰ھ ج ۳، ص ۱۱۴

کی بچیاں دف بجا بجا کر اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان الفاظ میں خوش آمدید کہہ رہی تھیں۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا : مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعِ
اَيُّهَا الْمَبْعُوْثُ فِيْنَا : جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعِ

(ضیاء النبی، ص ۱۱۵)

ترجمہ: ثنیات الوداع (وہ چوٹی جہاں مہمانوں کو الوداع کہی جاتی ہے) سے چودہویں کے چاند نے ہم پر طلوع فرمایا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کو پکارنے والا اس کو پکارتا رہے گا ہم پر لازم ہے کہ ہم اس نعمت کا شکر ادا کرتے رہیں۔ اے ہمارے پاس نبی بن کر تشریف لانے والے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس طرح تشریف لے آئے ہیں کہ آپ کے ہر حکم کی اطاعت کی جائے گی۔ اہل مدینہ کے اس شاندار استقبال اور جلوس کی منظر کشی علامہ حفیظ جالندھری نے یوں ــــ کی ہے۔

ہوا چاروں طرف رقصائے عالم میں پکار آئی
بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی، بہار آئی

جوان و پیر و مرد و زن سراپا چشم بیٹھے تھے
بہار آنے کو تھی گلشن سراپا چشم بیٹھے تھے

اب استقبال کو دوڑے بنی نجار سج سج کر
بڑھے انصار بن کر اوپچی ہتھیار سج سج کر

جنوبی سمت اٹھا ایک نورانی غبار آخر
سواد شہر میں داخل ہوا ناقہ سوار آخر

فضا میں بس گئیں توحید کی آزاد تکبیریں
یہ تکبیریں تھیں باطل کے گلو پر تیز شمشیریں

مہاجر پیچھے پیچھے چل رہے تھے سربکف ہو کر
کھڑے تھے راہ میں انصار ہر سو صف بصف ہو کر

در و دیوار استادہ ہوئے تعظیم کی خاطر
زمین کیا آسماں بھی جھک گئے تسلیم کی خاطر

مسلماں بیبیاں گھر کی چھتوں پر جمع ہو ہو کر
نظر سے چومتی تھیں عصمتِ دامانِ پیغمبر

زباں پر اشرق البدر علینا کی صدائیں تھیں
دلوں میں ما دعیٰ للہ داع کی دعائیں تھیں

کہیں معصوم ننھی بچیاں تھیں، دف بجاتی تھیں
رسولِ پاک کی جانب اشارے کر کے گاتی تھیں

کہ ہم ہیں بچیاں نجار کے عالی گھرانے کی
خوشی ہے آمنہ کے لعل کے تشریف لانے کی

مسلمانوں کے بچے بچیاں مسرور تھے سارے
گلی کوچے خدا کی حمد سے معمور تھے سارے

نبوت کی سواری جس طرف سے ہو کے جاتی تھی درود و نعت کے نغمات کی آواز آتی تھی 1

اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے موقع پر خوشی کا اظہار کرنا ، جلوس نکالنا ، نعرے لگانا اور نعت خوانی کرنا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی بھی سُنت ہے اور پشاور میں اس سُنت ملائکہ و سُنت صحابہ کے احیاء و اجراء کے لئے "مجلس میلاد النبی" قائم کی گئی تھی۔

پہلا جلوس و جلسہ

مجلس میلاد النبی کے زیر اہتمام پہلا جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ بمطابق ۱۹۴۳ء بعد از نماز مغرب آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکہ توت پشاور سے حضرت حافظ سیّد محمد زمان شاہ صاحب قادری الگیلانی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین حضرت ابو البرکات سیّد حسن بادشاہ قادری گیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قیادت میں نکلا ، جلوس کی ابتداء حضرت حافظ علی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی رقت انگیز دُعا سے ہوئی ، ذکر الٰہی و نعت و خوانی اور نعرہ تکبیر اللہ اکبر نعرہ رسالت :یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ،نعرہ حیدری : یا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم اور نعرہ غوثیہ :یا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فلک شگاف نعروں سے پشاور کے در و دیوار گونج اٹھے یہ جلوس پشاور کے مختلف بازاروں سے ہوتا ہوا محلہ برھ سر آسیا میں حضرت حافظ علی احمد جان صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مسجد میں پہنچ کر اختتام پذیر ہُوا ۔ جہاں ایک نُورانی و روحانی محفل میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم منعقد ہوئی 2

"مجلس میلاد النبی پشاور" کے زیرِ اہتمام نکلنے والے جلوسوں کی جدول ملاحظہ فرمائیں ۔

پہلا جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء کو بعد از نماز مغرب آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توت پشاور سے روانہ ہوا

دوسرا جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ /۵ مارچ ۱۹۴۴ء کو بروزِ اتوار بعد از نماز ظہر آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توت پشاور سے روانہ ہوا

تیسرا جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ /۲۳مارچ ۱۹۴۵ء کو بروز جمعہ بعد از نماز ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ

۱: ا حفیظ جالندھری ، شاہنامۂ اسلام ،نقوش پریس لاہور ۱۹۶۵ء حصہ اول ۱۹۲ - ۱۹۳

۲: انٹرویو میاں تاج محمد مظہر صدیقی

آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

چوتھا جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ /۱۲ فروری ۱۹۴۶ء کو بروز منگل بعد از نماز ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

پانچواں جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ /یکم فروری ۱۹۴۷ء کو بروز ہفتہ بعد از نمازِ ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

چھٹا جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۷ھ /۲۲جنوری ۱۹۴۸ء کو بروز جُمعرات بعد از نمازِ ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

ساتواں جلوس ۹ربیع الاول ۱۳۶۸ھ/ ۹ جنوری ۱۹۴۹ء کو بروز اتوار بعد از نماز ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

آٹھواں جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۶۹ھ / ۱۹۵۰ء کو بعد از نماز ظہر آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

نواں جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۷۰ھ / ۹ دسمبر ۱۹۵۱ء کو بروز اتوار بعد از نماز ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

دسواں جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۷۱ھ / ۲۸ نومبر ۱۹۵۲ء کو بروز جُمعہ بعد از نمازِ ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

گیارہواں ۹ ربیع الاول ۱۳۷۲ھ / ۱۷ نومبر ۱۹۵۳ء بعد از نماز ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

بارہواں جلوس ۹ ربیع الاول ۱۳۷۳ھ / ۶ نومبر ۱۹۵۴ء بعد از نمازِ ظہر آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توُت پشاور سے روانہ ہوا

جلوس کی گزر گاہ

پہلے سال یعنی ۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ/۱۹۴۳ء کا جلوس آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان صاحب یکہ توُت سے شروع ہوا جو کہ گنج چوک ، پشت گور گٹھڑی ، بازار کلاں ، گھنٹہ گھر ، چوکِ یادگار ، بازار ابریشم گراں ، بازار بزازاں ، بازار مسگراں ، قصہ خوانی بازار ، سینما روڈ ، لوہجوڑی گیٹ چوک نمکمنڈی سے سرکی گیٹ اور محلہ برتھ آسیا میں مسجد حافظ علی احمد جان میں

پہنچ ... پذیر ہوا۔ ۱؎

گذرگاہ ن تبدیلی

دوسرے سال یہ جلوس آستانۂ عالیہ قادریہ یکہ توت سے بعد از نماز ظہر نکلا اور مذکورہ ... پر چلتے ہوئے نمک منڈی چوک پہنچ پارک میں نماز عصر ادا کی جہاں آج مدنی مسجد تعمیر ہو چکی ہے اور پھر اندرون کوہاٹی گیٹ سے ہوتا ہوا پری چہرہ، چاہ شہباز، کوچی بازار، چوک ناصر خان اور لکڑی منڈی سے ہوتا ہوا منڈی بیری چوک میں پہنچ کر اختتام کو پہنچا ۲؎۔

تیسرے سال گذرگاہ میں مزید ترمیم یوں ہوئی کہ جلوس آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان سے روانہ ہو کر معمول کے راستے پر چلتا ہوا جب قصہ خوانی پہنچا تو یہاں پر بازار تین گراں میں ہو گیا اور جہانگیر پورہ سے ہو کر پری چہرہ، چاہ شہباز، چوک ناصر خان اور لکڑی منڈی سے ہوتا ہوا منڈی بیری چوک میں ختم ہوا اور پھر آخر دم تک جلوس کی گذرگاہ یہی رہی ۳؎۔

ترتیب جلوس

جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جلوس آستانۂ عالیہ قادریہ یکہ توت پشاور سے ایک خاص ترتیب کے ساتھ روانہ ہوتا تھا۔ حضرات ساداتِ کرام، مشائخِ عظام اور جید علمائے پشاور جلوس کے آگے ہوتے تھے جو ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے۔ حضرت خواجہ نواب الدین صاحب سجادہ نشین موہری شریف عرصہ دراز تک اپنے حلقۂ ارادت کے ساتھ ذکرِ جہر کرتے ہوئے جلوس کی قیادت فرماتے رہے۔ "مجلس میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پشاور" کے ریکارڈ میں ایک جلوس کی ترتیب کا ذکر ان الفاظ میں موجود ہے ۴؎

آغہ سید سعادت شاہ صاحب (سیکرٹری "مجلس میلاد پشاور" نگران جلوس)

ایڈورڈز کالج (طلباء نعت خوانی کر رہے تھے)

عثمانیہ کلب (فٹ بال کے تمام کھلاڑی اجتماعی صورت میں)

شیخ گل رحیم صاحب (حضرت بادشاہ گل صاحب اکوڑہ خٹک کے خلیفہ تھے، بھانہ ماڑی میں رہتے

۱؎: انٹرویو علاء الدین صاحب عرف مُلا

۲؎ ۳؎: انٹرویو حضرت علامہ محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

۴؎) مجلس میلادُ النبی ریکارڈ ۱۹۴۳ء - ۱۹۵۰

تھے۔ اپنے تمام پیر بھائیوں کے ہمراہ جلوس میں شامل ہوتے تھے)
آغہ محمود شاہ صاحب (ڈھیری باغبانان سے اپنے تمام حلقۂ ارادت کے ساتھ آتے تھے)
آغہ سیّد ولایت شاہ صاحب (حلقۂ ذکر الٰہی کے ساتھ)
آغہ پُھل بادشاہ صاحب (حلقۂ ذکر الٰہی و نعت خوانی)
میاں محمّد (نوشاہی حضرات بھی ان کے ساتھ مل کر نعت خوانی کیا کرتے تھے)
آغہ سیّد نُور بادشاہ صاحب (آسیا کے باشندے تھے اور اپنے مُریدین کے ساتھ ذکر الٰہی میں مشغول ہوتے)
سیّد قمرالزمان شاہ صاحب مع رفقاء (نعت خوانی کرتے ہوئے)
حاجی محمّد باوا (نعت خوانوں کی ٹولی آپ کے ہمراہ ہوتی تھی)

جلوس کی ترتیب کو قائم رکھنے کے لئے رضا کاروں کا ایک دستہ غُلام ربانی سیکرٹری "مجلس میلاد النبی پشاور" کی زیرِ نگرانی متعین کیا جاتا تھا جس میں سیّد قمرالزمان شاہ صاحب گیلانی، سیّد اخترالزمان شاہ صاحب گیلانی، سیّد اصغرالزمان شاہ گیلانی، آغہ سیّد ولایت شاہ، آغہ سیّد سردار علی شاہ، ملک محمّد امین جان، شیخ اللہ بخش، غلام صابر حسین، لالہ حاجی محمّد، مسٹر محمّد اسماعیل خان، حاجی محمّد اشرف، بابُو میاں محمّد، شیخ عبدالغنی اور عبداللطیف صاحب وغیرہ شامل ہوتے تھے۔[1]

غُلام ربانی صاحب جلوس کے آگے آگے چلتے تھے ان کے ہاتھ میں سبز علم ہوتا تھا اور ہر ایک رضا کار کے پاس بھی سبز جھنڈا ہوا کرتا تھا۔ ربانی صاحب جو جلوس کو روکنے کے لئے اپنے جھنڈے سے اشارہ کرتے تو جلوس کی ہر پارٹی کے ساتھ چلنے والے رضا کار بھی اس کی مُتابعت کرتے ہوئے اپنی پارٹی کو روک لیتے پھر جب ربانی صاحب روانگی کا سگنل دیتے تو یہ رضا کار بھی جلوس کو روانہ کر دیتے۔ ربانی صاحب کے بعد آغہ سیّد سعادت شاہ صاحب گیلانی جنرل سیکرٹری "مجلس میلاد النبی پشاور" یہ فریضہ انجام دیا کرتے تھے۔ نیز درج ذیل مقامات پر جلوس چند منٹ کے لئے روکا جاتا تھا۔[2]

قیام بازار یکہ توت تین منٹ، قیام چوک گنج تین منٹ، قیام پُشت گورگٹھڑی تین منٹ، قیام زر

ے:۱ مجلس میلاد النبی ریکارڈ ۱۹۵۲ء

ے:۲ ایضاً

گور گھٹڑی تین منٹ، قیام گھنٹہ گھر چوک تین منٹ، قیام چوک یادگار تین منٹ، قیام چوک بزازاں پانچ منٹ، قیام چوک قصہ خوانی تین منٹ، قیام چوک شہباز پانچ منٹ۔

اہالیان پشاور کا ذوق و شوق

پشاور کے باشندے جلوسوں کی زینت و آرائش کے لئے بڑی شہرت رکھتے ہیں۔ یہ سیاسی جلوسوں کو یوں رونق بخشتے کہ انہیں تاریخ کا حصہ بنا دیتے۔ سید فارغ بخاری اس صورت حال پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھتے ہیں

"یہاں (پشاور) میں تاریخی اعتبار سے تین جلوس ایسے خیال کئے جاتے ہیں جن کا جواب نہیں ملتا۔ پہلا ۱۹۲۷ء میں مولانا محمد علی جوہر مرحوم کا جلوس، دوسرا ۱۹۳۱ء میں باچا خان کا جلوس اور تیسرا ۱۹۴۵ء میں قائداعظم کا جلوس"۔ [1]

پھر "مجلس میلاد النبی پشاور" کے زیر اہتمام نکلنے والے جلوس کی تو شان ہی نرالی تھی کیونکہ ایک طرف تو یہ ان کے نبی پاک، صاحب لولاک، امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں نکالا جاتا تھا اور پھر اس کا اہتمام جس شخصیت کی طرف سے کیا جاتا تھا ان کا گھرانہ گذشتہ ڈھائی سو سال سے اہالیان پشاور کا دینی و روحانی مرکز چلا آ رہا تھا تو پھر اس جلوس کی آرائش و زیبائش میں وہ کیوں کر پیچھے رہ سکتے تھے بلکہ وہ تو اس کا انتظار کیا کرتے تھے اور اس دن پشاور کے بچے، جوان اور بوڑھے سب کے سب نئے کپڑے پہن کر گھروں سے نکل آتے اور جلوس میں شامل ہوتے۔ اس جلوس کی عظمت و طوالت اور مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کا ایک سرا تحصیل گور گھٹڑی پہنچ جاتا اور آخری سرا ابھی چوک یکہ توت میں ہی ہوا کرتا تھا۔ [2]

جلوس کی تمام گذرگاہ کو نہایت ہی اعلیٰ طریقہ سے آراستہ کیا جاتا تھا اور گذرگاہ کے دونوں طرف رنگ برنگی جھنڈیاں لگائی جاتی تھیں۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر آرائشی دروازے اور محرابیں لگی ہوتی تھیں ہر شخص اپنے اپنے ذوق اور استطاعت کے مطابق اپنی عقیدت کا اظہار کرتا کوئی خوشنما اور عمدہ کپڑوں سے دروازے بناتا، کوئی کاغذی پھولوں سے آرائشی محرابیں

---

[1]: افارغ بخاری، تحریک آزادی اور باچا خان، گلشن ہاؤس لاہور ۱۹۹۱ء، ص ۶۳

[2]: ۲علاء الدین صاحب عرف ملا

سجاتا تو بعض حضرات خالص قدرتی پھولوں سے گیٹ بناتے جبکہ کچھ لوگ خصوصاً زمیندار عموماً کھجور کی تازہ شاخوں سے محرابیں بنا کر خالص عربی و حجازی ماحول پیدا کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔

پشاور کے غلامانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس جلوس میں شمولیت کے علاوہ جگہ جگہ اس کے والہانہ استقبال کا اہتمام بھی کیا کرتے تھے۔ شرکاء جلوس پر گلپاشی کرتے، عرق گلاب چھڑکتے، نیازِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیش کرتے، مشروبات وغیرہ کے ساتھ ان کی تواضع کرتے، اس سلسلے میں جناب جان محمد المعروف مُصلی خان تو شربت کی دیگیں اور مٹکے سنڈا گاڑی پر رکھ کر جلوس کے ساتھ ساتھ لیجاتے اور راستے میں لوگوں کو پلاتے رہتے لے مسلمانوں کے علاوہ غیر مُسلم خصوصاً ہندو بھی اس جلوس میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا استقبال کرتے وہ چوک یادگار میں اکٹھے ہو جاتے، عرق گلاب چھڑکتے اور پھولوں کی پتیاں جلوس پر نچھاور کرتے ۲ے

جلوس کے موقع پر پڑھا جانے والا نعتیہ کلام

اس جلوس میں ثنا خوانانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مُختلف پارٹیاں ہوا کرتی تھیں۔ ان میں چند مشہور نعت خوانوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

میراں بخش قادری، میاں محمد، یعقوب کیانی، اکبر خان، فضل احمد، رمضان پائی گام (غُلام رسول کا والد)، صابر حُسین قادری، آغہ سیّد چمن شاہ حیدری قلندر، سید قمر الزمان شاہ صاحب گیلانی، حاجی محمد باوا، ایڈورڈز کالج کے طلباء، اسلامیہ ہائی سکول کے طلباء، دیگر مدارس کے طلباء وغیرہ۔

آغہ سید چمن شاہ صاحب حیدری قلندر نے یہ نعت شریف خاص طور پر اس جلوس کے لئے لکھی تھی جو ہر سال بڑے ذوق و شوق سے پڑھی جاتی تھی ۳ے

سب سے افضل ہے تیری شان مدینے والے
تو ہوا حاملِ قرآن مدینے والے

ے: ۱ انٹرویو علاء الدین صاحب عرف ملا

ے: ۲ علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

ے: ۳ ایضاً

کیا نرالی ہے تیری شان مدینے والے | تیرے صدقے تیرے قربان مدینے والے
کم ہے کیا تیرا یہ احسان مدینے والے | کر دیا ہم کو مسلمان مدینے والے
شبِ معراج بلا کر تجھے حق نے کیا کیا | لا مکاں پر کئے سامان مدینے والے
کر دیا حق نے تجھے کون و مکاں کا مالک | چل رہا ہے تیرا فرمان مدینے والے
تو نے توحید کا دنیا میں بجایا ڈنکا | ہے جہاں پر تیرا احسان مدینے والے
تو نے حیوانوں کو انسان بنایا آ کر | ورنہ حیوان تھے انسان، مدینے والے
فیضِ صحبت میں تیرے بن گئے شاہانِ جہاں | ناتواں بے سرو سامان، مدینے والے
ہو گیا شاہِ خداوند دو عالم اس سے | جس نے مانا تیرا فرمان مدینے والے
یا نبی جس کی زباں سے دمِ مشکل نکلا | اس کی مشکل ہوئی آسان مدینے والے
دم نکل جائے مدینہ میں پہنچ کر میرا | پورا ہو جائے یہ ارمان مدینے والے
المدد وقت ہے حسن شاہ کی امداد کا اب | ہے نہایت وہ پریشان مدینے والے [1]

میراں بخش صاحب نے جلوس کے لئے ایک نعت لکھی جس کا ایک مصرعہ معلوم ہو سکا۔ دیگر نعت خوان پارٹیاں جو نعتیہ کلام پڑھتی تھیں ان کے متعلق یہ معلومات ہوئی ہیں۔

- اس جلوس پاک پر کیا نور ہے صل علیٰ [2]
- جا کے مر جاؤں میں مدینے میں | ہے یہی التجا یا رسول اللہ [3]
- زمانے میں چمکا ہے نام محمد | بلند کس قدر ہے مقام محمد [4]
- جب عشق محمد نے سینے میں بنا ڈالی۔
- اے سبز گنبد والے منظور دعا کرنا | جب وقت نزع ہو دیدار عطا کرنا [5]
- آیا نبی جی پیارا میں قربان جائیاں | پایا حسن دا نظارہ میں قربان جائیاں [6]
- جب جمالِ نبی جلوہ گر ہو گیا | جلوہ گر جلوہ گر جلوہ گر ہو گیا [7]
- جہاں روشن است از جمالِ محمد | دلم تازہ گشت از وصالِ محمد [8]

نیز حضرت خواجہ غلام حسن شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی یہ نعت شریف بڑے درد و سوز

۱: انٹرویو میاں تاج محمد مظفر صدیقی۔ ۲- ۵: انٹرویو علاء الدین صاحب

۶- ۸: انٹرویو میاں تاج محمد مظفر صدیقی

سے پڑھی جاتی تھی لے

ایکہ شرحِ والضحیٰ آمد جمالِ روئے تو
نکتۂ واللیل وصفِ زُلفِ عنبر بوئے تو

ای دو چشمِ سرمہ ناک از کحل مازاغ البصر
قاب قوسین است رمز گوشہ ابروئے تو

سین دندان تو از یٰسین نشانے میدہد
صورت خم وارد حلقۂ گیسوئے تو

نسخہ فیہِ شفاء شہد گفتار خوشست
مایۂ یحییٰ العظام آمد لب دلجوئے تو

قبلۂ دل کعبۂ جاں یا رسول اللہ توئی
سجدۂ مسکیں حسن ہر لحظہ بادہ سوئے تو

جلسہ

جلوس کے اختتام پر ہمیشہ جلسہ عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مُنعقد ہوا کرتا تھا۔ گذشتہ سطور میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ پہلے جلوس کے بعد مسجد حافظ علی احمد جان صاحب میں یہ جلسہ ہوا تھا لیکن رش کی وجہ سے مسجد اور باہر گلی میں بھی لوگوں کے بیٹھنے کی گُنجائش نہیں تھی حالانکہ اس سے پہلے جلوس کے لئے خاطر خواہ تیاری بھی نہیں کی گئی تھی پھر بھی لوگوں کا بے پناہ ہجوم اکٹھا ہو گیا تھا چنانچہ حافظ علی احمد جان صاحب نے فیصلہ فرمایا کہ آئندہ جلوس یکہ توت واپس پہنچ کر ہی ختم ہونا چاہئیے اور جلسہ کا اہتمام مُنڈی بیری چوک میں کرنا چاہئیے تو اس کے بعد ۱۹۴۴ء سے ۱۹۵۴ء تک گیارہ جلسے چوک مُنڈی بیری میں مُنعقد ہوئے ۲ے ان عظیم الشان جلسوں کی صدارت کرنے والے بزرگوں میں حضرت حافظ سیّد محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی سجادہ نشین ابو البرکات سیّد حسن قادری گیلانی، مُفتی سرحد حضرت علامہ سیّد حبیب شاہ صاحب گیلانی، حضرت شیخ المشائخ خواجہ سیّد عبدالستار شاہ صاحب چشتی ترمذی، حضرت علامہ مولانا حافظ علی احمد جان صاحب نقشبندی (خلیفۂ امیر ملت حضرت سیّد جماعت علی شاہ صاحب) حضرت علامہ مولانا گل فقیر احمد صاحب چشتی خلیفہ اعلیٰ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی اور حضرت خواجہ نواب الدین نقشبندی موہروی رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اسمائے گرامی شامل ہیں ۳ے

ے:۱ انٹرویو میاں تاج محمد مظہر صدیقی

ے:۲ انٹرویو حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

ے:۳ ایضاً

"مجلس میلاد النبی پشاور" کے زیرِ اہتمام عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس جلسہ عام سے مقامی و بیرونی عُلماء اہلسنت اردو و پشتو زبان میں خطاب فرماتے۔ ثنا خوانان بارگاہِ نبوت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیۂ نعت پیش کرتے اور شُعرائے کرام اپنا منظوم نعتیہ کلام پیش کرتے جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض غُلام ربانی صاحب انجام دیا کرتے تھے۔ !

خطبات

ان عظیم الشان اجتماعات سے خطاب کرنے والے عُلماء و خطباء کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

(۱) حضرت علامہ سیّد عبدالحامد صاحب بدایونی

(۲) حضرت علامہ سیّد اُبوالبرکات سیّد احمد شاہ صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم حزب الاحناف لاہور

(۳) حضرت علامہ سیّد ابُو الحسنات سیّد محمّد احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد وزیر خان لاہور

(۴) حضرت علامہ سیّد عارف اللہ شاہ صاحب میرٹھی خطیب مرکزی جامع مسجد راولپنڈی

(۵) حضرت علامہ مولانا محمّد بخش صاحب مُسلم بی اے، لاہور

(٦) حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب ہزاروی وزیر آباد

(۷) حضرت علامہ مولانا حکیم غُلام الدین صاحب لوکو شیڈ لاہور

(۸) حضرت علامہ مولانا غُلام محمّد صاحب ترنم لاہور

(۹) حضرت مولانا قاری احمد حسن صاحب گجرات

(۱۰) حضرت مولانا سیّد صفدر حُسین صاحب پشاور

(۱۱) حضرت علامہ مولانا عبدالغفور صاحب خطیب جامع مسجد سیٹھیان پشاور

(۱۲) حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب اثر افغانی

(۱۳) حضرت مولانا فضل رحمان صاحب خطیب جامع مسجد قُوت الاسلام پشاور

(۱۴) حضرت مولانا محمّد یُوسف صاحب بنوری پشاور مہتمم جامعہ بنوریہ ٹاؤن کراچی

(۱۵) حضرت مولانا قاری فضل احمد صاحب پشاور

(۱٦) حضرت مولانا حافظ عبدالحمید صاحب پشاور

(۱۷) حضرت قاری حافظ غلام سرور صاحب پشاور

ا: انٹرویو حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

(۱۸) پیر بخش خان ایڈوکیٹ پشاور (آپ تو خصوصیت کے ساتھ سیرتِ طیبہ پر بڑی عالمانہ تقریر کیا کرتے تھے)

(۱۹) مولانا مولوی مُحمد زرین صاحب

(۲۰) مولانا راشد الحسن راشد ۱ے

ان خطبات میں حضراتِ علماء کرام امام الانبیاء، سرور عالم و عالمیان، عالمِ اوّلین و آخرین، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، احمد مجتبیٰ حضرتِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت اور اس موقع پر پیش آنے والے نُورانی و عرفانی واقعات بیان فرماتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ کے مُختلف ادوار پر روشنی ڈالتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مُختلف ثنائیں بیان کی جاتیں، مُعجزات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ، فضائل و محاسن، اوصاف و کمالات، دعوت و غزوات اور صورت و سیرتِ مُبارکہ کی تفصیلات بیان کی جاتیں۔ ۲ے

اخبارات کے تبصرے:

روزنامہ "شہباز" پشاور اپنی ۱۲ جنوری ۱۹۴۹ء کی اشاعت میں عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"پشاور ۱۰ جنوری: کل رات نو بجے چوک مُنڈی بیری علاقہ یکہ توت میں بتقریب عید میلادُ النبی اسلامیان پشاور کا ایک عظیم الشان جلسہ زیرِ صدارت مولوی گل فقیر احمد صاحب مُنعقد ہوا جس میں حضور سرورِ کائنات فخرِ موجُودات رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سوانح حیات پر تقاریر کی گئیں اور حاضرین کو اُسوۂ حسنہ پر کاربند ہونے کی تلقین کی گئی اور بتایا گیا کہ مُسلمانوں کی تمام کمزوریوں کا واحد علاج اطاعت اسوۂ حسنۂ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ مُحمد اعظم چشتی لاہور نے آقائے نامدار،

ے: ۱ انٹرویو حضرت علامہ سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی، میاں تاج مظہر، مجلس میلادالنبی ریکارڈ

ے: ۲ انٹرویو حضرت علامہ سیّد مُحمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

سرتاج انبیاء علیہم السلام کی شان میں نعت خوانی کی، جن کی خوش الحانی اور خوش بیانی سے حاضرین پر وجد طاری ہو گیا۔

مولانا محمد بخش مسلم کی تقریر:

مولانا محمد بخش مسلم بی اے نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوہ حسنہ پر عالمانہ اور فاضلانہ خطبہ دیا اور مسلمانوں کو اس امر کی تلقین فرماتے ہوئے کہا کہ اگر آپ اپنی زندگی کو بہتر اور خوشگوار بسر کرنا چاہتے ہیں تو قرآن پاک کے صحیح عامل بن جائیں اور اُسوۂ حسنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مشعل زندگی بنائیں۔ انشاء اللہ دین و دنیا میں بامراد اور سرخرو ہو جاؤ گے۔ مولانا نے بابائے ملت حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ کی گراں قدر خدمات اور سیاسی دانش مندی کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ ایک مرتبہ مسٹر گاندھی نے آپ کی خدمت میں عرض کی کہ آخر آپ یہ تو بتائیے کہ پاکستان آپ کیوں مانگتے ہیں؟ جس کے جواب میں حضرت قائداعظم نے فرمایا کہ ہمارا مذہب علیحدہ، کلچر علیحدہ، دین و سیاست علیحدہ اور کتاب علیحدہ ہے اس لئے ہم ایک علیحدہ ریاست چاہتے ہیں جس میں مسلمان اپنی معاشرت، تمدن اور اسلامی قانون کے مطابق اسلامی زندگی بسر کر سکیں اور اسلامی روایات کو زندہ رکھ سکیں۔

حضرت مولانا محمد بخش مسلم نے بانی پاکستان کا آخری پیغام مسلمانوں کے نام سناتے ہوئے کہا کہ بابائے ملت نے پاکستان حاصل کر لیا اور آپ کے لئے ایک اسلامی ریاست بنا دی اب اسے مستحکم اور مضبوط بنانا آپ لوگوں کا کام ہے لیکن یہ امر نہایت افسوس ناک ہے کہ ہم حصول پاکستان کے بعد نفسانی خواہشات میں پھنس گئے اور ہمارے اکثر بھائیوں نے اس زعم میں کہ پاکستان ہماری قربانیوں سے بنا ہے غیر مسلموں کی جائیداد کو شیر مادر کی طرح ہضم کرنا شروع کر دیا حالانکہ غیر مسلموں کی جائیداد کے صحیح معنوں میں حقدار مہاجر ہیں جو بے چارے لُٹ لُٹا کر آپ کے پاس پہنچے ہیں اور وہاں لاکھوں روپے کی جائیداد کے مالک تھے اور اب

یہاں بالکل بے سرو سامانی کی حالت میں ہیں۔

مولانا نے گاندھی کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں جب پہلی بار کانگریسی وزارتیں بنی تھیں تو ایک اجلاس منعقدہ پونا میں تقریر کرتے ہوئے گاندھی جی نے کانگریسی وزیروں کو نصیحت کی تھی کہ میں رام چندر یا کرشن مہاراج کا صرف نام لیتا جانتا ہوں لیکن میرے سامنے حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے سوا کوئی نمونہ نہیں جسے آپ کے روبرو پیش کر سکوں اس لئے تمہیں چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ پر چلو اس میں تمہاری بہتری مُنحصر ہے۔

جب پنڈت جواہر لال نہرو نے الہ آباد کے اجلاس میں یہ اعلان کیا تھا کہ ہمارا مذہب کوئی چیز نہیں اس لئے مذہب کو چھوڑ کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو جاؤ تو اس کے جواب میں حضرت قائداعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پنڈت جواہر لال نہرو کو دعوت دی تھی کہ آؤ اور مذہب اسلام کا مطالعہ کرو جو ایک جامع اور اکمل مذہب ہے جو ساڑھے تیرہ سو سال سے ایسے ذریں اصولوں پر قائم ہے جن میں کوئی رد و بدل نہیں ہو سکا جو شخص بھی اسلامی اصولوں پر کاربند ہو گا وہ شاہراہ ترقی میں کسی قوم سے پیچھے نہیں رہ سکے گا۔

مولانا محمد بخش مُسلم نے ایک امریکن سیاستدان کے بیانات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ کے ایک مقتدر سیاستدان کا کہنا ہے کہ ایک مرتبہ رات کے دو بجے میں نے بچشم خود دیکھا کہ ایک کمرے میں روشنی ہے میں اس کمرے کے چوکیدار کے پاس گیا اور پوچھا کہ اس وقت اس کمرہ میں کون شخص کام کر رہا ہے اس نے مجھے جواب دیا کہ یہ شخص ہندوستان کا رہنے والا مُسلمانوں کا لیڈر ہے اور اسے محمد علی جناح کہتے ہیں۔ میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو دیکھا کہ یہ شخص اپنے کام میں اس طرح مصروف ہے کہ اسے میرے آنے کا علم تک نہیں ہے۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ "آپ اس وقت بھی جاگ رہے ہیں جبکہ تمام دُنیا سوئی ہوئی ہے۔ انگریز

قوم، سکھ قوم اور ہندو قوم کے لیڈر بھی سوئے ہوئے ہیں تو آپ نے میرے اس سوال کے جواب میں فرمایا میری قوم سو رہی ہے میں جاگ رہا ہوں۔ دوسری قومیں جاگ رہی ہیں ان کے لیڈروں کو سونے کا حق حاصل ہے اگر ایسے وقت میں میں بھی سو جاؤں تو پھر میری قوم کا کیا حشر ہو گا۔

مولانا نے مجاہدین کشمیر کے جانبازانہ کارہائے نمایاں کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ بہادر اور غیور پٹھانوں نے غریب اور مظلوم کشمیریوں کی امداد محض فی سبیل اللہ اور اسلامی جذبہ اخوت کے ماتحت کی ہے اسکا بدلہ خداوند کریم انہیں دے گا۔ انہوں نے قوم اور پاکستان کے لئے جو قربانیاں پیش کی ہیں وہ رہتی دنیا تک یادگار رہیں گی۔

مولانا نے پاکستان میں اسلامی قانون کی ضرورت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا انگریزی قانون موم کی ناک تھا اسے جس طرف سے طاقت یا دولت کی حرارت دی جاتی تھی یہ ادھر ہی جھک جاتا تھا لیکن قانون الٰہی ایک ایسا قانون ہے جو دنیا میں قیامت تک قائم رہے گا اس قانون کی صرف ایک مثال پیش کی جاتی ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم ہے اس کا مقصد یہ ہے کہ جس کے ہاتھ کاٹ دیے جائیں وہ جس طرف سے بھی گزرے گا دنیا اسے نفرت کی نگاہ سے دیکھے گی اور ہمیشہ ذلیل و خوار رہے گا جس سے دوسروں کو عبرت ہوگی۔

مولانا نے زکوٰۃ کے مسئلہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ آج اگر اسلامی اصول پر زکوٰۃ فراہم کی جائے تو ۲۵ کروڑ روپیہ فراہم ہو گا اگر اخراجاتِ میلاد شریف اور اخراجات محرم الحرام بھی اس میں شامل کر لئے جائیں تو کل رقم ۷۰ کروڑ روپیہ جمع ہو سکتی ہے جو ہمارے پاکستان کے بجٹ سے دوچند ہے۔

آپ نے نوجوانوں سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ بال سنوار کر پھرنا اور پھر یہ کہنا

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشان ہمارا

حقیقت کا منہ چڑانا ہے ۔ آپ نوجوانوں کو زمانہ سلف کے نوجوانوں کی سی زندگی کا حامل ہونا چاہئے کیونکہ پاکستان کے استحکام کا انحصار ہی آپ لوگوں پر ہے (نمائندہ خصوصی)"

مولانا محمد بخش صاحب مسلم نے علوم اسلامیہ کے ساتھ ساتھ انگریزی تعلیم میں گریجویشن کر رکھی تھی جو اس زمانے میں ایک بہت بڑا کارنامہ ہوا کرتا تھا ۔ خصوصاً علماء کے طبقہ میں تو یہ ایک بہت بڑا اعزاز بھی تھا اس لحاظ سے آپ کی تقریر بڑی جامع اور معلوماتی ہوا کرتی تھی ۔ اس میں آپ حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس کے بارے میں مستشرقین کے حوالہ جات انگریزی میں پڑھ کر سامعین کو سناتے اور اس کا ترجمہ بھی سنا اپنے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت بیان کیا کرتے تھے ۔ نیز اس تقریر قائداعظم محمد علی جناح کی جو تعریف و توصیف بیان کی گئی اس سے علمائے اہلسنت کی لیگ ، تحریک پاکستان اور بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ محبت و وابستگی کا اندازہ ہوتا ہے ۔ علاوہ ازیں اس دور میں چونکہ جہاد کشمیر ہوا تھا اور محاذ پر اہل سرحد نے نمایاں خدمات انجام دی تھی اس لئے ان خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کرتے ہوئے سرحد کے مجاہدین کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے ۔ ملک کی معاشی صورتِ حال پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے اور نوجوانوں کی توجہ تعمیر پاکستان کی طرف دلائی گئی ہے ۔

اسی طرح " ترجمان افغان " پشاور ۸ دسمبر 1951ء کے اخبار میں لکھتا ہے ۔

"پشاور ۸ دسمبر: آج ڈیڑھ بجے دوپہر چوک یکہ توت پشاور شہر عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب سعید کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلوس زیرِ قیادت آغہ سیّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی نکلا جو مختلف بازاروں یعنی بازار کلاں ، گھنٹہ گھر ، چوک یادگار ، بازار بزازاں اور بازار قصہ خوانی سے گزرتا ہوا واپس اس جگہ ختم ہوا ، جلوس چھ حصوں پر مشتمل تھا ۔ سب سے پہلے فقیر صاحب آف موہری شریف کے عقیدتمند ذکر الٰہی کر رہے تھے اس گروہ کے ساتھ فقیر صاحب خود بھی تھے دوسری اور تیسری پارٹی

نعت خوانوں اور چوتھی پارٹی ذاکروں کی تھی اسی طرح پانچویں اور چھٹی پارٹی بھی خوش الحانی سے نعت خوانی کر رہی تھی۔ رات کو ساڑھے سات بجے چوک منڈی بیری میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں صوبہ سرحد اور بیرون سرحد کے علمائے کرام نے سیرتِ نبی پر تقاریر کیں"

اسی سال یعنی ۱۹۵۱ء کے پروگرام کے متعلق "مظلوم دنیا" پشاور ۱۶ دسمبر ۱۹۵۱ء کو لکھتا ہے۔

"پشاور ۱۰ دسمبر ۱۹۵۱ء: عید میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلوس حسبِ سابق امسال بھی ٹھیک ایک بجے بعد از نماز ظہر چوک یکہ توت پشاور سے روانہ ہوا جس میں مشائخ کرام، علمائے کرام اور پشاور شہر کے ہزارہا مسلمانوں نے شرکت کی۔ جلوس کا افتتاح حضرت خواجہ نواب الدین صاحب سجادہ نشین مہری (موہری) شریف نے کیا۔ جلوس میں نعت خوانوں اور ذاکرین کے تقریباً آٹھ حلقے تھے نیز مسجد دلاور خان کے طلباء اور اسلامیہ ہائی سکول (گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول نمبر۳) کے طلباء بھی نعت خوانی کرتے رہے۔ جلوس شہر پشاور کے بڑے بڑے بازاروں سے ہوتا ہوا نہایت تزک و احتشام سے یکہ توت میں اختتام پذیر ہوا۔ "مجلس میلاد پشاور" کی طرف سے تمام مسلمانوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور کہا گیا کہ اس جلوس اور جلسہ کا کسی سیاسی جماعت یا کسی بھی سیاسی ادارے سے تعلق نہیں تھا۔

شام کو سات بجے چوک منڈی بیری میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا پشاور میں ایسا مبارک شان و شوکت والا جلسہ نہیں دیکھا گیا جلسہ کی صدارت جناب سجادہ نشین مہری شریف نے فرمائی۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد پنجاب کے مشہور و معروف شاعر و نعت خوان جناب محمد اعظم صاحب چشتی نے حضور فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ مبارک پر نعت خوانی شروع کی تمام لوگ وجد کے عالم میں تھے اور چشتی صاحب پڑھتے رہے۔ جناب مولانا فضل الرحمان صاحب نے "نور" کے موضوع پر پشتو میں تقریر فرمائی جو حاضرین نے بہت پسند کی۔ پھر دوبارہ محمد اعظم

صاحب چشتی نے نعت خوانی کی بہت سے لوگوں پر عجیب کیفیت کا عالم طاری ہو گیا اور ہر طرف سے اللہ ھو اللہ ھو کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔

پیر بخش خان صاحب ایم اے ایل ایل بی نے نہایت ہی درد و سوز کے ساتھ تقریر فرمائی۔ آپ نے تقریر کے دوران حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ پاک پر تبصرہ کیا اور لوگوں کو کتاب و سنت پر عمل کرنے کی دعوت دی۔ جس کے بعد عوام کے تقاضہ پر جناب محمد اعظم صاحب چشتی نے نعت خوانی کی اور آخر میں تمام حاضرین نے کھڑے ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام کا تحفہ بھیجا۔ صاحب صدر کی دُعا کے ساتھ یہ مبارک اور سعید تقریب رات کو ۱۲ بجے ختم ہوئی۔

مجلس میلاد، پشاور شہر اور پشاور چھاؤنی کے تمام مُسلمانوں کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتی ہے اور اس بات کو مکرر واضح کرتی ہے کہ یہ جلوس اور جلسہ کسی بھی سیاسی جماعت سے تعلق نہیں رکھتا۔ مجلسِ میلاد ایک مضبوط جماعت ہے جس کا کام اشاعتِ قرآن و سنت اور احیاءِ دین اسلام ہے۔ یہ سیاسی ادارہ نہیں بلکہ مذہبی اور اسلامی ادارہ ہے جو دس سال سے اسی طرح جلسوں اور جلوسوں کا اہتمام کرتا چلا آیا ہے۔ (سیّد سعادت شاہ معتمد مجلسِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پشاور شہر) (بحوالہ میلاد فائل ۱۹۵۱ء)

ثناء خوانانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم:

ان جلسوں میں نعت خوانی کا بھی اہتمام ہوا کرتا تھا۔ برصغیر پاک وہند کے مشہور و معروف نعت گو شاعر جناب محمد اعظم چشتی صاحب لاہور سے خاص طور پر تشریف لایا کرتے تھے۔ یہ اہل پشاور کے محبوب ترین نعت خوان تھے اور پشاور کے باشندے ان کی آمد کا خاص طور پر انتظار کیا کرتے تھے۔ اعظم چشتی صاحب کو بھی مجلس میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور اہالیان پشاور سے اس قدر اُنس پیدا ہو گیا تھا کہ وہ ان دنوں میں کوئی دوسرا پروگرام نہ لیتے اور ہر صُورت میں پشاور پہنچنے کی کوشش کرتے۔ تقریباً تمام جلسوں میں اعظم چشتی صاحب تشریف لاتے رہے اور حاضرین و سامعین کے دلوں کو عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم سے گرماتے رہے ۔ ہر جلسے میں آپ دو مرتبہ سٹیج پر تشریف لاتے ۔ ایک بار مولانا صاحب کی تقریر سے قبل اور پھر تقریر کے ختم ہونے کے بعد لیکن اس کے باوجود سامعین کی تسلی و تشفی نہ ہوتی اور وہ بار بار آپ کی نعت خوانی کے لیۓ فرمائشیں کرتے ۔ آپ نے ان جلسوں میں بے شمار نعتیں سنائیں ۔ یہاں پر آپ کے منظوم کلام سے ایک اردو اور ایک پنجابی نعت نذر قارئین کی جاتی ہے ۔

کونین میں وہ شمع جلائی حضور نے
پُر نور کر دی ساری خدائی حضور نے

پیغمبروں کے دل میں رہی جس کی آرزو
دولت وہ ہم کو حق سے دلائی حضور نے

اہلِ خرد کی آنکھ بڑی دُور تک گئی
سُوئے قمر جو اُنگلی اُٹھائی حضور نے

فرما کے من رانی بر اہلِ نگاہ کو
عرفانِ حق کی راہ دکھائی حضور نے

اس پر نثار ہو گئیں خالق کی رحمتیں
محشر میں جس سے آنکھ ملائی حضور نے

آزردہ پھر رہے تھے ہم اس کائنات میں
ہم بے کسوں کی بات بنائی حضور نے

اعظم وہ دو جہاں کی حقیقت کو پا گیا
جس کو بھی ایک گھونٹ پلائی حضور نے

آپ کا یہ نعتیہ کلام ماہنامہ "الحسن" جون ۱۹۵۵ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے ۔ اعظم چشتی صاحب کی پنجابی نعت

اے موت ٹھہر جا میں مدینے تے جا لواں
ستا ہویا نصیب تے اپنا جگا لواں

محبوب دا اوہ گنبد خضریٰ تے دیکھ لاں
سرکار دی گلی دے نظارے تے پا لواں

لگے نے مُصطفےٰ دے قدم جس زمین تے
اک وار اوس خاک نوں سینے تے لا لواں

اک وار جا کے اوس دلاں دے طبیب نوں
سینے دے سارے داغ تے اپنے دکھا لواں

کہندے ہر غریب دی سُندا اے زاریاں
میں وی تے اپنے غم دی کہانی سُنا لواں

کدھرے کوئی کریم نئیں اوہدے نال دا
میں وی تے وچ گداواں دے ناواں لکھا لواں

جی بھر کے رو لواں در اقدس دے سامنے
اکھاں نوں گفتگو دا قرینہ سکھا لواں

میں وی نے چار موتی کراں اوس تو نثار
پلکاں تے ہنجواں دے ستارے سجا لواں

آوے بے فیر موت تے آوے ہزار وار
اعظم بے زندگی دی اے حسرت مٹا لواں

جناب اعظم چشتی صاحب کے علاوہ ایک دوسرے معروف نعت خوان قاری علی تجمل امروہوی بھی مجلس میلاد النبیؐ کی دعوت پر تشریف لاتے اور بارگاہ رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

میں گلہائے عقیدت نچھاور کرتے ۔ علاوہ ازیں پشاور کے بعض اردو پشتو نعت گو شعراء اپنا غیر مطبوعہ منظوم ہدیہ نعت ان جلسوں میں آ کر پیش کرتے ۔ ان میں آغا چمن شاہ صاحب حیدری قلندر، آغا سیّد گلُ بادشاہ مخلص، آغا سیّد ضیاء جعفری، جناب محمدؐ ایوب مائل صدیقی اور امیر حمزہ شنواری کے نام نمایاں ہیں (بحوالہ مجلس میلاد ریکارڈ)۔ یہ تمام حضرات پشاور کے نامی گرامی شعراء اور یہاں کی علمی و ادبی حلقوں کی جان تصور کئے جاتے تھے۔

درود و سلام اور دعا :

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کھڑے ہو کر نہایت ہی ادب و احترام اور ذوق و شوق سے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ۔ ابتداء میں جناب عبدالرحمان صاحب پشاوری درود و سلام پڑھاتے جبکہ بعد ازاں جناب محمدؐ اعظم صاحب چشتی یہ فریضہ انجام دیا کرتے اور جس جلسے میں قاری احمد حسن صاحب گجراتی تشریف لاتے تو خطاب کے بعد درود و سلام بھی وہ خوُد ہی پڑھایا کرتے تھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو لحنِ داوُدی سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا اور آواز میں درد سوز بھی اس قدر تھا کہ سامعین تڑپ اٹھتے ۔ اکثر حضرات پر وجد طاری ہو جاتا ، درود و سلام کے بعد نہایت ہی خشوع و خضوع اور عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہ الٰہی میں دُعا ہوتی جس میں "مجلس میلاد النبی پشاور" کے اراکین ، اہل پشاور اور تمام ملتِ اسلامیہ کے لئے دُعا کی جاتی ۔ نیز قیام پاکستان کے لئے بھی بڑے دردناک انداز میں دُعا کی جاتی اور جب پاکستان قائم ہو گیا تو اس کی تعمیر و ترقی اور استحکام کے لئے دعا کی جاتی تھی۔

بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں مقبولیت:

"مجلس میلاد النبی پشاور" کے اجتماعات ہر قسم کی نمود و نمائش اور سیاست و فرقہ واریت سے بالاتر رہتے ہوئے خالصتاً عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے فروغ کے لئے مُنعقد کئے جاتے تھے ۔ جن میں اہالیان پشاور بھی نہایت عقیدت و محبت اور ذوق و شوق کے ساتھ باوضو شامل ہوتے اور فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے ۔ اس موقع پر حُقہ، سگریٹ ، نسوار وغیرہ سے مکمل پرہیز کیا جاتا تھا ۔ ہر شخص پر ایک جذباتی کیفیت طاری ہوتی، ان کی نگاہیں نیچی ہوتیں ، زبان پر ذکر الٰہی کا ورد ہوتا یا پھر نعروں کا جواب یا نعت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں ہمہ تن گوش ہوتے اور جلسہ میں حاضرین کی یہ کیفیت ہوتی کہ وہ دُنیا و مافیہا کو بھُول کر نہایت ادب و احترام کے ساتھ بیٹھتے ، اپنی ساری توجہ قرآن و

حدیث کے بیان اور ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی طرف مُنعطف رکھتے اور پھر اس موقع پر جو برگزیدہ شخصیات تشریف لایا کرتی تھیں ان کی بدولت بھی تمام جلسہ گاہ کے ماحول پر نورانیت طاری رہتی اور بارانِ رحمت کا نزول جاری رہتا۔ اس روحانی کیفیت کا جلوہ پشاور کی ایک بُزرگ روحانی شخصیت حضرت آغہ نور الٰہی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں ملاحظہ فرمایا اور اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا

"ایک بار ۹ ربیع الاول شریف کی رات جب مُنڈی بیری میں جلسہ جاری تھا اور میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں مجھ پر حالتِ کشف طاری ہو گئی، حجابات میری نظروں سے دور ہو گئے اور میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بُہت بڑے تخت پر تشریف فرما ہیں۔ اہلبیت عظام، صحابہ کرام اور حضور سیّدنا غوث اعظم رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہیں۔ یہ تخت ہوا میں اُڑتا ہوا آیا اور یہاں جلسہ گاہ کے اوپر ہوا میں ٹھہر گیا اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دستِ اقدس میں سُنہرے پھُول ہیں جن کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہو رہی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ پھول جلسے پر نچھاور فرما رہے ہیں اور بہت ہی خوش ہیں اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام ساتھی بہت ہی خوشی کا اظہار فرما رہے ہیں"

کشفِ عیانی کا یہ ایمان افروز واقعہ "مجلس میلاد النبیؐ" کے فعال رکن جناب علاؤالدین صاحب اور مجلس میلاد النبی کے سیکرٹری نشر و اشاعت جناب میاں تاج محمد مظہر صدیقی مدظلہ العالی نے اپنے اپنے انٹرویو میں بیان کیا جس کی تصدیق اُستادِ کامل، مُرشدِ اکمل حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی نے بھی فرمائی۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس پروگرام جشن عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں کس قدر شرف قبولیت حاصل تھا۔ سُبحان اللہ

یہ بڑے کرم کے ہیں فیصلے | یہ بڑے نصیب کی بات ہے
محمد مصطفےٰ صل علیٰ تشریف لاتے ہیں | جو ہیں بدرُ الدجیٰ، نُور الھدیٰ تشریف لاتے ہیں

بابِ چہارم

اثرات

آؤ کہ پھر بسائیں دلوں کی یہ بستیاں
گھر گھر نبی کے ذکر کی محفل سجائی جائے
ذہنوں کی تیرگی کا مداوا اسی میں ہے
ہر دل میں شمعِ عشقِ محمد جلائی جائے

افراد کی طرح تنظیمیں بھی اپنی طبعی زندگی پوری کرنے کے بعد منظرِ عام سے غائب ہو جاتی ہیں اور دوسری جماعتیں ان کی جگہ لے لیتی ہیں ۔ یہ سلسلہ روز ازل سے یونہی جاری و ساری ہے ۔ لیکن جس طرح انسان کی یادگار و آثار اس کی اولاد ، جائیداد ، خدمات اور کارناموں کی صُورت میں موجود رہتے ہیں اسی طرح اخلاص و للہیت سے شروع کی جانے والی تحریکوں کے اثرات بھی عہد در عہد باقی رہتے ہوئے تاریخ کا حصہ بن جاتے ہیں ۔ چُونکہ "مجلس میلاد النبی پشاور" بھی عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ایک مُنفرد و لازوال تحریک تھی اور اس کے بانی و روح رواں اُستادِ کامل مُرشد اکمل حضرت سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کی ذات اقدس عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پیکر اتم اور رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کا ایک بہترین نمونہ ہے ۔ آپ کی شخصیت نہ صرف پشاور و پاکستان بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے رحمت الٰہی ہے ۔ اس نابغہ عصر اور مقدس و بابرکت ہستی کی کوششوں سے پشاور میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام کے لئے قائم کی جانے والی تنظیم "مجلس میلاد النبی پشاور" تیرہ (۱۳) برس تک یہ مُقدس فریضہ انجام دیتی رہی اور اس عرصہ میں بارہ عظیم الشان جلوس اور جلسے منعقد کئے ۔ لہ جنہوں نے پشاور کی سماجی و معاشرتی ، علمی و ادبی اور خُصوصاً دینی و روحانی زندگی پر جو دُور رس اثرات مُرتب

لہ : یہاں پر تیرہ اور بارہ کے اعداد میں اہلِ محبت کے لئے لطیف نکات مُضمر ہیں ۔ تیرہ کا عدد حُضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد تیرہ سالہ مکی زندگی کی طرف اشارہ کر رہا ہے جبکہ بارہ سے مُراد آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی سُہانی گھڑی بارہ ربیع الاول کی صبح صادق ہے ۔

کئے وہ ایک الگ تحقیق طلب موضوع ہے۔ یہاں پر صرف ان کی جھلکیاں پیش کی جاتی ہیں۔

سماجی و معاشرتی اثرات :

پشاور کی سماجی و معاشرتی زندگی پر "مجلس میلاد النبی پشاور" نے بے پناہ اثرات چھوڑے جن میں چند ایک درج ذیل ہیں۔

غم و اندوہ کی بجائے شادمانی اور مسرت کا اظہار

مجلس میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے قیام سے پہلے پشاور اور صوبہ سرحد میں عموماً حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور قدسی کے ایام "بارہ وفات" کے نام سے معروف تھے اور ان ایام میں تمام لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وصال غم میں ماتم کناں رہا کرتے تھے۔ لیکن "مجلس میلاد النبی" کی کوششوں سے لوگوں کے فکر و نظر میں سب سے بڑی تبدیلی یہ دیکھنے میں آئی کہ اب پشاور میں یہ شب و روز عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اسم مبارک سے یاد کئے جاتے ہیں اور اس موقع پر غم و اندوہ کی بجائے مسرت و شادمانی کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لوگ صاف ستھرے اور نئے کپڑے پہن کر جلوس میں شامل ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کو عید کی طرح عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک باد دیتے ہیں، ایک دوسرے سے مصافحہ و معانقہ کرتے ہیں۔ نیز اہالیان پشاور "مجلس میلاد النبی پشاور" کے قائم ہونے سے پہلے بھی ان ایام مقدسہ میں روزے رکھتے تھے اور نیاز رسول پکا کر تقسیم کرتے تھے۔ مجلس میلاد کے قیام کے بعد ایک تو اس کار خیر میں بے پناہ اضافہ ہوا اور دوسرا یہ کہ پہلے لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فرقت و جدائی کے نقطہ نظر سے ایصال ثواب کیا کرتے تھے لیکن اب یہ سب کچھ پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خوشی میں بطور شکر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بعثت نبوی کی نعمت عظمیٰ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اتحاد و یکجہتی کا فروغ

ملک کے دیگر حصوں کی طرح پشاور میں بھی مسلمانوں کے دو مکاتب فکر (اہلسنت و اہل تشیعہ) موجود ہیں اور "مجلس میلاد النبی" پشاور کے پروگرام میں یہ دونوں شامل ہوتے تھے۔ بانی مجلس کی وسیع القلبی اور علمائے کرام کی مثبت و تعمیری تقاریر سے اہل سنت و اہل شیعہ دونوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا ہوئی۔ مولانا سید صفدر حسین جو شیعہ مکتبہ فکر سے تعلق

رکھتے تھے جلوس و جلسہ میں پیش پیش رہتے تھے اور خطاب بھی کرتے تھے لیکن دونوں جانب سے کبھی اختلافی مسائل کو نہیں چھیڑا گیا اور اگر کوئی کور باطن اس قسم کی کوشش کرتا تو اکابرین اسے خاموش کرا دیتے جس کی بدولت پشاور میں اتحاد بین المسلمین اور اخوت و بھائی چارے کو فروغ حاصل ہوا اور اتحاد و یکجہتی کی اس فضا نے تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ دونوں طرف کے اکابرین نے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم سے قیام پاکستان کی جدوجہد میں بھرپور حصہ لیا اور خصوصاً سرحد کے ریفرنڈم کے دوران مسلم لیگ کی کامیابی میں اس اتحاد و یکجہتی نے ناقابل فراموش خدمات انجام دیں جو ہماری قومی و ملی تاریخ کا ایک اہم باب ہے۔

شادی بیاہ کی تقاریب میں تبدیلی:

ہر علاقے میں شادی و بیاہ کے مخصوص رسم و رواج ہوتے ہیں۔ یہاں پر پشاور میں ایسی تقاریب کے مواقع پر مجرا اور رنڈیوں کا ناچ گانا لازمی جزو ہوا کرتا تھا اور اس کے بغیر تو شادی کا تصور بھی ناممکن ہوا کرتا تھا۔ ہر شخص اپنی اپنی بساط کے مطابق طوائفوں کی محفل رقص و سرود اور پینے پلانے کا انتظام کرتا جس میں پانی کی طرح روپیہ بہایا جاتا، لوگ قرض و ادھار لے کر ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر ایسی محفلیں سجاتے بلکہ اس میں بھی ضد بازی تک معاملہ پہنچ جاتا جس سے لوگوں کی معاشی، معاشرتی اور اخلاقی سطح دن بدن گرتی چلی جاتی۔ "مجلس میلاد النبی" کے فیوض و برکات سے آہستہ آہستہ ان محافل میں کمی پیدا ہونی شروع ہوئی پھر اسی عرصہ میں "مجلس میلاد النبی" کے بانی صدر حضرت حافظ سید محمد زمان شاہ صاحب قادری گیلانی اور حاجی محمد امین صاحب رحمت اللہ تعالیٰ علیہما کی کوششوں سے پشاور کو چکلے کی لعنت سے بھی پاک کر دیا گیا تو اس کے ساتھ ہی یہ محفلیں بھی ماند پڑنے لگیں اور ان کی جگہ شادی و بیاہ کے مواقع پر قوالی اور نعت خوانی کی مجالس رواج پانے لگیں جس کے نتیجہ میں جناب میراں بخش قادری، پائی گام، غلام رسول وغیرہ کو بڑی شہرت حاصل ہوئی۔ نیز نعت خوانی کے حوالے سے پروفیسر محمد حسین راز مرحوم، ماسٹر خورشید عالم (مرحوم)، غلام حسن قادری اور بابو اللہ بخش کو عروج حاصل ہوا۔ اس وقت پشاور میں بے شمار نوجوان ثنا خوان حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی میں مصروف و مشغول ہیں۔ جن میں ارباب ظفر اللہ ملک گیر شہرت حاصل کر چکے ہیں۔

علمی ادبی اثرات

"مجلس میلاد النبی" نے یہاں کی علمی و ادبی زندگی پر بھی نہایت گہرے اور انمٹ نقوش ثبت کئے ہیں۔

نظم

پشاور میں جو مختلف ادبی تنظیمیں سرگرم عمل تھیں ان میں لطفِ سخن، بزمِ افکار، انجمن ترقیٔ اردو، محمد علی کلب، دائرہ ادبیہ، بزم السنہ شرقیہ اسلامیہ کالج پشاور، بزمِ اردو ایڈورڈز کالج پشاور، ادبستان اور حلقۂ ارباب ذوق وغیرہ نمایاں تھیں۔ پشاور کے اکثر ادیب و شعراء ان سے منسلک تھے اور نئے لکھنے والے بھی اپنا تعلق ان سے استوار کر کے رہنمائی حاصل کرتے۔ ان ادبی مجالس کے اکثر اکابرین "مجلس میلاد النبی" کے پروگرام میں شامل ہوتے اور اپنا غیر مطبوعہ نعتیہ کلام بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کرتے جن میں سے آغا سیّد چمن شاہ حیدری قلندر، سیّد عنایت علی شاہ المعروف ضیاء جعفری، امیر حمزہ خان شنواری اور مائل صدیقی کے نام کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ ان کے شاگرد اور ادبی تنظیموں کے دیگر رفقاء بھی اس موقع پر حاضر ہوتے تھے نیز برِصغیر کے مشہور و معروف نعت گو شاعر و ثناخوان جناب محمد اعظم چشتی لاہور سے خاص طور پر تشریف لایا کرتے اور ہدیۂ عقیدت پیش کرتے جس سے پشاور کے نوجوان شعراء نے بھی بڑا اثر قبول کیا۔ شاعر حضرات تو ویسے بھی بڑی حساس طبیعت کے مالک ہوتے ہیں وہ عشق و محبت کے اسرار و رموز اور باریک و لطیف نکات تک دوسروں کی نسبت جلد رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح ان کے باطن میں بھی عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شمع فروزاں ہوئی اور ان کے احساسات و جذبات نعت کی صورت میں ظاہر ہوئے یہی وجہ ہے کہ اردو، پشتو اور ہندکو زبان کے شعراء کرام کے کلام پر نگاہ ڈالی جائے تو تقریباً ہر ایک شاعر کے ہاں صنف نعت پر طبع آزمائی بھی کی گئی ہے۔ بعض شعراء نے تو باقاعدہ نعتیہ مجموعے لکھے اور کچھ اہلِ محبت نے تو متقدمین کی طرح غزل کی زمین کو حُبِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے سجایا۔ اس ضمن میں دوسری اور تیسری قسم کے چند شعراء کرام کی درج ذیل نگارشات دیکھی جا سکتی ہیں۔

(۱) آغا سیّد چمن شاہ حیدری قلندر کا نعتیہ مجموعہ کلام (اردو)

(۲) پروفیسر محسن احسان "اجمل و اکمل" (اردو)

(۳) پروفیسر خاطر غزنوی "سلسلہ انوار کا" (اردو)

(۴) زیڈ آئی اظہر، مجموعہ نعتیہ کلام (اردو)

(۵) امیر حمزہ شنواری نعتیہ کلام (پشتو)

(۶) میاں تاج محمد مظہر صدیقی قادری "آئینہ مظہر" (اردو)

(۷) سیّد شریف حسین شاکر بغدادی "دیوان کہکشاں" قلمی (اردو)

نثر:

شعراء کرام کی طرح ادیبوں پر بھی "مجلس میلاد النبی" کے گہرے اثرات مرتب ہوئے اور مختلف ادیبوں نے سرور کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی "حیات طیبہ" پر لکھنا شروع کیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ مبارکہ پر پشاور میں بے شمار کتابیں لکھی گئیں جن میں سے بطور نمونہ چند کتابوں کے نام تحریر کئے جاتے ہیں۔

حیاتُ النبی اردو ترجمہ از حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی بانی مجلس

(۲) انگوٹھے چومنے کا مسئلہ (اردو) ایضاً

(۳) انوارِ غوثیہ شرحِ شمائل نبویہ (اردو) ایضاً

(۴) شرح قصیدہ بُردہ شریف (اردو) ایضاً

(۵) خاندانِ نبوت از سیّد آلِ محبوب پیرزادہ

(۶) خاندانِ رسول از ڈاکٹر محمد دین

(۷) رسولِ اعظم (ہندکو) از اورنگزیب احمد غزنوی

(۸) زمونږ نبی از پیر بخش خان ایڈوکیٹ (پشتو)

مجلہ "الحسن" پشاور جو قبلہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کی ادارت میں ۱۹۵۴ء سے آستانۂ عالیہ قادریہ آقا پیر جان یکہ توت پشاور سے شائع ہونا شروع ہوا جو اب بھی جاری ہے اس میں حیاتِ طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر متعدد مضامین شائع ہو چکے ہیں۔

تعلیمی اداروں میں ذکر رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں کہ پشاور کے تمام تعلیمی اداروں کے تدریسی عملہ اور طلباء کو اس پروگرام میں مدعو کیا جاتا تھا۔ اس طرح بار بار ان نورانی و روحانی محافل میں شمولیت سے ان کے دلوں میں بھی نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کی محبت موجزن ہوئی اور انہوں نے مدارس میں محافل میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا انعقاد شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ ان کو اس قدر مقبولیت حاصل ہوئی کہ آج کل ربیع الاول شریف میں تحصیل، ضلع، ڈویژن، صوبائی اور ملکی سطح پر طالب علموں کے درمیان قرأت، نعت خوانی اور تقاریر کے مقابلے کروائے جاتے ہیں اور ان میں اول، دوم اور سوم آنے والوں کو حکومت کی طرف سے باقاعدہ انعام دیا جاتا ہے اور خصوصی اسناد سے نوازا جاتا ہے۔

الیکٹرانک میڈیا پر محافلِ میلاد کے پروگرام:

الیکٹرانک میڈیا میں ریڈیو پاکستان اپنی وسعتِ نشریات کی بدولت خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ ریڈیو سٹیشن پشاور صوبہ سرحد کا سب سے قدیم ترین برقی نشریاتی مرکز ہے۔ اس پر ۱۹۶۰ء میں میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پروگرام کا آغاز ہوا جو آہستہ آہستہ ہفتہ وار پروگرام بن گیا اور آج کل ہر ہفتے میں بروز جمعرات دن کے ساڑھے تین بجے پشتو میں اور رات سوا نو بجے اردو میں یہ پروگرام نشر ہوتا ہے۔ اس پروگرام کے اجراء کا سہرا قاری فدا محمد صاحب کے سر ہے جو وہاں پر ملازم ہیں۔ علاوہ ازیں پشاور ٹی وی سنٹر پر بھی ان مقدس ایام میں قرأت، نعت خوانی اور تقاریر وغیرہ پر مشتمل مختلف پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔

دینی و روحانی اثرات

پشاور کے شہری اور دیہاتی علاقے کے علاوہ بیرون پشاور بھی اس کے نہایت گہرے اور دور رس دینی و روحانی اثرات قائم ہوئے ان علاقوں میں باقاعدہ ایسے ادارے وجود میں آئے جو اس وقت بھی "مجلس میلاد النبی" کے نصب العین یعنی جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اہتمام کے لئے کارہائے نمایاں انجام دے رہے ہیں۔ ان کی اہمیت و گراں قدر خدمات کے پیش نظر قارئین کی دلچسپی کے لئے علاقہ وار ان کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

علاقہ میونسپل کارپوریشن

شہری علاقے میں اس وقت بے شمار دینی و روحانی تنظیمیں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک تقریبات کا اہتمام کرتی ہیں۔ جن میں ادارہ منہاج القرآن، بزم میلادِ مصطفیٰ، جماعت اہلسنت، دعوتِ اسلامی، انجمن دعوت قرآن و سنت اور انجمن غوثیہ وغیرہ کے نام شامل ہیں۔ نیز مختلف مساجد کے آئمہ کرام بھی اپنی اپنی مساجد میں محفل

میلاد مناتے ہیں جن میں مولانا بشیر احمد جامع مسجد قصہ خوانی اور قاری حافظ خورشید مرحوم نام خاص طور پر مشہور ہیں ۔ حافظ خورشید مرحوم کے بعد اب ان کے داماد جناب قاری نصیر الدین صاحب اس تقریب سعید کا اہتمام کرتے ہیں ۔ ادارہ منہاج القرآن تو ۹ ربیع الاول شریف کو پشاور صدر کے علاقہ میں جلوس بھی نکالتا ہے لیکن ان تمام تنظیموں میں "ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور" کو تقدمِ زمانی حاصل ہے ۔ اس کی تفصیلات پیش خدمت ہیں ۔

ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور :

"ادارہ تبلیغ الاسلام" کے بانی و روح رواں فخرِ سادات آغہ سیّد ظفر علی شاہ صاحب ہیں ۔ آپ پشاور کے بخاری سادات کے چشم و چراغ ہیں ۔ تحریکِ پاکستان میں کام کر چکے ہیں ۔ قیامِ پاکستان کے بعد اس کی تعمیر و ترقی میں بھرپور حصہ لیا ۔ کئی بار پشاور سے صُوبائی اور قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہو چکے ہیں ۔ صُوبائی وزیرِ صحت کے عہدے پر بھی فائز رہ چکے ہیں ۔ اس وقت موتمرِ عالمِ اسلامی پاکستان کے صدر اور جمیعتِ سادات صوبہ سرحد کی مجلسِ شوریٰ کے ممبر ہیں ۔ آپ نے ۱۹۵۰ء یا ۱۹۵۲ء کے لگ بھگ مسجد عمر فاروق ریتی بازار پشاور میں یہ ادارہ قائم کیا ۔ اس کی ابتدائی منتظمہ کمیٹی درج ذیل افراد پر مشتمل تھی ۔

سرپرست: حافظ عبدالمجید (مرحوم) خطیب جامع مسجد گنج علی خان

صدر : آغہ سیّد ظفر علی شاہ

جنرل سیکرٹری :میر احمد

سیکرٹری نشرو اشاعت: حاجی محمد صدیق

اراکانِ مجلس عاملہ

مولانا محمد امیر بجلی گھر ، مولانا عبدالقیوم پوپلزئی ، مولانا فضلُ الرحمان (مرحوم) ، سیّد فضلِ کریم (مرحوم) ، جمیل الرحمان مرحوم ، عبدالروف سیماب ، حاجی عبدالحمید بزاز ، حافظ احمد دین ، الحاج ملک فدا محمد عرف ملاجی ، بابُو گل محمد آڑھتی ، حکیم عبدُالسلام چغتائی ، آغہ سیّد تاج میر شاہ ، بابُو فقیر محمد عبدالرحیم ، نصیر احمد خان ، عبدالجلیل جان ، حاجی ملک غلام حبیب ، حاجی تواب علی ، ارباب غلام محیُ الدین ، حاجی عطا محمد صدیق (مرحوم) ، حاجی عبداللہ جان مرحوم ، حاجی سعداللہ جان ، چاچا سیّد بزرگ شاہ بخاری مرحوم ، علی احمد مرحوم ، ملک بشیر

محمد مرحوم اور بابو اللہ بخش لے

اغراض و مقاصد

(۱) اسلام کے بُنیادی ارکان کی دعوت

(۲) قوانین قرآن و سُنت کی تبلیغ

(۳) مسلکِ اہل سنت کے عقائد کا پرچار ۲

(۴) حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کا یوم ولادت منانا

(۵) اہل بیت اطہار، شُہدائے کربلا اور صحابہ کرام کے ایام شایان شان طریقے سے منانا ۳

سب کمیٹیاں

اس وقت حاجی محمد صدیق صاحب "ادارہ تبلیغ الاسلام" کے جنرل سیکرٹری ہیں اور پشاور شہر و چھاؤنی کے مُختلف مقامات پر اس کی درج ذیل سب کمیٹیاں کام کر رہی ہیں۔

رتی، ہشتنگری، گاڑی خانہ، گل بہار، گنج، یکہ توُت، چوک ناصر خان، سبزی منڈی، قصہ خوانی، جہانگیر پورہ، کوہاٹی، بازار کلاں، سرکی گیٹ محلہ کاکا جعدار، نوتھیہ، اندر شہر، فقیر آباد، محلہ جٹان یکہ توُت، صدر (چھاؤنی)، محلہ مروی ہا، گرھی مسیدان محلہ پیر گلاب شاہ، جھنڈا بازار، نیو گیٹ ۴

پروگرام

مذکورہ بالا مقاصد پر عمل درآمد کے لئے "ادارہ تبلیغ الاسلام" کے زیرِ اہتمام ہر سال یکم محرم سے دس محرم الحرام تک شُہدائے کربلا کی یاد میں شہر اور صدر کے مُختلف مقامات پر عظیم الشان جلسے مُنعقد ہوتے ہیں۔ نیز ربیع الاول میں یکم تا بارہ ربیع الاول اسی طرح عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم کے بڑے بڑے اجتماعات کا انعقاد کیا جاتا ہے اور بارہ ربیعُ الاول کو بعد نماز مغرب نیو گیٹ (میلاد چوک) سے ایک عظیم الشان جلوس آغا سیّد ظفر علی شاہ

لے: ۱ حاجی محمد صدیق، روزنامہ "مشرق" پشاور ۸ اگست ۱۹۹۵ء

لے: ۲ اول الذکر تین مقاصد کا ذکر حاجی محمد صدیق کے مضمون روزنامہ "جدت" پشاور ۱۵ نومبر ۱۹۸۵ء میں ہے۔

لے: ۳ آخر الذکر دو حوالوں کا ذکر سیّد مہدی حُسین کے مضمون روزنامہ "امروز" لاہور ۲۶ ستمبر ۱۹۸۹ء میں ہے۔

(۴) حاجی محمد صدیق روزنامہ "مشرق" پشاور ۸ اگست ۱۹۹۵ء

صاحب کی قیادت میں نکلتا ہے جس میں ادارے کی مذکورہ بالا تمام سب کمیٹیاں اپنے اپنے علاقے کے لوگوں کو ساتھ لے کر شامل ہوتی ہیں۔ ہر ایک کے پاس اپنا بینر ہوتا ہے اسی طرح پشاور میں اہلسنت کی دیگر تنظیمیں بھی اپنے اپنے بینرز لئے جلوس میں شریک ہوتی ہیں۔ ذکر الٰہی، نعت خوانی اور نعرہ تکبیر: اللہ اکبر، نعرۂ رسالت: یارسول اللہ، نعرہ حیدری: یا علی اور نعرہ غوثیہ: یا غوثِ اعظم کے فلک شگاف نعرے لگاتا ہوا یہ جلوس ہشتنگری، چوک شادی پیر، کریم پورہ، گھنٹہ گھر، چوک یادگار، ابریشم گراں، بزازاں، مسگراں سے ہوتا ہوا قصہ خوانی پہنچ کر ختم ہوتا ہے جہاں درود و سلام پڑھا جاتا ہے اور اجتماعی دعا ہوتی ہے۔ اس موقع پر جلوس کی تمام گزرگاہ کو بڑے خوبصورت انداز سے آراستہ کیا جاتا ہے۔ جلوس کے شرکاء پر گلپاشی کی جاتی ہے اور عرق گلاب چھڑکا جاتا ہے، جگہ جگہ نیاز رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام ہوتا ہے، مشروبات، حلوہ اور مٹھائی وغیرہ لوگوں میں تقسیم کی جاتی ہے نیز بارہ ربیع الاول کے دن مختلف مقامات پر سینکڑوں دیگیں نیاز رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے طور پر بانٹی جاتی ہیں۔ تمام بازاروں، عمارتوں پر چراغاں کیا جاتا ہے اور بہترین آرائشی محرابیں مختلف مقامات پر سجائی جاتی ہیں اور سجاوٹ میں اول، دوئم اور سوم آنے والوں کو انعامات بھی دیے جاتے ہیں۔

پشاور میں یہ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم "ادارہ تبلیغ الاسلام" کے زیر اہتمام نہایت ہی تزک و احتشام اور مذہبی عقیدت و محبت سے منایا جاتا ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی پر اس پروگرام کی خبریں نشر ہوتی ہیں اور اخبارات میں بھی اس کی تفصیلات شائع ہوتی ہیں۔ "ادارہ تبلیغ الاسلام" کے اجتماعات سے جن علماءِ کرام نے خطاب فرمایا ان کے متعلق حاجی محمد صدیق صاحب جنرل سیکرٹری "ادارہ تبلیغ الاسلام" لکھتے ہیں۔

"ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور" کے زیرِ اہتمام منعقد ہونے والے تقریباً تین ہزار سے زائد مذہبی جلسوں سے خطاب کرنے کے لئے ادارہ کی خصوصی دعوت پر برِصغیر کے مشہور و معروف جید علماءِ اہلسنت تشریف لا چکے ہیں جو ملک و بیرونِ ملک ایک ممتاز مقام رکھتے ہیں جن میں سے چند حضرات کے اسماء گرامی ملاحظہ ہوں۔ [1]

حضرت علامہ عبدالحامد بدایونی مرحوم کراچی، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی مرحوم کراچی،

---

[1] حاجی محمد صدیق، روزنامہ "مشرق" ۸ اگست ۱۹۹۵ء

حضرت مولانا محمد شفیع اوکاڑوی مرحوم کراچی ، حضرت مولانا عبدالمصطفیٰ الازہری کراچی ، حضرت مولانا عبدالستار نیازی میانوالی ، حضرت مولانا محمد بخش مسلم مرحوم لاہور، حضرت مولانا عبدالقادر آزاد لاہور ، حضرت مولانا الٰہی بخش لاہور ، حضرت مولانا کوثر نیازی مرحوم اسلام آباد ، حضرت مولانا مفتی محمد حسین نعیمی مرحوم، حضرت علامہ احمد سعید صاحب کاظمی مرحوم ملتان ، حضرت علامہ سعید احمد مجددی گوجرانوالہ ، حضرت مولانا عبدالقادر واہ کینٹ ،حضرت علامہ ابوالحسنات سید احمد قادری مرحوم لاہور ، حضرت علامہ ابوالبرکات سید محمد احمد قادری مرحوم لاہور، حضرت مولانا سید خلیل احمد قادری مرحوم لاہور ، حضرت علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی لاہور، حضرت مولانا محمد شریف نوری مرحوم لاہور ، حضرت مولانا غلام علی اوکاڑوی مرحوم ، حضرت مولانا عبدالغفور ہزاروی گولڑوی مرحوم وزیر آبادی ، حضرت مولانا غلام الدین مرحوم لوکو شیڈ لاہور ، حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی گجرات ، حضرت مولانا قاری محمد احمد حسن گجرات مرحوم ،حضرت مولانا احمد علی مرحوم لاہور ، حضرت مولانا عنایت اللہ مرحوم سانگلہ ہل ، حضرت مولانا محمد عمر اچھروی مرحوم لاہور ، حضرت مولانا فیض الحسن مرحوم آلو مہار شریف گوجرانوالہ ، حضرت مولانا محمد صدیق نقشبندی کراچی ، حضرت مولانا صاحبزادہ فیض رسول نظامی ملتان ، حضرت مولانا صاحبزادہ فیض الحسن فیصل آباد ، حضرت مولانا قاری محمد صدیق چشتی فیصل آباد ، حضرت مولانا قاری محمد اقبال راولپنڈی ،حضرت علامہ سید حسین الدین شاہ صاحب راولپنڈی ،حضرت مولانا محمد اقبال اظہری ملتان ، حضرت مولانا خدا بخش اظہر ملتان ، حضرت مولانا غلام رسول لاہور ، حضرت مولانا فیض رسول چشتی مرحوم ملتان ، حضرت علامہ عبدالوحید ربانی ملتان ، حضرت مولانا فتح دین چشتی گولڑوی ،حضرت مولانا محمد اکبر ساقی مرحوم لاہور ، حضرت مولانا قاری منظور احمد چشتی سرگودھا ، حضرت علامہ صاحبزادہ محمد ابوبکر چشتی راولپنڈی ، حضرت مولانا طاہر مبین صاحب لاہور، حضرت مولانا سید خضر حسین شاہ صاحب منڈی بہاء الدین ، حضرت مولانا پیر سید یعقوب شاہ صاحب پھالیہ منڈی بہاء الدین ، حضرت مولانا سید محمود شاہ صاحب گجرات ، حضرت مولانا سید حامد علی شاہ صاحب سرگودھا، حضرت علامہ عطاء المصطفیٰ جمیل سیالکوٹ ،حضرت مولانا صابر حسین گوجرانوالہ ، حضرت علامہ ابوالنور بشیر احمد چشتی سیالکوٹ ، حضرت مولانا محمد عارف نوری قصوری ،حضرت مولانا صاحبزادہ محمد انوار حسین قادری تاندلیانوالہ ،حضرت مولانا عبدالعزیز چشتی نظامی گوجرانوالہ ، حضرت مولانا عزیز

الرحمان ڈیروی ، حضرت مولانا خوشی محمد مرحوم جالندھری ، حضرت مولانا مفتی حبیب احمد ہاشمی لاہور ، حضرت مولانا صاحبزادہ ضیاء المصطفیٰ پنڈی گھیپ ، حضرت مولانا پیر رفیع الدین ، حضرت مولانا غلام محی الدین سلطان اٹک ، حضرت مولانا عبدالحکیم ہزاروی راولپنڈی ، حضرت مولانا عبدالحنان مرحوم ، حضرت مولانا محمد قاسم بلوچ کوئٹہ ، حضرت مولانا مفتی محمد ادریس خان مانسہرہ ، حضرت مولانا سید عارف اللہ شاہ صاحب قادری راولپنڈی ، حضرت مولانا صاحبزادہ فیض احمد فیضی راولپنڈی ، حضرت مولانا محمد افضل ضیاء لالہ موسیٰ ، حضرت مولانا محمد انور قریشی پنڈوادنخان ، حضرت مولانا راشد محمود رضوی گوجرانوالہ ، حضرت مولانا سید فدا حسین شاہ صاحب حافظ آباد ، حضرت مولانا سید عبدالرحمان شاہ صاحب ہری پور ، حضرت مولانا سید شبیر حسین شاہ حافظ آبادی ، حضرت مولانا قاری سید زوار حسین شاہ صاحب لاہور ، حضرت مولانا محمد اکرم رضوی گوجرانوالہ ، حضرت مولانا قاری نذیر احمد راولپنڈی ، حضرت مولانا سعید الرشید عباسی اسلام آباد ، حضرت صاحبزادہ مولانا اسرار الحق راولپنڈی ، حضرت مولانا مفتی مختار احمد نعیمی مرحوم گجرات ، حضرت مولانا ضیاء اللہ قادری سیالکوٹ ، حضرت مولانا سید عبدالقادر شاہ گیلانی ، حضرت مولانا ابو داؤد صادق گوجرانوالہ ، حضرت مولانا مفتی محمد اشرف سیالوی لاہور ، حضرت مولانا قاری محمد یسین صاحب ہاشمی راولپنڈی ، حضرت مولانا دلشاد حسین جہلم ، حضرت مولانا سید امیر علی شاہ صاحب کاظمی ایبٹ آباد ، حضرت مولانا علی محمد نوری وہاڑی ، حضرت مولانا حافظ خان محمد قادری ملکوال ، حضرت مولانا قاری محمد دین فیصل آباد ، حضرت مولانا صوفی غلام حسین گوجرہ ، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عثمان غنی راولپنڈی ، حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عمر فیض ایم اے راولپنڈی ، حضرت مولانا پروفیسر محمد سعید احمد اسعد فیصل آباد ، حضرت مولانا غلام حیدر غازی مظفر گڑھ ، حضرت مولانا شفیق الرحمان نعیمی گجرات ، حضرت مولانا سعید احمد فاروقی ملتان ، حضرت مولانا بشیر احمد ساہیوال ، حضرت مولانا قاری محمد اقبال چشتی اوکاڑہ ، حضرت مولانا سید ریاض حسین شاہ صاحب لاہور ، مولانا اسرار الحق راولپنڈی ، حضرت مولانا سید کبیر علی شاہ چورہ شریف ، مولانا سید خورشید احمد شاہ بھگی شریف ملتان ، مولانا قاری ظفر اقبال رضوی لاہور ، مولانا عبدالتواب اچھروی لاہور۔

جبکہ مقامی علمائے کرام میں حضرت عبدالقیوم پوپلزئی ، حضرت مولانا آغا سید محمد امیر شاہ قادری ، حضرت مولانا عبدالحکیم ہزاروی ، حضرت مولانا فضل سبحان مردان ، حضرت مولانا

سمیع اللہ نعیمی پشاور ، حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالولی پشاور ، حضرت مولانا محمد الیاس ترناب فارم پشاور ، حضرت مولانا احسان اللہ جان قادری پشاور ، حضرت مولانا محمد امیر بجلی گھر ، حضرت مولانا پیر محمد چشتی ، حضرت مولانا بشیر احمد چشتی گولڑوی ، حضرت مولانا ڈپٹی غلام احمد چشتی گولڑوی ، حضرت مولانا رحمت ہادی مرحوم ، حضرت مولانا محمد حنیف ، حضرت مولانا محمد یوسف قریشی ، حضرت مولانا حکیم محمد یوسف قادری مرحوم ، حضرت مولانا قاری عبدالسمیع طورہ قل بائے ، حضرت مولانا محمد حکیم دیر استاد ، حضرت مولانا حافظ عبدالمجید مرحوم ، حضرت مولانا حافظ محمد ایوب ، حضرت مولانا فضل الرحمان ، مولانا قاری فضل احمد ، حضرت مولانا گل محمد روہیلہ مرحوم ، مولانا قاری سیّد منظور علی شاہ صاحب ، حضرت مولانا گل محمد صاحب ، حضرت مولانا احمد علی ، حضرت مولانا قاری محمد اسحاق چشتی کے نام قابل ذکر ہیں ۔

نعت

اسی طرح ان جلسوں میں گل ہائے عقیدت پیش کرنے والے نعت خوان حضرات میں درج ذیل اسماء شامل ہیں ۔ [۱]

محمد اعظم چشتی مرحوم لاہور ، عبدالرشید گجرات ، صوفی مستانہ گجرات ، صوفی محمد دین ساہیوال ، عبدالستار نیازی فیصل آباد ، مسکین علی قادری لاہور ، عبدالوحید چشتی راولپنڈی ، بشیر احمد قادری لاہور ، عبدالرحمان جامی راولپنڈی ، مرغوب احمد ہمدانی لاہور ، محبوب احمد ہمدانی لاہور ، محمد اختر قریشی لاہور ، رحمت علی شیرازی کراچی ، محمد اکبر ملتان ، شبیر احمد لاہور ، محمد علی چشتی سرگودھا ، راحت محمود قادری راولپنڈی ، محمد امیر قادری راولپنڈی ، غلام حسن قادری پشاور ، محمد عمران قادری پشاور ، ماسٹر محمد حسین راز مرحوم ، ماسٹر خورشید عالم مرحوم ، محمد جہانزیب نوشاہی ، محمد ارشد عزیز ، محمد سہیل عزیز ، محمد مبشر عزیز ، صوفی محمد جاوید نقشبندی چشتی ، صوفی تاج محمد چشتی بسالوی ، لیاقت علی ملتانی ، امانت علی محمد نیازی ، شہزاد شعیب قادری ، حاجی فضل کریم ، انوار احمد انور ، ارباب ظفراللہ خان ، لالہ عبدالروف ، صوفی اللہ یار خان ، لالہ غلام محمد ، سیّد الف شاہ ، محمد رفیق ، غلام جعفر ، محمد علی ، امداد حسین مرحوم ، مستری محمد یسین ، محمد یونس نوشاہی ، محمد یوسف نوشاہی ، غلام صمدانی ، میاں محمد ، خلیفہ بخشیش ،

---

[۱] : حاجی محمد صدیق ، جنرل سیکرٹری "ادارہ تبلیغ الاسلام" ۸ اگست ۱۹۹۵ء

سید طوغان شاہ ، خلیفہ محمد شفیع نوشاہی ، محمد عابد شعلہ بیان ، محمد مختار نوشاہی ، محمد مشتاق نوشاہی ، سید مقصود شاہ ، ملک غلام فرید چشتی لے

ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور فخرِ سادات آغہ سید ظفر علی شاہ صاحب کی رہنمائی میں یہ مقدس فریضہ انجام دے رہا ہے ۔ اس کے تمام اخراجات شاہ صاحب خود پورے کرتے ہیں اس کے تمام پروگراموں کی نگرانی بھی بنفس نفیس کرتے ہیں اور اس پیرانہ سالی میں بھی دن بھر کی بے پناہ مصروفیات اور تھکاوٹ کے باوجود رات کو ہونے والے تمام جلسوں میں بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوتے ہیں ۔ نہایت توجہ سے خطاب سنتے ہیں اور جس بات پر آپ کی مشامِ جاں معطر ہو جاتی ہے تو دل کھول کر داد بھی دیتے ہیں ۔ ادارے کے آغاز میں علمائے کرام کے ساتھ رابطے کے لئے خلیفہ ضمیرالدین صاحب مرحوم اور حافظ احمد دین، آغہ صاحب کا ہاتھ بٹاتے تھے جبکہ آج کل یہ فریضہ حاجی محمد اقبال گولڑوی اور جناب غلام فاروق صاحب انجام دیتے ہیں ۔

دیہی علاقے پر اثرات

مجلس میلاد النبی کے پروگرام کی دعوت شہر کے علاوہ پشاور کے مضافاتی جلاقوں میں رہنے والے علماء کرام اور ساداتِ کرام کو بھی دی جاتی تھی وہ لوگ جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بہت متاثر ہوئے اور اپنے اپنے گاؤں میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محافل شروع کروائیں ۔ اس سلسلے میں مولانا مولوی عبدالحنان صاحب سکنہ ہرگونی ، اور مولانا مولوی عبدالرؤف صاحب سکنہ گلوزئی نے نہایت اہم کردار ادا کیا ۔ ان علماء کرام نے دیہاتوں میں " محفلِ مولود " کے نام سے جلسے شروع کئے جو سال بھر جاری رہتے اور یہ سلسلہ دیہاتوں میں اس قدر مقبول ہوا کہ لوگ شادی و بیاہ ، بچوں کے ختنے اور والدین کے چہلم و برسی کے مواقع پر " محفلِ مولود " کا انعقاد کروانے لگے جن میں عموماً مذکورہ بالا علماء میں سے کسی ایک کو مدعو کیا جاتا اور وہ آقائے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشوں پر روشنی ڈالتے اور گاؤں کے تمام لوگ بڑے شوق سے ان محافل میں شریک ہوا کرتے تھے ۔ یہ سلسلہ اس وقت بھی دیہاتی علاقوں میں جاری ہے اور آج کل مولانا عبداللطیف صاحب سکنہ ارمڑ ، مولانا شمس الحق صاحب سکنہ ترناب فارم ، مولانا محمد الیاس

لے : ا روزنامہ "مشرق پشاور" ۸ اگست ۱۹۹۵ء

صاحب سکنہ ترناب فارم ، مولانا احسان اللہ صاحب حسین سکنہ اُرمڑ اور مولانا اسد اللہ جان صاحب کابلی پشاور ، نوشہرہ اور چارسدہ کے دیہاتی علاقوں میں مولُود کی محافل سے خطاب کرتے ہیں جس میں عقائد حقہ اہلسنت کی تبلیغ بھی کرتے ہیں۔

علاوہ ازیں موضع وڈپگہ میں ایک تنظیم "انجمن محبان اولیاء وڈپگہ" گذشتہ سولہ (۱۶) سال سے انتہائی شاندار طریقہ سے جشن عید میلادُ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرتی ہے۔ اس تنظیم کا تعارف پیشِ خدمت ہے۔

انجمن مُحبان اولیاء وڈپگہ

اس تنظیم کے قیام کا سہرا بھی اُستاذِ کامل مُرشد اکمل حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کے سر ہے۔ آنجناب مدظلہ العالی نے یہ نام تجویز فرمایا۔ راقم الحروف نے اس سلسلے میں جامع مسجد "گلزار مدینہ" کندی بالا وڈپگہ میں بروز پیر ۲۲ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ / ۷ فروری ۱۹۸۳ء کو اہالیان وڈپگہ کی ایک میٹنگ بُلائی جس کی صدرات سیّد مشر شاہ صاحب خطیب مسجد ہٰذا نے کی جس میں درج ذیل منتظمہ کمیٹی اور مجلسِ عاملہ کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست اعلیٰ : حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی

سرپرست: آغہ سیّد رفاقت علی شاہ ایڈوکیٹ (علیگ)

صدر: سیّد شیراز علی شاہ ولد سیّد نیاز علی شاہ

نائب صدر : فرید گل ہیڈماسٹر پرائمری سکول وڈپگہ

جنرل سیکرٹری : لالہ غلام مسکین چشتی ولد غلام فقیر مرحوم

جائنٹ سیکرٹری : سیّد نصرت علی شاہ ولد سیّد وارث علی شاہ مرحوم

سیکرٹری نشر و اشاعت: سیّد محمّد انور شاہ قادری

خازن : سیّد حفیظ اللہ شاہ صاحب بخاری

ارکین مجلسِ عاملہ

سیّد عراق شاہ قادری بخاری ، سیّد الطاف حسین شاہ صاحب قادری بخاری ، سیّد احمد شاہ صاحب قادری بخاری ، سیّد میر اعظم شاہ قادری بخاری ، سیّد امان اللہ شاہ بخاری ، سیّد مشر شاہ صاحب بخاری امام و خطیب جامع مسجد "گلزار مدینہ" وڈپگہ ، مولانا گل بادشاہ صاحب خطیب مرکزی

جامع مسجد غوثیہ وڈیگہ ، کالا خان ولد عمر بخش ، ہستم خان ، نعمت اللہ خان ، محمد شفیق ، سبز علی خان ، حاجی سیّد امداد علی شاہ ، سیّد معین الدین شاہ بخاری گولڑوی امام مسجد کنواں والی وڈیگہ ، سیّد حبیب شاہ قادری بخاری ، سیّد عظمت اللہ شاہ قادری بخاری ، غلام مسکین قادری ، محمد سراج قادری ، عبّاس علی خان ، نثار خان سکنہ نجوئی ، عبدالروف قادری سکنہ نجوئی ، سیّد رمضان شاہ قادری بخاری مرحوم ، سیّد راغب علی شاہ بخاری مرحوم ، سیّد فرمان شاہ قادری بخاری ، سیّد اویس علی شاہ ایڈوکیٹ ۔

اغراض و مقاصد:

(۱) عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ، محرم الحرام ، گیارہویں شریف اور دیگر اولیائے کرام کے عرس پر محافل کا انعقاد کرنا۔

(۲) عقائد حقہ اہل سنت کی ترویج و اشاعت کرنا۔

(۳) ہر اسلامی مہینے کی گیارہ تاریخ کو حضرت قطب الاقطاب سیّد فتح محمد شاہ صاحب بخاری المعروف غازی بابا رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پر انوار پر ختم قرآن پاک کا اہتمام کرنا۔

انجمن محبان اولیاء کی موجودہ تنظیم درج ذیل افراد پر مشتمل ہے۔

سرپرست اعلیٰ: حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی

سرپرست: سیّد رفاقت علی شاہ بخاری ایڈوکیٹ (علیگ)

صدر: سیّد الطاف حسین شاہ صاحب بخاری قادری (ایم اے)

نائب صدر اول: سیّد اسد اللہ شاہ بخاری

نائب صدر دوم: عبدالجلال قادری

جنرل سیکرٹری: ڈاکٹر حاجی سیّد نور محمد شاہ صاحب بخاری (بی اے)

جائنٹ سیکرٹری: سیّد حکیم شاہ صاحب بخاری

خازن: لالہ غلام مسکین چشتی

سیکرٹری نشر و اشاعت: سیّد محمد انور شاہ قادری

نیز گاؤں کی مختلف مساجد میں انجمن کی ذیلی تنظیمیں قائم کی گئی ہیں جو پانچ پانچ افراد پر مشتمل ہیں ان کے فعال اراکین میں سیّد فرمان شاہ قادری بخاری ، فرید خان ، شاہ نواز ، سیف الرحمان قادری ، سیّد راشد علی شاہ بخاری ، سیّد ایاز علی شاہ بخاری ، سیّد مجتبیٰ علی شاہ بخاری ، سیّد

آفاق علی شاہ بُخاری ، سیّد غضنفر علی شاہ قادری بخاری ، سیّد عادل شاہ قادری بخاری ، سیّد منہاج علی شاہ قادری بخاری ، سیّد دلباغ علی شاہ بخاری ، سیّد رحمت شاہ قادری بخاری، سیّد فریداللہ شاہ قادری بخاری، سیّد فرحت اللہ شاہ بخاری ، سیّد کامران علی شاہ بخاری قادری ، سیّد مجاہد شاہ قادری بخاری، سیّد حبیب شاہ قادری بخاری، سیّد نصرت شاہ قادری بخاری ، سیّد رحمت شاہ قادری، تلاوت خان قادری، سیّد مصر علی شاہ قادری بخاری، سیّد کامل شاہ بخاری، سیّد توصیف علی شاہ بخاری ، محمد سراج قادری ، غلام مسکین قادری ، غلام جعفر قادری ، واجد قادری ، محمد سہیل قادری ، صابر علی قادری ، غلام مصطفیٰ قادری ، مسعود احمد قادری ، عنایت خان قادری ، عبدالوحید چشتی اور خصوصاً محمد بخشش قادری ڈرائیور کے نام خصوصی اہمیت کے حامل ہیں ۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار نوجوان اس موقع پر خدمات انجام دیتے ہیں اور تمام اہالیان وڈپگہ ان پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں ۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے اس ذوق و شوق کو قائم دائم رکھے ۔ آمین

پروگرام

انجمن محبان اولیاء کے زیرِ اہتمام محرم الحرام اور ربیع الاول شریف میں عظیم الشان جلسے منعقد ہوتے ہیں نیز بارہ ربیع الاول کو بعد از نماز عصر ایک عظیم الشان جلوس حجرہ آغہ سیّد مقدر شاہ صاحب سے نکلتا ہے ۔ اس سلسلے کا سب سے پہلا جلوس ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۲ھ کو سیّد عراق شاہ صاحب قادری بخاری کی قیادت میں نکلا اور حضرت قطب الاقطاب سیّد فتح محمد شاہ صاحب بخاری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ کے مزارِ اقدس پر پہنچ کر ختم قرآن کیا گیا اور پھر اگلے سال سے اس میں پورے گاؤں نے حصہ لینا شروع کیا جو الحمدللہ تا حال جاری ہے ۔ یہ جلوس ذکرِ الٰہی ، نعت خوانی ، درود و سلام اور نعرۂ تکبیر : اللہ اکبر ، نعرۂ رسالت : یارسول اللہ ، نعرۂ حیدری : یا علی ، نعرۂ غوثیہ : یا غوث اعظم ، سیّدی مُرشدی : یانبی یانبی ، غلام ہیں غلام ہیں : رسول کے غلام ہیں ، غلامی رسول میں موت بھی قبول ہے ، جو ہو نہ عشق مصطفیٰ وہ زندگی فضول ہے ، ہم عظمتِ رسول کے : پاسباں ہیں پاسباں ، ہم چادر بتول کے پاسباں ہیں پاسباں کے نعرے لگاتا ہوا گاؤں کے مختلف گلی کوچوں سے ہوتا ہوا حضرت قطب الاقطاب سیّد فتح محمد شاہ صاحب بخاری رحمت اللہ تعالیٰ علیہ المعروف غازی بابا کے مزارِ اقدس پر حاضری دے کے پھولوں کی چادر چڑھاتا ہے ۔ پھر مختصر نعت خوانی ہوتی ہے اور نیازِ رسول تقسیم کی جاتی ہے ابتداء میں

سیّد سجاد علی شاہ صاحب بخاری اس کا انتظام کرتے تھے جبکہ آج کل اس کا اہتمام سیّد بشارت علی شاہ صاحب اپنے رُفقاء کے تعاون سے کرتے ہیں۔

جب حُجرہ آغہ سیّد مُقدر شاہ صاحب سے جلوس کا آغاز ہوا تو اس کی قیادت کے لئے پشاور شہر سے شہزادگان آستانہ عالیہ قادریہ حضرت آقا پیر جان صاحب یکہ توت پشاور (حضرت سیّد نور الحسنین صاحب قادری گیلانی المعروف سُلطان آغہ جی صاحب کے ہمراہ سیّد احمد محیُ الدین گیلانی المعروف اسد آغہ اور سیّد غلام الحسنین گیلانی المعروف بیبی آغہ) بھی تشریف لائے تھے اور انجمن کے سرپرست سیّد رفاقت علی شاہ صاب بخاری بھی موجود تھے۔ بعد میں بھی کئی سالوں تک باقاعدگی سے جلوس میں شامل ہوتے رہے اور آخر میں خطاب بھی کیا کرتے تھے لیکن اب کچھ عرصہ سے وہ پیرانہ سالی کے باعث تشریف نہیں لا سکتے اس لئے انجمن کے موجودہ صدر اور ان کے بھتیجے سیّد الطاف حسین شاہ صاحب ہی یہ فریضہ انجام دیتے ہیں۔

جلوس کی تمام گذرگاہ کو نہایت خوبصورت آرائشی محرابوں اور جھنڈیوں سے سجایا جاتا ہے جلوس کے آغاز میں سیّد اسد اللہ شاہ صاحب نائب صدر اول انجمن محبان اولیاء تمام شرکاء جلوس کے لئے شربت تیار کرتے ہیں۔ راستے میں بھی جگہ جگہ شربت پلایا جاتا ہے، گلپاشی کی جاتی ہے اور جناب غُلام مسکین صاحب قادوری عرق گلاب سے بھرا ہوا سپرے پمپ کاندھے پر رکھے ہوئے شرکاء جلوس پر عرق چھڑکتے ہیں۔ اس عظیم جلوس کی خبریں اخبارات میں بھی شائع ہوتی ہیں اور ٹی وی پر بھی نشر کی جاتی ہیں۔

عُلمائے کرام

انجمن محبان اولیاء وڈینگہ کے یہ روح پرور اجتماعات گذشتہ سولہ سال سے جاری ہیں اس عرصہ میں جو عُلماء اہلسُنت یہاں تشریف لائے اور خطاب فرمایا ان کے اسماء گرامی یہ ہیں حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی، حضرت علامہ سیّد ظفر حسین شاہ صاحب (مہتمم دارالعلوم چشتیہ غوثیہ منڈی بہاء الدین)، حضرت علامہ سیّد عبدالرحمان شاہ صاحب خطیب راولپنڈی) حضرت علامہ قاری سیّد عبدالرحمان شاہ صاحب (خطیب راولپنڈی) حضرت علامہ قاری سیّد زوار حسین شاہ صاحب لاہور، حضرت علامہ سیّد امیر علی شاہ صاحب کاظمی (ایبٹ آباد) حضرت علامہ سیّد امجد منیر صاحب منڈی بہاء الدین، حضرت مولانا مسعود احمد ثاقب (ملکوال)، حضرت مولانا بشیر احمد سیالوی (ملکوال)، حضرت مولانا محمّد اسلم

نقشبندی (منڈی بہاء الدین) ، حضرت مولانا محمد ابو بکر چشتی (راولپنڈی) ، حضرت علامہ مولانا محمد شعیب (برطانیہ) حضرت علامہ مولانا محمد عارف نوری (قصور)، حضرت علامہ عبدالوحید ربانی (ملتان)، حضرت مولانا قاری محمد نذیر (راولپنڈی)، حضرت مولانا محمد فاروق عثمانی (راولپنڈی)، حضرت مولانا قاری محی الدین سلطان (اٹک)، حضرت مولانا ظفر اقبال فاروقی (منڈی بہاء الدین) حضرت مولانا قاری یٰسین شاہ صاحب ہاشمی (راولپنڈی)، حضرت مولانا صاحبزادہ غلام فاروق سعیدی (ایبٹ آباد) وغیرہ۔

اور مقامی علمائے کرام میں حضرت علامہ مولانا بشیر احمد صاحب چشتی گولڑوی پشاور، حضرت علامہ شیرِ سرحد ڈپٹی غلام احمد صاحب گولڑوی پشاور، حضرت علامہ مولانا فضلِ سبحان صاحب مردان، حضرت مولانا محمد یونس صاحب بکٹ گنج مردان، حضرت مولانا طاہر شاہ صاحب مدین حال مقیم پشاور، حضرت صوفی باصفا صوفی محمد اسلم قادری نقشبندی مرحوم، حضرت مولانا احسان اللہ جان صاحب خطیب جامع مسجد نورانی پشاور، حضرت مولانا شمس الحق صاحب ترناب فارم، حضرت مولانا محمد الیاس صاحب ترناب فارم، حضرت مولانا احسان اللہ حسین اُرمڑ، حضرت مولانا لطیف اللہ جان صاحب اُرمڑ حضرت مولانا اسد اللہ جان صاحب کابلی (افغانستان) حضرت مولانا سیّد منظور علی شاہ صاحب گولڑوی پشاور، حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمان صاحب قادری نقشبندی گلوزوی، حضرت مولانا مولوی عبدالحنان صاحب ہرگونی، حضرت مولانا ظفیر گل صاحب ہزارخوانی، حضرت مولانا حفظ الرحمان المعروف گلاب استاد، حضرت مولانا محمد بخشیش صاحب مرحوم، حضرت مولانا گل بادشاہ صاحب مرحوم خطیب مرکزی جامع مسجد غوثیہ وڈپگہ، حضرت علامہ مولانا سیّد حکیم شاہ صاحب خطیب جامع مسجد جھنڈا بازار پشاور، حضرت مولانا نبی گل صاحب خطیب جامع مسجد "گلزار مدینہ" وڈپگہ اور جناب مولانا محمد یونس صاحب (لالہ کالا) وغیرہ۔

نعت خوانان:

پروفیسر محمد حسین راز مرحوم، غلام حسن قادری پشاور، عمران حسین، غلام حسین ذکی (ہزارہ) رحمت علی شیرازی (کراچی)، محمد قاسم حسان (گوجرانوالہ)، صوفی محمد نواز (سرگودھا) گلزار احمد (سرگودھا) ارباب ظفر اللہ پشاور، باؤ اللہ بخش قادری، جہانزیب نوشاہی، تاج محمد بسالوی، ماسٹر خورشید عالم مرحوم، شہزادہ شعیب قادری، شہزاد مجید، قاری جاوید، محمد نیاز نیازی گولڑوی، صوفی محمد جاوید، عبدالکبیر۔ محمد لئیق پشاور، محمد الطاف حسین (پختہ غلام)، ذکی الدین (کرتوی)،

ظاہر شاہ، حسن المآب ،شاہ جہاں (ترخہ) ،شیر زادہ (ترناب فارم) مسیّد طوغان شاہ (خیبر ایجنسی)، سید غالب شاہ وڈپگہ۔

علاوہ ازیں انجمن محبان اولیاء کے پروگراموں کی بدولت وڈپگہ کے نوجوانوں میں نعت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا جذبہ بیدار ہوا اور اس سولہ سال کے عرصہ میں متعدد نوجوان نعت خوان وڈپگہ میں پیدا ہو چکے ہیں ۔ جن میں درج ذیل نوجوانوں کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو انجمن کے مختلف پروگراموں میں حصہ لیتے ہوئے اول دوم اور سوم آکر انعامات بھی حاصل کر چکے ہیں ۔

سیّد مقصود شاہ قادری ، سیّد منہاج علی شاہ بخاری ، ظہیر الدین بابر ، سیّد سلطان شاہ برکی ، سیّد فدا حسین شاہ بخاری، سیّد میر غیاث علی شاہ بخاری ، محمد احتشام ، گل زمان ،ادریس خان ، قاری حافظ عابد ، قاری سیّد اخلاق علی شاہ ، سیّد شہباز علی شاہ ، محمد ہارون اور محمد جاوید۔

بیرون پشاور اثرات:

پشاور صوبہ سرحد کا صدر مقام ہے ۔ پورے صوبے کے باشندوں کا تعلیم ، ملازمت ، کاروبار یا دیگر ضروریات کے پیشِ نظر پشاور سے واسطہ رہتا ہے اور وہ یہاں پر پیدا ہونے والی تحریکوں سے بالواسطہ طور پر متاثر ہوتے رہتے ہیں اسی طرح " مجلسِ میلاد النبی پشاور " کے پروگرام جشنِ عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اثرات بھی پورے صوبہ پر پھیلے ہوئے نظر آتے ہیں اور اس وقت پشاور کے علاوہ نوشہرہ ،مردان ،ہزارہ ڈویژن ، کوہاٹ ، بنوں ، لکی مروت ، ڈیرہ اسماعیل خان اور قبائلی علاقہ جات میں عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محافل کا انعقاد ہوتا ہے اور جلوس بھی نکالے جاتے ہیں ۔ ان علاقوں میں جشن عید میلاد النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اہتمام کرنے والی تنظیمیں اور افراد تعاون فرمائیں تو ان سب کی تاریخ جمع کرنا بھی فقیر کے ارادوں میں شامل ہے ۔ فی الحال "سیرت کمیٹی مردان" کے متعلق کچھ معلومات نذر قارئین ہیں جو خاص طور پر استاذِ کامل ، مرشدِ اکمل حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کی کوششوں سے قائم ہوئی ۔ اس کمیٹی کے محرک حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی ہیں ۔

سیرت کمیٹی مردان (میلاد کمیٹی مردان)

اس کے بانی و روح رواں حاجی محمد صدیق آف مردان ہیں ۔ اس کی تشکیل کے لئے

۱۰ فروری ۱۹۷۶ء بروز منگل دو بجے بعد از دوپہر مرزا شاہ باچہ کی صدارت میں بمقام "بنگلہ گلستان" شمسی روڈ مردان ایک اجلاس ہوا جس میں مردان کے تقریباً دو سو علمائے کرام اور معززین شہر نے شرکت کی اور ایک ایسی تنظیم کے قیام کی ضرورت محسوس کی گئی جو مردان میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات کے فروغ اور عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تقریبات کا اہتمام کرے۔ اس موقع پر حاجی محمد صدیق کے علاوہ الحاج محمد علی خان ہوتی، مولانا فضلِ سبحان مہتمم دارالعلوم بغدادہ مردان، مولانا بدرار اللہ صاحب بدرار ڈسٹرکٹ خطیب مردان، مولانا فقیر محمد، حاجی عبدالحیٔ، جناب فضلِ ربی اور مولانا محمد شعیب صاحب نے اظہار خیال فرمایا اور متفقہ طور پر اس تنظیم کا نام "سیرت کمیٹی مردان" قرار پایا اور اس اجلاس میں درج ذیل قراردادیں بھی پاس کی گئیں۔

(۱) اسرائیل کی نام نہاد عدالت نے یہودیوں کو قبلۂ اول مسجد اقصیٰ میں عبادت کرنے کی جو اجازت دی ہے مسلمانان مردان اس پر شدید احتجاج کرتے ہیں۔ اسرائیل اور اس کے حلیفوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے جذبات سے کھیلنے سے باز آ جائیں بصورتِ دیگر اسلامیانِ پاکستان دین کے تحفظ اور ناموس کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

(۲) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جمعۃ المبارک کی حرمت اور تقدس کے پیش نظر اسے یومِ تعطیل قرار دیا جائے۔

(۳) یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ شیخ ایاز جیسے ملحد اور بے دین کو سندھ یونیورسٹی کے وائس چانسلر کے عہدے سے برطرف کیا جائے۔

نیز اس موقع پر سیرت کمیٹی کی درج ذیل انتظامیہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں آیا۔

سرپرست: الحاج محمد علی خان ہوتی

صدر: حاجی محمد آصف

نائب صدر اول: سید فضلِ ربانی

نائب صدر دوم: حاجی قریب اللہ

جنرل سیکرٹری: حاجی محمد صدیق

جائنٹ سیکرٹری: صوفی محمد کریم

پروپیگنڈہ سیکرٹری: رحمان صاحب ساحر

خزانچی: حاجی فضل مالک مرحوم

اراکین مجلس عاملہ :

مولانا مُدثر، مولانا فضلِ سبحان، مولانا مُحمد شعیب، مولانا بدرار اللہ بدرار، مولانا فقیر محمد، مولانا غلام حیدر، حافظ فضلِ ربی، حاجی عبدالحیؒ، مُحمد اقبال الٰہی داد، مُحمد نذیر تاجک، مُحمد شریف، رحمت گل، حاجی منجور، افتخار احمد، مولانا عبدالستار، مولانا سراج العارفین، حکیم عبدالمالک مُجاہد، صُوفی امیر آفتاب، روح الامین شہباز گڑھی، صُوبیدار فضل مُحمد (صدر سیرت کمیٹی بجلی گھر) سیّد علی سیّد، مُحمد یونس سلیمانی، لعل شاہ باچہ، حاجی کریم الرحمان باڑی چم، ڈاکٹر طارق محمودؔ بکٹ گنج مردان، داوُد جان بکٹ گنج مردان، سیّد حبیب الرحمان باچہ، سیّد فرید اللہ شاہ باچہ، قاری عبداللطیف گڑھی کپورہ، مُحمد رحیم خان، عبدالمستعان، مولانا عبدالمنان، حاجی قیام الدین شمسی روڈ، زاہد حُسین خواجہ گنج

سب کمیٹیوں کا قیام :

اگلے سال یعنی سترہ فروری ۱۹۷۷ء کے اجلاس میں مردان بھر میں سیرت کمیٹی کی شاخیں کھولی گئیں۔ یہ سب کمیٹیاں درج ذیل مقامات پر قائم کی گئی ہیں۔

بکٹ گنج، باڑی چم، پار ہوتی، بغدادہ، کس کورونہ، پُرانی ہوتی، بجلی گھر، گڑھی کپورہ، محب بانڈہ، نایار، شہباز گڑھی، گوجر گڑھی، کاٹلنگ، تخت بھائی، شمسی روڈ، پیپل، گلی باغ، طورو روڈ۔

تبدیلی نام :

"سیرت کمیٹی مردان" کا نام "میلاد کمیٹی مردان" رکھنے کے لئے مجلسِ عاملہ کا ایک خصوصی اجلاس حاجی محمدؐ صدیق جنرل سیکرٹری مرکزی سیرت کمیٹی مردان کی درخواست پر بلایا گیا اور اس میں صلاح و مشورہ کے بعد اس کا نام "میلاد کمیٹی مردان" رکھا گیا اور جشنِ عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے تمام پروگرام میلاد کمیٹی مردان کے زیر اہتمام منعقد ہوتے ہیں۔

پروگرام:

میلاد کمیٹی مردان کے زیرِ اہتمام مردان میں جشن عید میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم کے سلسلے میں مختلف مقامات پر میلادُالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محافل مُنعقد کی جاتی ہیں ۔ مجلس مذاکرہ کا اہتمام ہوتا ہے نیز حُسنِ قرات، نعت خوانی اور تقریری مُقابلے بھی کروائے جاتے ہیں جن میں اکثر تعلیمی اداروں کے طلباء حصہ لیتے ہیں اور اوّل، دوم، سوم آنے والے طلباء کو انعامات بھی دیئے جاتے ہیں ۔ تقسیم انعامات کی تقریب میں کسی اعلیٰ سیاسی شخصیت یا سول آفیسر، ڈپٹی کمشنر، ایس پی وغیرہ کو مدعو کیا جاتا ہے ایک ایسی ہی تقریب میں ۱۷ جنوری ۱۹۸۴ء کو آغا سیّد ظفر علی شاہ صدر "ادارہ تبلیغ الاسلام" کو مدعُو کیا گیا جو اس زمانے میں صحت کے صوبائی وزیر تھے ۔ علاوہ ازیں بارہ ربیعُ الاول کو دن کے وقت ایک جلوس بھی نکالا جاتا ہے جو کلپانی پل مردان سے شروع ہوتا ہے ۔ تمام علاقائی سب کمیٹیاں اپنے اپنے اراکین اور شمعِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے پروانوں کو ساتھ لے کر یہاں پہنچتی ہیں اور یہاں سے ایک عظیم الشان جلوس کی شکل اختیار کر لیتا ہے ۔ ذکرِ جہر اور درود و سلام کے نذرانے پیش کرتا ہوا بینک روڈ پہنچتا ہے اور یہاں پر ایک جلسہ مُنعقد ہوتا ہے ۔ حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی نے مُتعدد مرتبہ اپنے عقیدتمندوں کے ہمراہ اس جلوس کی قیادت فرمائی ۔

میلاد کمیٹی مردان کے ان روح پرور اجتماعات سے خطاب کرنے والے عُلماء و ثناخوانوں کے لئے مجلسِ مُذاکرہ اور مُقابلہ حُسنِ قرأت میں انعامات حاصل کرنے والے چند طلباء کے نام مُلاحظہ فرمائیں ۔

مُقررین

حضرت علامہ سیّد محمّد امیر شاہ قادری گیلانی، مولانا سید بادشاہ گُل صاحب اکوڑہ خٹک، حضرت علامہ عطاء المصطفےٰ جمیل سیالکوٹ، علامہ شمس الحق افغانی، مولانا عبد الحق اکوڑہ خٹک، مولانا فضلِ حق پشاور، مولانا محمّد ادریس خطیب جامع مسجد قطر، قاضی حبیب الرحمان صاحب خطیب پنجاب رجمنٹ، مولانا رحمت ہادی پشاور، مولانا محمّد امیر بجلی گھر، مولانا حسن جان، مولانا گُل رحمان، مولانا شمس الحق ترناب فارم، مولانا محمّد شعیب، مولانا بدرار اللہ بدرار، مولانا فضلِ سبحان مُہتمم دار العلوم قادریہ بغدادہ مردان، مولانا مُصلح الدین المعروف صاحب حق صاحب مردان، مولانا عبد الحنان صاحب کاٹلنگ، مولانا مدثر صاحب خطیب گورنمنٹ کالج مردان، مولانا عبد المستعان کاٹلنگ، حافظ فضل ربی صاحب، مولانا روح الامین، قاری محمّد صابر، مولانا فقیر

محمد ، مولانا بحرالعلوم مردان ۔

نعت خوانان :

محمد یونس مردان ، امجد جان صاحب مردان ، پروفیسر محمد حسین راز پشاور ، محمد اقبال مردان ، بابو اللہ بخش پشاور ، مولانا عبدالنبی عارف ، جان محمد جانی ۔

قراء حضرات :

قاری حافظ ثمین جان ، قاری حافظ ایوب ، قاری عزیز احمد ، قاری حافظ بہادر ، قاری حافظ عبدالرشید ، قاری محمد بلال ، قاری بخت بلند ، قاری شمس الحق ، قاری ضیاء اللہ ، قاری انعام اللہ ، قاری حافظ بشیر احمد ،

مقرر طلباء :

محمد سلیم فیڈرل ماڈل سکول مردان ، سید وقار حسین گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ مردان ، محمد اقبال گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ مردان ، طارق حسین گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ ، خالد خان گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۲ مردان اور رشید احمد گورنمنٹ ہائی سکول نمبر ۱ مردان ۔

جشن عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ مبارک سلسلہ مردان میں جاری و ساری ہے اور حاجی محمد صدیق صاحب کے ساتھ متعدد افراد اس کارخیر میں حصہ لیتے ہیں جن میں ڈاکٹر طارق محمود یوسف زئی فعال کردار ادا کرتے ہیں ۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض بھی آپ ہی انجام دیتے ہیں ۔

حرفِ آخر

ذکرِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نورانی سلسلہ روزِ ازل سے چلا آرہا ہے اور تا ابد جاری و ساری رہے گا ۔ ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو سے فضائے پشاور کو معطر کرنے کے لئے " مجلس میلاد النبی " کا قیام عمل میں آیا اور آج اہلِ پشاور کی مشام جاں اس سے معطر ہو چکی ہے بلکہ یہ خوشبو پورے صوبہ میں پھیل چکی ہے ۔ اس سلسے میں مجلسِ میلادُ النبی پشاور ، ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور ، میلاد کمیٹی مردان اور انجمن محبانِ اولیاء وڈپگہ کے متعلق حقائق نذر قارئین کئے جا چکے ہیں ۔ اس مقالہ کی تیاری میں " مجلسِ میلادُ النبی " کے ریکارڈ نے بنیادی کردار ادا کیا ۔ اس کے ساتھ ساتھ مجلس کے روح رواں ، استادِ کامل ، مرشد

اکمل حضرت علامہ سیّد محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مدظلہ العالی کا فیضان کرم بھی قدم بقدم شاملِ حال رہا اگرچہ اس عرصے میں آپ شدید علیل تھے، ڈاکٹروں کی طرف سے مکمل آرام اور یکسوئی کی ہدایت تھی، کسی سے ملنے جلنے کی اجازت نہ تھی لیکن اس حالت میں بھی اپنے کفش بردار کو بار بار شرف ملاقات سے نوازا اور ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آنجناب مدظلہ العالی کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم و دائم رکھے۔ "مجلس میلادالنبی" کے سیکریٹری نشر و اشاعت جناب میاں تاج محمد مظہر صدیقی مدظلہ العالی اور ایک فعال کارکن جناب علاء الدین عرف ملا (مرحوم) نے بھی انٹرویو کے دوران اہم معلومات فراہم کیں۔ "ادارہ تبلیغ الاسلام پشاور" کا ریکارڈ حاجی محمد صدیق صاحب جنرل سیکرٹری اور "میلاد کمیٹی مردان" کا ریکارڈ حاجی محمد صدیق صدر "میلاد کمیٹی مردان" نے مرحمت فرمایا۔ فقیر ان سب کا صمیمِ قلب سے شکریہ ادا کرتا ہے۔

اس فقیر کی خواہش ہے کہ اسی طرح صوبہ سرحد کے دیگر مقامات پر بھی جشن عید میلادالنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ جمع ہو جائے اگر متعلقہ تنظیمیں اور افراد تعاون فرمائیں تو یہ کام بڑی آسانی سے پایہ تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔

آخر میں یہ حقیقت بھی قارئین کے گوش گزار کرنی ضروری ہے کہ یہ حقیر پُر تقصیر اپنی کمزوری، ناتوانی اور کم علمی کے باعث ذاتی طور پر اس قابل نہیں کہ نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے جشنِ سعید کی تاریخ رقم کرنے کی سعادت سے بہرہ مند ہو سکتا لیکن یہ سب حضور کی ذرہ نوازی اور بندہ پروری ہے لہٰذا انتہائی عجز و انکساری سے عالم و علوم اولین و آخرین جنابِ احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض ہے کہ

محدود میرا علم، مجھے علم عطا کر
مجھ کو ابھی کہنے کا طریقہ نہیں آیا
تو خود ہی مجھے قدرتِ اظہارِ ہنر دے
مجھ کو تیری مدحت کا سلیقہ نہیں آیا

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
وَعَلٰی آلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ